

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



رافعہ عزیز (میرادل جو تم پہ نثار ہے) صرف اور صرف نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (میرادل جو تم پہ نثار ہے) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کارروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایر میگزین

WEB SPECAIL NOVEL

سب سے پہلے میں نیو ایر اکا شکریہ ادا کروں گی اور اس کے بعد اپنی دوست ثمرین اور فائزہ کا جن کے بغیر شاید ناول مکمل نہ ہوتا

ہوا سے لمبے بھورے بال اڑ کر اس کے چہرے پر آرہے تھے لیکن وہ سب سے بے خبر سامنے سمندر کو دیکھ رہی تھی کالی آنکھوں میں اداسی تھی ڈوبتے سورج کے ساتھ وہ بھی شام کا حصہ لگ رہی تھی بال کان کے پیچھے ارسا کروہ ساحل پر چلنے لگی "سمندر کی موجیں ساحل سے کتنا پیار کرتی ہیں جب ساحل بے رخی برتا ہے تو موجیں واپس لوٹ جاتی ہیں مگر پھر اپنی محبت سے مجبور ہو کر وہ دوبارہ ساحل کی طرف رواں ہو جاتی ہیں یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا میری محبت بھی ان موجوں کی طرح ہے جو ابد تک ختم نہیں ہوگی کاش تم موجوں کا روپ دھار لو اور میں ساحل بن جاؤ اور تمہیں بار بار اپنی طرف لوٹنے پر مجبور کرتی رہوں لیکن یہ کاش ہمیشہ ہمارے درمیان آجاتا ہے"

میرادل جو تم پہ نثار ہے۔۔
یہ چاہتوں کا خمار ہے۔۔
تجھ سے خاموش سایہ اظہار ہے۔۔
مجھے دے سکے جو فقط سکوں۔۔

وہ تیرا ایک دیدار ہے۔!!

پرندے حمد و ثناء کرتے ہوئے آسمان پر پھیل رہے تھے سورج شہر کو روشن کرنے کے لیے بے تاب تھا فجر ہوئے آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا زندہ دلانے شہر لاہور میں واقع یہ سوسائٹی ابھی تک نیند کے نشے سے مکمل طور پر نہیں نکلی تھی بڑے بڑے گھروں کے بیچ میں واقع یہ گھر روشنی میں نہا گیا لاؤنج کے سامنے والے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی درمیانی عمر کی خاتون قرآن پاک کھولے نم آنکھوں سے تلاوت کر رہی تھیں ہاتھ میں پانی کا گلاس پکڑے لرزتے ہونٹ اللہ سے اپنے جگر کے ٹکڑے کی صحت کی دعا مانگ رہے تھے

(خدا جو) نہایت مہربان ہے۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول۔ تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاو گے؟۔ اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھاتی مٹی سے بنایا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ تو تم اپنے

پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاو گے؟ وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے)۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاو گے؟۔ اسی نے دو دریاواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں۔ دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاو گے؟

"اللہ اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما رہا ہے مالک تو ہر شے پر قادر ہے"

میں نے جانا کہ میں تو کچھ نہیں۔۔

تیرے پہلے سے تیرے بعد تک۔۔

زندگی۔۔۔ کیا ہے یہ زندگی؟؟؟ روز میں اپنے آپ سے سوال کرتی ہوں روز ایک نیا جواب میرے سامنے تیار ہوتا ہے زندگی کا مطلب کوئی سمجھ نہیں پاتا مہمم "سوچتے ہوئے اس نے آسمان کو دیکھا" میرے خیال سے زندگی کا مطلب ہے دوسروں کے لیے جینا اللہ بھی تو یہی کہتے ہیں حقوق العباد پر کوئی چھوٹ نہیں ہے تو بس زندگی کا مطلب ہے لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہنا ان کی دعاؤں میں شامل ہو جانا سانس لینا زندہ ہونا تھوڑی ہے میں تو نہیں مانتی۔۔۔ "ہوا کا تیز جھونکا اس کے وجود کو چھو کر گزرا اس نے اپنے دونوں ہاتھ آپس میں رگڑے گھنی پلکوں کے سائے میں کالی گہری آنکھیں آسمان کی طرف اٹھی

"زندگی تو صبر کا نام ہے نا" "کالی آنکھوں میں پانی بھر آیا ماضی کبھی پیچھا نہیں چھوڑتا
 "صبر تو آپ ہی دیتے ہیں نہ اللہ" "نجانے کتنے موتی اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کے گرے۔۔۔
 (تم مجھے پاہ نہیں سکتی۔۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔۔ تم میری زندگی میں کبھی بھی نہیں
 ہو)" "آسمان پر روشنی چھا چکی تھی۔۔۔ ٹھنڈی ہو اس کے وجود کو چھو کر گزر رہی تھی اس نے
 لمبا سانس لے کر گال صاف کیا
 "مجھے کبھی اکیلا مت کیجئے گا اللہ مجھے ٹوٹنے مت دیجئے گا"

"Evercare Hospital"

شہر کے مہنگے ترین علاقے میں واقع یہ ہاسپٹل جو اپنے نام اور کام دونوں کی وجہ سے شہر بھر میں
 مشہور تھا اکثر دوسرے شہروں والے بھی علاج کے لیے یہی کارخ کرتے تھے اس وقت بھی
 یہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا جہاں بچے بڑے سب بیٹھے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے، تو وہیں کسی
 کے عزیز جان ہستی کا علاج چل رہا تھا لفٹ کا دروازہ کھلا نرس لفٹ سے نکلنے والی کی طرف
 بڑھی وائٹ ٹراؤزر پر آسمانی رنگ کی پرنٹڈ شرٹ اس پر سفید ڈاکٹر کوٹ پہنے آسمانی رنگ کا
 ڈوپٹہ سلیقے سے سر پہے ٹیکے وہ دائیں طرف بنے کین کی طرف جا رہی تھی
 "ڈاکٹر مناہل" وہ آواز پر پلٹی

"اسلام علیکم میم" نرس نے مسکرا کر سلام کیا

"و علیکم اسلام کیسی ہو"

"میں ٹھیک ہوں آپ واپس کب آئی؟"

"کل صبح آگی تھی۔۔۔، اچھا یہ بتاؤ ڈاکٹر علی فری ہیں"

"نہیں ان کا چارجے اوف ہوگا"

"اچھا پھر ایسا کرو میرے پیشنٹس کو انفارم کردو اور ساری فائلز لے کر میرے کیمین میں آو"

بول کر مناہل اپنے کیمین کی طرف بڑھ گئی ابھی وہ اپنی فائلز دیکھ ہی رہی تھی جب لینڈ لائن بج

اٹھا

"یس" اس کی نظریں فائل پر ہی تھی

"مجھے ڈاکٹر مناہل سے بات کرنی ہے" مناہل ٹھٹکی یہ آواز

"جی بول رہی ہوں"

"بے وفا، زلیل، ایک نمبر کی شوخی۔۔۔۔۔، دوست بدل جاتے ہیں لیکن مجھے تم سے یہ امید

نہیں تھی" مناہل نے ہنستے ہوئے عینک اتار کر فائل بند کی

"بس بس میری خوبیاں مجھے بعد میں گنوانا یہ بتاؤ ہا سپٹل کا نمبر کس سے لیا ہے"

"کسی سے نہیں لیا میڈم میں ریسیپشن پے کھڑی ہوں"

"کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟ تم لاہور کب آئی"

"آدھ گھنٹہ پہلے۔۔۔ اب فون پر ہی بات کرنی ہے کیا"

"نہیں نہیں تم جلدی سے میرے کیمین میں آ جاؤ" تین منٹ بعد ہی دروازہ کھلا
 "بیبا!" مناہل بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی کیسی ہو"
 "میں بالکل ٹھیک ہوں اور تم پہلے سے بھی زیادہ پیاری ہو گئی ہو"
 "تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں آنے کا اور ماما اور دعا کو پتا ہے کیا؟"
 "تمہارے علاوہ سب کو پتا تھا"
 "بہت بد تمیز ہو بیٹھو اب" اس نے کرسی کی طرف اشارہ کیا
 "میڈم بیٹھنا نہیں ہے خالہ کھانے پر انتظار کر ہی ہیں چلو"
 "میں کیسے آسکتی ہوں یہاں بہت کام ہیں" نرس دستک دے کر اندر آئی
 "میم ڈاکٹر علی آپ کو بلا رہے ہیں"
 "اوکے میں آتی ہوں"
 "میں کچھ نہیں سنو گی مناہل ہم ابھی اسی وقت جا رہے ہیں سو جا رہے ہیں"
 "اچھا صبر تم گاڑی میں بیٹھو میں آتی ہوں" وہ علی کے کیمین کی جانب بڑھ گئی
 "اسلام علیکم ڈاکٹر صاحبہ" علی مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا
 "وعلیکم اسلام کیا حال ہے"
 "میں بالکل ٹھیک آپ بتائیں کیسی رہی آپ کی کانفرنس"
 "بہت اچھی"

"گڈ۔۔، ڈاکٹر مناہل یہ کچھ پیشنٹس آئے تھے میں نے انکی فائل رکھ لی تھی کہ آپ جب آئیں گی دیکھ کر انہیں انفارم کر دیں گی" علی نے فائلز مناہل کی طرف بڑھائی جس کو اس نے آہستہ سے تھام لیا

"ٹھیک ہے علی تھینک یو میں یہ دیکھ لوں گی ابھی میں گھر جا رہی ہوں کل سے جو اُن کرتی ہوں نمبرہ اور آمنہ بھی آتی ہوں گی آپ سب مل کر دیکھ لیجیے گا اور سوری میں۔۔۔"

"بس بس کوئی سوری نہیں آپ بے فکر ہو کر جائیں ہم دیکھ لیں گے"

"تھینک یو سوچ" وہ فائلز لے کر باہر آگئی

"عائشہ یہ میرے کیمین میں رکھ دو"

رات کی سیاہی کے ساتھ سردی کی شدت میں بھی اضافہ ہو رہا تھا کالی گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ نوجوان باہر نکلا چہرے سے ہی اس کی تکلیف کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا بلیک جینز پر گرے شرٹ اس پر لیڈر کی جیکٹ پہن رکھی تھی آنکھیں درد اور تھکن سے لال ہو رہی تھی آنکھوں میں کرب تھا وہ چابی سے دروازہ کھول کر اندر آیا گھر میں خاموشی کا راج تھا سامنے ہی میز کے گرد صوفے رکھے ہوئے تھے گھر سلیقے سے سیٹ تھا وہ گاڑی کی چابی اور موبائل میز پر رکھ کر سیدھا ہوا درد کی تیز لہر اٹھی اس نے زور سے آنکھیں بھینچی

"آج اتنا وقت کیوں لگا دیا آنے میں" اس نے اپنے چہرے کے تاثرات بدلے

"آپ ابھی تک سوئی کیوں نہیں" سلمہ بیگم نے اس کی پیشانی پر پیار کیا

"تمہیں دیکھے بغیر کیسے سو جاتی اور مجھے چھوڑوا اپنا بتاؤ تم نے کھائی ہے دوائی ڈاکٹر کے پاس گئے تھے کیا کہا انہوں نے"

"اتنے زیادہ سوال وہ بھی ایک ساتھ بیٹھیں ادھر" وہ ان کا ہاتھ تھام کر بیٹھ گیا
"ڈاکٹر کے پاس میں کل گیا تھا فائل لے لی ہے کچھ دنوں تک بلائیں گے" ان کی آنکھیں نم ہو گئی

"ارے ارے میری پیاری ماما رونا نہیں ہے میں بالکل ٹھیک ہوں"
"نہیں ہو ٹھیک ماں ہوں پتہ ہے مجھے کتنی تکلیف میں ہو" وہ رونے لگی تو اس نے آہستہ سے انہیں اپنے ساتھ لگایا

"ماما آپ ایسے کریں گی تو مجھے زیادہ تکلیف ہوگی آپ کو کیا اپنی دعاؤں پر یقین نہیں ہے اچھا بتائیں پری سو گئی" وہ آنسو صاف کر کے سیدھی ہوئی
"سلا تو آئی تھی لیکن سوتی کہاں ہے گم سم رہتی ہے نابا تیں کرتی ہے نا ضدنا کھیلتی ہے بیٹا مجھے بہت فکر ہے اس کی اس کی عمر کے بچے تو پورا گھر سر پر اٹھا کر رکھتے ہیں"
"آپ پریشان نا ہوں ابھی یہ نئی جگہ ہے نا آہستہ آہستہ سیٹ ہو جائے گی میں دیکھتا ہوں رات کافی ہو گئی ہے آپ بھی سو جائیں" وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا

تمہاری یاد کا موسم
کبھی ہجرت نہیں کرتا

یہ دل کو نوج لیتا ہے

یہ دل میں بیٹھ جاتا ہے

یہ رگوں میں پھیل جاتا ہے

وہ آنکھیں موندے درگاہ کے ستون سے ٹیک لگا کر گھٹنوں کے گرد بازو پھیلائے خاموش
بیٹھی تھی ہر طرف لوگوں کا ہجوم تھا لوگ دور دراز سے یہاں منتیں مانگنے آتے تھے وہ سب
سے الگ ایک طرف بیٹھی تھی کالے بادلوں نے پورے شہر کو لپیٹ رکھا تھا بارش کی بوندیں
برسنے کو بے تاب تھیں ایک بوڑھی خاتون اس کے ساتھ آکر بیٹھی
"اللہ بہت رحمان ہے بیٹا" انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ آنکھیں بند کیے ہی بیٹھی

رہی

"بے شک"

"اس کی رحمت سے مایوس کیوں ہو"

"مایوس نہیں ہوں میں مایوس ہو ہی نہیں سکتی بس تھک گئی ہوں" آواز بھیک گئی آنسوؤں آنکھ

کے کونے سے بہہ نکلے

"محبت کی آگ میں جل رہی ہو؟"

"جل کر راکھ بن گئی ہوں"

"محبت میں جلنا پڑتا ہے راکھ بننا پڑتا ہے یہ عام نہیں ہے یہ تو خاص ہے جل کر ہی تو کندن بننا پڑتا

ہے بیٹا"

کھوئی سی چل رہی تھی لیکن لبوں پر ایک ہی بات تھی "تیرے پاس آئے گا تیرا امتحان تیار ہے
اپنی زندگی کو تو ہی بچائے گی" وہ لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی
"کون آئے گا؟؟؟" اس نے سراٹھا کر سامنے دیکھا صحن خالی تھا وہ اپنے گرد لپٹی چادر کو ٹھیک
کر کے کھڑی ہوئی

"میں کس کو بچاؤں گی" اسنے دائیں جانب لوگوں کے ہجوم میں نظر گھمائی لیکن اس کو وہ
بوڑھی عورت کہیں نظر نہیں آئی

"واہ واہ کیا خوشبو ہے لگتا ہے آج تو میں انگلیاں چاٹتی رہ جاؤں گی" ابیہا ڈانگ ٹیبل کی کرسی
کھینچ کر بیٹھی

"ویسے خالہ کافی سنگھربٹی ہے آپ کی" اس نے سامنے کام کرتی مناہل کی طرف اشارہ کیا آٹھ
مرلے کا یہ گھر نہایت ہی شاندار اور عالی شان تھا ایک سے بڑھ کر ایک قیمتی چیز۔۔۔ اوپن
کچن ہونے کی وجہ سے بیا کی آواز مناہل تک آسانی سے پہنچی تھی اس نے مسکرا کر چائے نکالی
"خالہ اب اس کی شادی کر دیں لڑکی کی عمر نکلتی جا رہی ہے" مناہل کاٹرے تھا متا ہاتھ رکادعا
نے بھی پلٹ کر اسے دیکھا

"میں تو سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں میری سنے تب نا پہلے تھا کہ ڈاکٹر بننا ہے ماشاء اللہ سے وہ
بھی بن گئی اپنا ہسپتال بنا لیا لیکن جو نہی شادی کی بات کرتی ہوں بات بدل دیتی ہے" مناہل
سپاٹ چہرہ لیے کرسی کھینچ کر بیٹھی دعا نے ابیہا کو گھورا تو وہ چپ ہوئی

"بیانا شتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے شروع کرو" بیانے آنکھوں سے صبا بگم کو اشارہ کیا تو انہوں نے فوراً اپنے آنسو چھپالیے

تیار سا وہ ڈریسنگ روم سے نکلا اور جھک کر گھڑی اٹھا کر پہنی پھر گلاس میں پانی ڈال کر تین بڑے بڑے کیپسول منہ میں ڈال کر اندر اتارے صحت دن بدن گرتی جا رہی تھی

"بھائی" دروازے پر دستک ہوئی

"آ جاو"

"آپ پھر تیار ہو گئے میں نے کہا تھا نا آفس میں جاؤں گا آپ آرام کریں"

"یار آرام کر کے کیا کروں گا ویسے بھی نیا نیا کام ہے یہاں"

"بھائی کام تو ہوتا ہے گا صحت زیادہ ضروری ہے"

"اچھا کل آرام کر لوں گا ابھی چلو مانا شتہ پر انتظار کر رہی ہوں گی"

"آپ روز ایسے ہی کہتے ہیں" دونوں ایک ساتھ باہر آئے اور ڈانگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھے

"اسلام علیکم ماما"

"و علیکم اسلام دوانی کھائی" انہوں نے چائے کا کپ اس کی طرف بڑھایا

"جی"

"معیز ماریہ کا فون آیا تھا" معیز نے مسکراتے ہوئے سنان کو دیکھا جس نے لڑکیوں کی طرح شرما کر سر جھکا دیا تھا

"دیکھیں ماما کیسے بلش کر رہا ہے ایسے تو سبیل بھی نہیں شرماتی ہوگی" سلمہ بیگم مسکرا دی
"بھائی میں نہیں بلش کر رہا ہے" وہ منہ بنا کر بولا

"اچھا سن لو اب وہ شادی کی ڈیٹ کا کہہ رہی ہے عثمان نے واپس امریکہ جانا ہے اس کے جانے سے پہلے شادی کرنی ہے"

"تو ماما آپ اگلے مہینے کی ڈیٹ فکس کر دیں تیاریاں تو ساری مکمل ہیں"
"بھائی آپ کی طبیعت"

"اویار میں ٹھیک ہوں ماما آپ پھپھو کو ڈیٹ فائل کرنے کا کہہ دیں میں پری کو لے کر آتا ہوں"
"آہستہ سے اٹھ کر وہ اوپر پریشے کے کمرے کی طرف بڑھ گیا اس نے دروازہ کھولا دیواریں

آسمانی اور گلابی رنگ سے رنگی ہوئی تھیں بیڈ پر مختلف سٹف ٹوائز پڑے تھے

"پری" وہ کھڑکی میں کھڑی باہر دیکھ رہی تھی پانچ سال کی پریشے سب کی پری تھی آواز پر وہ پلٹی
کالے بال، گورارنگ، بھوری آنکھیں

"ڈیڈی" اداس آنکھیں چمکی

"ڈیڈی کی جان یہاں کیوں کھڑی ہے"

"ڈیڈی آپ کی طبیعت کیسی ہے" وہ اس کے گلے لگ گئی

"میں بالکل ٹھیک ہوں" وہ اسے گود میں اٹھا کر بیڈ پر بیٹھا

"آپ مجھے مت بیٹھا و آپ کو درد ہوگا" اس کی آنکھیں نم ہوئی
 "نہیں میری جان ڈیڈی کو آپ کی وجہ سے کبھی درد نہیں ہوتا اچھا یہ بتا میری بیٹی کو کچھ

چاہیے"

"نہیں"

"کہی جانا ہے"

"جی" اس نے سر ہلایا

"کہاں جانا ہے"

"پارک میں" اس نے کھڑی کی طرف اشارہ کیا جہاں سے گھر کے سامنے والا پارک نظر آ رہا
 تھا یہ پہلی دفعہ تھا کہ پریشے نے کہی جانے کا بولا تھا

"ٹھیک ہے دادی آپ کو آج شام کو پارک لے جائیں گی لیکن ابھی ہم ناشتہ کریں گے ٹھیک
 ہے" اس نے سر ہلایا

"ڈیڈی پارک میں ایک پری آتی ہیں"

"پری تو میرے پاس ہے" اس نے پریشے کو گدگدی کی تو وہ کھلکھلائی

"باقی باتیں بعد میں ابھی ہم ناشتہ کریں گے ٹھیک ہے آپ دادی کے پاس جاؤ میں آتا ہوں

"پریشے باہر بھاگ گئی تو وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا اور باہر دیکھنے لگا

"(ممی درد ہو رہا ہے"

"پری مجھے مت تنگ کرو دادی کو بولو وہ دوائی دے دیں گی"

"آپ مجھ سے پیار نہیں کرتی نا" وہ سسکی لیتے ہوئے بولی

"ہاں نہیں کرتی میں اب دماغ مت کھاؤ میرا جاؤ یہاں سے" وہ چیخی

"ممی ایسی نہیں ہوتی" وہ رونے لگی

"سب سے بڑا عذاب ہی یہی ہے کہ میں تمہاری ماں ہوں"

"یہ تم کیسے بات کر رہی ہو پری سے"

"اوہ پلیز زاب تم میرا دماغ مت کھانا"

"پری بیٹا آپ دادی کے پاس جاؤ۔۔۔۔۔ میں تمہیں صرف پری کی وجہ سے برداشت کر رہا ہوں ورنہ تم جو کرتی پھر رہی ہو میں اچھے سے جانتا ہوں"

"تو کس نے کہا ہے برداشت کرو چھوڑ دو مجھے یہ بچی کا پھندا لگا دیا ہے میرے گلے میں"

"تم کیسی ماں ہو" اسے دکھ ہوا

"پلیز میرا دماغ مت خراب کرو"

"تمہیں کیا ہو گیا ہے ایسی تو نہیں تھی تم"

"میں ایسی ہی ہوں کاش میں تم سے شادی نا کرتی" اس کو جھٹکا لگا یہ اتنی جلدی بھول گئی کہ کیا کیا ہوا تھا اس شادی میں نقصان کس کا ہوا تھا وہ سب بھول گئی آج اسے احساس ہو رہا تھا گھائے میں تو وہ رہا

"تم نہیں۔۔۔ میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے تم سے شادی کر کے" وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا

"طلاق کے پیپر ز تمہیں مل جائیں گے جاو یہاں سے اور کبھی اپنی شکل مت دیکھانا مجھے"
 "مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہاری شکل دیکھنے کا" وہ ذرا سنبھل کر کہتی بیگ اٹھا کر چلی گئی)

سلمہ بیگم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ اپنی سوچوں سے نکلا

"کیا بات ہے بیٹا"

"کچھ نہیں"

"مجھ سے جھوٹ بولو گے اب" اس کی آنکھوں میں پانی اتر آیا وہ سلمہ بیگم کے گلے لگ گیا

"ماما میں نے پری کے ساتھ غلط کر دیا میں نے اسے ماں سے جدا کر دیا"

"نہیں بیٹا تم نے کچھ غلط نہیں کیا وہ ماں کہلانے کے لائق نہیں ہے ساتھ رہ کر بھی اس نے

کون سا کبھی پری کو پیار کیا تھا"

"ماما میں کیسے اپنی بیٹی کے چہرے پر مسکراہٹ لاؤں ایسا کیا کروں کے وہ مجھ سے فرمائشیں

کرے مجھ سے ضد کرے وہ باقی بچوں کی طرح کھیلے ماما میں اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں اس کا

مسکراتا چہرہ آنکھوں میں بسا کر اس دنیا سے جانا چاہتا"

"نہیں نہیں ایسا نہیں بولو بیٹا اللہ تمہیں بہت لمبی عمر دے"

"ماما مجھے کچھ ہو گیا تو وہ کیا کرے گی ماما وہ بہت چھوٹی ہے"

"تمہیں کچھ نہیں ہوگا آج تم ڈاکٹر کے پاس جاو گے سن رہے ہو تم اپنا علاج کروادو گے کام سنی

سنبھال لے گا" وہ سنبھل کر سیدھا ہوا

"بیٹا تم برانا مانو تو ایک بات کہوں"

"جی"

"شادی کر لو فی زندگی شروع کرو کب تک ایسے اکیلی زندگی گزارو گے کب تک اپنے آپ سے

لڑتے رہو گے" اس کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے

"نہیں ماما میں بار بار دھوکا نہیں کھا سکتا ٹوٹ گیا ہوں ماما میں دل پتھر ہو گیا ہے میرا"

فجر کو ہوئے ایک گھنٹہ گزر گیا تھا پرندوں کی چہچہانے کی آواز۔۔۔۔۔ آسمان پر پھیلتی

روشنی۔۔۔۔۔ ٹھنڈی پر سکون ہوا ہر ایک چیز خدا کے جلوے دیکھا ہی تھی ننھے ہاتھوں سے

اس نے اپنے اوپر سے کمبل ہٹایا اور بھاگ کر ٹیس پر آئی کندھوں سے نیچے تک آتے بھورے

سیدھے بال ہاتھ سے کان کے پیچھے کیے پھر گرل سے جھانک کر سامنے پارک میں کسی کو

ڈھونڈنے لگی اچانک نظریں ایک جگہ ٹک گی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گی وہ سلمہ بیگم کے

کمرے کی طرف بھاگی

"دادی دادی" سلمہ بیگم نے قرآن پاک بند کیا

"کیا ہوا دادی کی جان اتنی جلدی کیوں اٹھ گی"

"دادی اٹھیں مجھے پارک جانا ہے"

"پارک اس وقت کیوں"

"دادی اٹھیں پلیز ز۔۔۔ مجھے جانا ہے" وہ ضد کرنے لگی

"اچھا چلو لیکن پہلے آؤ جیکٹ پہنتے ہیں ایسے ٹھنڈ لگ جائے گی"

سلمہ بیگم اس کا ہاتھ تھامے پارک میں آئی ایک دو لوگ ہی تھے جو ٹریک پرواک کر رہے تھے

"دادی میں ان کے پاس جاؤں" پری نے اپنی معصومیت سے بھرپور آنکھوں کو سلمہ بیگم کی طرف اٹھایا اور سامنے بیچ کی طرف اشارہ کیا

"نہیں بیٹا ایسے کسی کے پاس نہیں چلے جاتے" ان کو حیرت ہوئی پری تو کبھی کسی کے پاس نہیں جاتی تھی

"پلیز دادی وہ میری پری ہیں پلیز مجھے ان سے ملنا ہے"

"اچھا اچھا جاؤ" انہوں نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تو وہ فوراً بیچ کی طرف بھاگی بھاگنے سے اس کے بال اچل رہے تھے سلمہ بیگم بھی مسکرا کر اس کے پیچھے چل پڑیں بیچ پر بیٹھی لڑکی آنکھیں بند کیے اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اس کے چہرے پر سکون تھا گلابی رنگ اس پر کھل رہا تھا صبح کی تروتازگی میں وہ بھی کھلا ہوا گلاب لگ رہی تھی کسی احساس کے تحت اس نے آنکھیں کھولیں تو سامنے بہت ہی پیاری مسکراتی ہوئی بچی کھڑی اسے غور سے دیکھ رہی تھی مناہل مسکرائی

"اسلام علیکم"

"وعلیکم اسلام" پریشے نے شرماتے ہوئے جواب دیا مناہل نے ہاتھ بڑھایا تو پریشے نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گئی ہاتھ مناہل کے ہاتھوں میں ہی تھا

"آپ اکیلی آئی ہو" مناہل کے سوال پر پریشے نے نفی میں سر ہلایا اس سے پہلے وہ کوئی اور سوال کرتی پریشے بول اٹھی

"آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہو" مناہل پہلے چونکی پھر مسکرانے لگی

"میں تو آپ سے پہلے نہیں ملی پھر کیسے میں آپ کو اچھی لگنے لگی"

"میں آپ کے گھر کے پاس رہتی ہوں اور روز ٹیرس سے آپ کو دیکھتی ہوں مجھے آپ فیری لگتی ہیں اسلئے میں آپ کو پری کہتی ہوں" مناہل مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی اس کی بات سنتے ہی اس نے پریشے کو گلے لگا لیا سلمہ بیگم تھوڑے سے فاصلے پر پیچھے ہی رک گئی مناہل اور پریشے کی صرف آوازاں تک پہنچ رہی تھی ان دونوں کا منہ دوسری طرف تھا

"تھینک یو سوچ آپ کہاں رہتی ہو" پریشے نے دائیں جانب بنے گھر کی طرف اشارہ کیا

"اوہ آپ نے نیو گھر لیا ہے؟"

"جی۔۔۔ آپ میرے گھر آئیں گی میں آپ کو اپنے سارے ٹوائیز دیکھاؤ گی"

"بلکل آؤں گی پہلے آپ بتاؤ آپ کا نام کیا ہے" مناہل نے اس کی گال پر ہاتھ رکھا

"پریشے لیکن مجھے پری بلاتے ہیں سب"

"یہ تو بہت پیارا نام ہے آپ تو ہو بھی پری کی طرح میں بھی آپ کو پری بلاؤں گی ٹھیک ہے"

پریشے نے سر ہلایا

"لیکن میری پری آپ ہو"

"ہاہا" مناہل ہنسی پریشے بس اسے دیکھتی گئی

"آپ کتنا اچھا ہنستی ہو" مناہل کی ہنسی کی کسی کی آواز کانوں میں گونجی (آپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے)

"آپ ماما کے ساتھ آئی ہو؟"

"نہیں دادی کے ساتھ"

"کدھر ہیں آپ کی دادی؟" پریشے نے گردن موڑ کر دیکھا پھر ہاتھ سے اشارہ کیا مناہل بھی پٹی سلمہ بیگم کو جھٹکا لگا مناہل مسکراتے ہوئے کھڑی ہوئی پریشے نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا کہ کہی وہ چلی نا جائے کسی قیمتی چیز کی طرح اس نے اسے پکڑ کے رکھا تھا وہ دونوں سلمہ بیگم کی طرف بڑھیں جو حیرت سے مناہل کو دیکھ رہی تھیں

"اسلام علیکم آئی"

"وعلیکم اسلام کیسی ہو بیٹی" وہ سنبھل کر بولیں

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں کیسا لگا آپ کو یہاں آکر"

"بہت اچھا لگا"

"گھر سیٹ ہو گیا آپ کا"

"جی بیٹا شکر ہے اللہ کا"

"آپ کے گھر کے ساتھ ہی میرا گھر ہے آپ آئیے گانا"

"ضرور انشاء اللہ"

"چلیں میں چلتی ہوں بہت اچھا لگا آپ سے مل کر ماما انتظار کر رہی ہوں گی میرا"

"کون کون ہے گھر میں"

"ماما اور دعا میری کزن آپ گھر آئیے گا۔، میں اور دعا ڈاکٹر ہیں تو ہم دونوں تو ہاسپٹل چلے جاتے ہیں ماما کیلی ہوتی ہیں آپ سے دوستی ہو جائے گی تو آپ دونوں کا وقت اچھا گزر جائے گا"

"ضرور میں بھی گھر میں بور ہوتی رہتی ہوں بیٹے تو صبح آفس چلے جاتے ہیں پیچھے پریشہ اور میں ہی گھر میں ہوتے ہیں"

"پریشہ کی ماما؟" مناہل کے پوچھنے پر پریشہ نے اس کا ہاتھ اور مضبوطی سے پکڑا "میری ممی نہیں ہیں"

"اوہ سوری"

"وہ صرف پریشہ کو اس دنیا میں لائی تھی ماں کہلانے کے لائق نہیں ہے۔۔۔ چھوڑ چکی ہے وہ پری کو" سلمہ بیگم غصے سے بولیں مناہل کو یہ سن کے بہت دکھ ہوا۔ کیسی عورت ہوگی جو اتنی پیاری سی پری کو چھوڑ کے چلی گئی مناہل جھکی اور پری کی گال پر پیار کیا

"آج سے پہلے پری کبھی کسی کے پاس نہیں گی تم پہلی ہو جس کے پاس یہ خود آئی ہے"

"پری مجھ سے دوستی کریں گی" مناہل نے ہاتھ بڑھایا

"جی" اس نے ہنستے ہوئے مناہل کا ہاتھ تھام لیا

"رات کو ہم آس کریم کھائیں گے ٹھیک ہے ابھی میں چلتی ہوں" وہ سیدھی ہوئی

"اللہ حافظ آنٹی آپ لازمی گھر آئیے گا ماما بہت خوش ہوں گی"

"ضرور بیٹا" مناہل جانے کے لیے آگے بڑھ گی تو ان کے لب ہلے "مناہل"

"پری" مناہل پٹی سلمہ بیگم نے پریشے کو دیکھا
 "آئی لوپو" مناہل مسکرائی سلمہ بیگم حیرت سے پریشے کو دیکھنے لگیں
 "آئی لوپو ٹو" بول کر وہ چلی گی
 "دادی ہم بھی گھر چلیں"
 "پری آپ پہلے بھی مناہل سے ملی ہو"
 "نہیں لیکن میں پری کو روز دیکھتی ہوں کمرے سے۔۔۔ دادی پری پیاری ہیں ناکاش یہ
 میری ممی ہوتی۔۔۔" اس نے سلمہ بیگم کو دیکھا "آپ روکیوں رہی ہیں آپ کو پری اچھی نہیں
 لگی کیا"
 "تمہاری پری بہت پیاری ہے آؤ گھر چلیں" وہ اب اسے کیا بتاتی کہ اس کی پری تو انہیں بہت
 پہلے سے پسند ہے۔۔۔

ناشتے کی خوشبو پورے گھر میں پھیلی ہوئی تھی پری ڈانگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی بالوں سے
 کھیل رہی تھی کچن میں سلمہ بیگم کلثوم کے ساتھ مل کر ناشتہ بنا رہی تھیں
 "یہ لوپری آپ کا ناشتہ"
 "آج پرنس اتنی جلدی کیوں اٹھ گی" سنان اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بیٹھا
 "بس ایسے ہی چاچو ڈیڈی کیوں نہیں آئے ابھی تک"
 "آجائیں گے آپ کھانا شروع کرو"

"بھائی آجائیں ناشتہ تیار ہے" سنان نے آواز لگائی بیڈ پر لیٹا وجود درد سے تڑپ رہا تھا اس نے
آہستہ سے اٹھنے کی کوشش کی درد کی تیز لہر اٹھی

"آہہہ" اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ بڑھا کر دو انکالی اور پانی کے ساتھ اندر اتاری اور

دوبارہ لیٹ گیا۔۔۔*****

سمجھ جانا محبت کا اشارہ ہے

تمہیں ہم نے پکارا ہے۔۔۔

"آہہہ"

"کیا ہوا" نرس فوراً اس کی طرف بڑھی

"نہیں کچھ نہیں" اس نے سٹیپلر رکھ کر ٹشو سے انگلی سے نکلتا خون صاف کیا

"میم۔۔۔"

"میم۔۔۔"

"جی" وہ چونکی

"سب کچھ ٹھیک ہے نا"

"جی بس اچانک دل عجیب ہو رہا تھا۔۔۔ آپ نے سب کو انفارم کر دیا تھا"

"جی"

"اوکے میں راونڈ لے کر آتی ہوں"

نومبر کے آخری ایام چل رہے تھے رات کی سیاہی پھیلتی جا رہی تھی
 "مناہل لے بھی آؤ اب" بیالاؤنج سے ہی چیخ رہی تھی
 "صبر کر لو"

"جلدی مناہل جلدی" دعانے کشن اٹھا کر بیا کے منہ پر مارا تو بچاری کو تارے نظر آنے لگے
 "خالہ دیکھ لیں آپ اب میں بھی ماروں اسے" وہ کشن اٹھا کر کھڑی ہوئی تو دعا بھاگ کر صبا بیگم
 کے پاس آگئی جو مسکرا کر انہیں دیکھ رہی تھیں مناہل ہاتھ میں کار نیٹو پکڑے لاؤنج میں آئی اور
 سب کو دی
 "تم دو کھاؤ گی"

"نہیں یہ میری دوست کی ہے"

"دوست لیکن ہمیں تو مل گی ہے"

"اونہہ تم دونوں نہیں میری نئی دوست" بیا اچھل کر کھڑی ہوئی

"ہائے اللہ تم نے نئی دوست بنالی تم اب ایسا کرو گی ہائے اللہ یہ دن دیکھنے سے پہلے میں۔۔۔"

"اففف ڈرامہ کونین بند کرو اپنا ڈرامہ آؤ تم دونوں بھی میرے ساتھ ماما ہم بس دس منٹ میں

آتے ہیں وہ جو ساتھ نئے لوگ آئے ہے نادھر ایک بچی ہے وہ ہے میری نئی دوست"

"ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا اور شمال لے کر جاؤ تینوں ٹھنڈے باہر"

وہ ایک ہاتھ دیوار پر اور دوسرا کمر پر رکھے کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا اندر ایک ایسی آگ تھی جو دن بدن اور بڑھتی جا رہی تھی غم دکھ غصہ دن بدن بڑھتا جا رہا تھا اس نے جیب میں سے سیگریٹ نکالنے کے لیے ہاتھ ڈالا تبھی کمرے کا دروازہ کھلا وہ پلٹا

"ارے بیٹا تم بستر سے کیوں اٹھے اب طبیعت کیسی ہے"

"ٹھیک ہوں" وہ بیڈ پر آکر بیٹھا سلمہ بیگم نے سوپ کا پیالہ اس کے سامنے رکھا

"پری کیا کر رہی ہے"

"انتظار"

"انتظار؟؟؟ کس کا"

"اپنی پری کا"

"کیا"

"ہاں اپنی دوست کا"

"پری نے دوستی بنائی ہے کون ہے وہ؟" وہ مسکرایا اسے خوشی ہوئی تھی

"منا۔۔" وہ رک گئی

"کیا ہوا"

"وہ ساتھ رہتی ہے ڈاکٹر ہے بہت پیاری بچی ہے"

"ڈاکٹر ہے؟؟؟"

"ہاں پری کو اچھی لگتی ہے اور پتا ہے آج پہلی بار میں نے پری کے چہرے پر اتنی پیاری
مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک دیکھی"

"واقعہ ماما"

"ہاں"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے" ڈوربل کی آواز پر وہ اٹھیں
"تم سوپ پیو میں دیکھتی ہوں اور ہاں پھر دو ایاد سے کھانا"

وہ اٹھ کر باہر ٹیرس پر آئیں اور پوچھا "کون ہے؟"

"آئی میں مناہل ساتھ والے گھر سے آئی ہوں" پریشے اپنے کمرے سے بھاگ کر باہر آئی

"دادی پری آئی ہیں نا" انہوں نے سر ہلایا

"مناہل" دعانے آواز دی تو وہ پلٹی

"تم دونوں جاؤ میں لے کر آتی ہوں"

"جلدی آنا" مناہل نے سر ہلا کر رخ دروازے کی طرف کیا دل کی دھڑکن تیز تھی

"دل اتنا تیز کیوں دھڑک رہا ہے" اس نے لمبا سانس لیا تبھی دروازہ کھلا

"اسلام علیکم" اس نے اپنی شمال سر پر آگے کی

"وعلیکم اسلام اندر آؤ"

"نہیں نہیں آنٹی آپ پری کو تھوڑی دیر کے لیے میرے ساتھ بھیج دیں گی میں سامنے پارک میں ہی ہوں دعا اور بیا بھی میرے ساتھ ہیں میں یہ آئس کریم لائی تھی پری کے لیے بس پانچ منٹ کے لیے" پری نے سلمہ بیگم کو دیکھا

"ٹھیک ہے بیٹا جاؤ"

"تھینک یو دادی" وہ مناہل کے پاس آئی تو مناہل جھکی

"پرنس ایسے نہیں یہ اپنی کیپ پہنوا باہر ٹھنڈ ہے" اس نے آپر کی ٹوپی اس کے سر پر پہنائی سلمہ بیگم اسے دیکھتے ہوئے مسکرائی

"بائے دادی"

"بائے" مناہل اس کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گئی پھر اچانک رک کر گردن موڑی دروازہ بند تھا اس نے نظریں اٹھائی جو بھی کوئی کھڑکی پر کھڑا تھا وہ پلٹ رہا تھا وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی

ہم خاک نشیں تو شاہ پیا..

ہمیں تیری دید کی چاہ پیا!!

ایک شام پلٹ کر دیکھ ہمیں

ہم بیٹھ گئے تیری راہ پیا!!

"کون آیا تھا ماما"

"تم۔۔۔ تم بیڈ سے کیوں اٹھے" ان کے گلے میں گلٹی ڈوب کر ابھری

"میں بس دیکھ رہا تھا کون تھا پری کہاں گی ہے"

"وہ اس کی دوست آئی تھی پانچ منٹ کے لیے لے کر گئی ہے۔۔۔ تم۔۔ تم نے نہیں دیکھی"

"نہیں مجھے صحیح سے نظر نہیں آیا" سلمہ بیگم نے ہلکے سے گردن ہلا کے رخ موڑ لیا۔۔

ہاسپٹل یکا یک لوگوں سے بھرا ہوا تھا عینک لگا کر وہ لیپ ٹاپ پر کام کر رہی تھی کاسنی رنگ کا سوٹ پہنے بال آدھے کچھڑ میں قید تھے اور آدھے کمر پر گر رہے تھے عینک اس پر بہت ججبتی تھی ہاتھ پر سلور گھڑی پہن رکھی تھی جس سے اس نے ٹائم دیکھا پھر ٹیبل کے نیچے لگا بٹن دبایا نرس فوراً اس کے کبین میں آئی

"عائشہ جو فائل ڈاکٹر نمبرہ نے بھیجی تھی وہ دو"

"جی میم" کچھ ہی دیر میں نرس نے فائل اس کو پکڑائی

"تھینک یو" اس نے فوراً فائل کھولی اور رپورٹس دیکھنے لگی اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی اس نے سر اٹھایا

"عائشہ انہیں ابھی فوراً کال کر کے بلائیں"

"جی میم ابھی کرتی ہوں ویسے آج کا ہی ٹائم دیا تھا" وہ جانے لگی

"اچھا ایسا کرو کال کرو میں خود بات کرتی ہوں اور اگر وہ باہر ہیں تو فوراً بھیجو" اس نے لینڈ لائن آگے کیا عائشہ نے نمبر ڈائل کرنے لگی مناہل نے اسے سپیکر اون کرنے کا اشارہ کیا اور خود اٹھ کر بک شیلف کے پاس آئی اور کچھ دیکھنے لگی لمبے کالے بال کمر پر جھول رہے تھے

"ہیلو" فون میں سے آواز ابھری مناہل کے ہاتھ سے بک چھوٹ گی دل جیسے دھڑکنا بھول گیا گلے میں سانس اٹک سا گیا یہ آواز وہ کیسے بھول سکتی تھی یہی آواز تو ہر وقت اس کے کانوں میں گونجتی تھی اس نے سر اٹھایا اور آہستہ سے پلٹی

"سر میں Evercare ہاسپٹل سے بات کر رہی ہوں آپ کو یاد کروانا تھا کہ آپ کا آج اپائنٹمنٹ ہے"

"جی۔۔۔" وہ بول رہا تھا اور سامنے کھڑی لڑکی کے گلے میں پھندا سا لگ گیا تھا

"او کے سر آپ کیبن میں آجائیں" فون بند ہو گیا آواز بند ہو گی گمرے میں خاموشی چھا گی ویسی ہی خاموشی جیسی اس کے دل میں چھا چکی تھی مناہل نے فوراً فائل کے باہر لکھنا م پڑھا

"معیز احمد" وہ بے یقینی سے لڑکھرائی لبوں نے پکارا "معیز" نرس نے دروازہ کھولا لڑکا اندر آیا بلیو جینز پر ڈارک بلیو شرٹ کالے گھنے بال جو سلیقے سے بنا رکھے تھے وہ آج بھی ویسا ہی تھا وجاہت سے بھرپور لیکن اب چہرے پر پہلے جیسی چمک نہیں تھی مسکراہٹ نہیں تھی بلکہ سنجیدگی اور درد کے اتار تھے نکھرارنگ مر جھایا ہوا تھا مناہل بت بنے اسے دیکھتی گی

"آپ بیٹھیں" نرس بول کر باہر نکل گی وہ سر ہلا کر پلٹا نظر سامنے کھڑی مناہل پر پڑی مناہل کی طرح اسے بھی حیرت کا جھٹکا لگا آنکھیں بے یقینی سے پھیلی

"مناہل" دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے وقت ٹھہر سا گیا دونوں کی ڈھڑکنیں تیز ہوئی ماضی حال بن کر سامنے کھڑا تھا

"معیز تمہارا اعلان ڈاکٹر مناہل کر سکتی ہیں لاہور میں ان کا ہاسپٹل ہے
 Evercare؛ بہترین اسپیشلسٹ ہیں ایک دفعہ تمہیں وہاں ٹرائے کرنا چاہیے" سلیم کی
 آواز کانوں میں گونجی اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا مناہل نے نظریں جھکالی سحر ٹوٹ گیا دل
 میں ٹیس سی اٹھی "بیٹھیں مسٹر معیز" اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ اپنی کرسی پر بیٹھی اور اس کی
 فائل کھولی معیز اسے ایک ٹک دیکھ رہا تھا ماضی کا درد۔۔۔۔۔ وہ زخم پھر سے ہرا ہو گیا تھا

"آپ کی رپورٹس میں نے دیکھی ہیں آپ کی ایک کڈنی میں انفیکشن بہت پھیل گیا ہے اس
 سے پہلے آپ کی دوسری کیڈنی میں بھی انفیکٹ ہو آپ کو سرجری کروانی ہوگی"
 اس نے عینک اتار کر میز پر رکھی اور سر اٹھایا وہ اس سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا جبکہ مناہل اپنی
 نظریں چڑا رہی تھی وہ اسے نہیں دیکھ سکتی تھی
 "کھڑے کیوں ہیں بیٹھیں پلیز" معیز بیٹھ گیا

"آپ کو آج ہی ایڈمٹ ہونا ہوگا انفیکشن اتنا بڑھ چکا ہے کہ اگر آپ نے سرجری نا
 کروائی (آواز رندھی اس نے زور سے آنکھیں بند کی معیز غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا) تو اس
 سے زیادہ نقصان ہوگا سو مسٹر معیز آپ جلد از جلد ایڈمٹ ہو جائیں تاکہ آپ کا علاج شروع
 ہو"

"ڈونر نہیں ہے"

"آپ ٹیسٹ کروائیں انشاء اللہ ڈونر بھی مل جائے گا" اس نے بٹن دبایا بل کی آواز پر عائشہ فوراً اندر آئی

"عائشہ آپ ان کے ٹیسٹ کروائیں اور رپورٹ مجھے فوراً دکھائیں ڈاکٹر علی کو بولیں گے گارپورٹ ابھی چاہیے"

"اوکے میم آئیں سر" معیضہ کھڑا ہوا

"میں آج ایڈمٹ نہیں ہو سکتا"

"ہم اور وقت ضائع نہیں کر سکتے انفیکشن آل ریڈی بہت پھیل چکا ہے"

"مجھے تھوڑا سا وقت چاہیے"

"اوکے آپ کل آجائیں" آنکھیں لال ہو رہی تھی وہ بول کر فوراً اٹھ کر شیف کے سامنے

کھڑی ہو گی اور ادھر ادھر ہاتھ مار کر کچھ ڈھونڈنے لگی

"میں کل انفارم کر دوں گا"

"ٹھیک ہے آپ ٹیسٹ کروالیں" وہ باہر نکل گیا

"عائشہ"

"جی میم" وہ رک گئی

"میرے کیمین میں کوئی نہیں آنا چاہیے" ضبط ٹوٹ رہا تھا

"میم آپ ٹھیک ہیں"

"مناہل خالہ کہہ رہی ہیں تمہاری طبیعت خراب ہے کیا ہوا ہے" دعا اس کے ساتھ آکر بیٹھی اور اس کا ہاتھ پکڑا مناہل نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں جو مسلسل رونے کے باعث لال ہو رہی تھیں

"مناہل سب ٹھیک ہے نا" ابیہا اس کے سامنے لکڑی کے میز پر بیٹھی
"پلیز مناہل بتاؤ کیا ہوا ہے" دعا فکر مند ہوئی

"دعا میں اس سے بہت دور آگئی تھی میں نے کبھی اسے پانے کی خواہش نہیں کی دعا میں نے کبھی اسے دعاؤں میں نہیں مانگا میں نے کبھی اللہ سے معیز کا ساتھ نہیں مانگا میں جانتی تھی اللہ جو بھی کرتا ہے وہ ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے لیکن دعا میں نے ہر روز اس کی خوشیوں کی اس کی صحت کی دعا مانگی ہے لیکن وہ۔۔۔ وہ تو بہت تکلیف میں ہے دعا سے کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گی" اس نے روتے ہوئے سر تھام لیا دعا اور ابیہا پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی
"مناہل مجھے پوری بات بتاؤ" دعا نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

"وہ کیوں میرے پاس آیا ہے کیوں آیا پھر میرے سامنے اللہ جانتے ہیں نا مجھے اس سے محبت ہے وہ جانتے ہیں نا پھر کیوں اسے اس حالت میں میرے سامنے لائے کیوں اس کی تکلیف مجھے دکھائی" وہ دعا کے گلے لگ کر رونے لگی

"ابیہا پانی لاؤ" وہ فوراً اٹھ کر پانی لے کر آئی

"مناہل یہ لو پانی پیو اور چپ کرو" مناہل نے دو گھونٹ پی کر گلاس رکھ دیا

"تم معیز سے ملی ہو کیا ہوا ہے اسے مجھے سب بتاؤ"

"وہ آج ہاسپٹل آیا تھا اس کی ایک کڈنی انفیکشن کی وجہ سے بالکل ختم ہو چکی ہے" دعانے

افسوس سے منہ پر ہاتھ رکھا

"یہ کیسے۔۔۔ تو تم نے کیا کہا"

"دو دن کے اندر اس کا آپریشن نہیں ہوا تو۔۔۔" اس سے آگے بولا نہیں گیا تو دعانے اس کے

کندھے پر ہاتھ رکھا

"وہ ٹھیک ہو جائے گا تم کرو گی اس کا علاج اور مجھے پوری امید ہے تم کامیاب ہو گی"

"میں نہیں کر پاؤں گی" اس نے سر ہاتھوں میں گرا دیا

"مناہل"

"کیوں دعا کیوں میں اتنی بے بس ہو جاتی ہوں کیوں میں خود کو مضبوط نہیں کر پارہی میں ٹھیک

تھی دعا میں سنبھل گی تھی اپنی زندگی میں خوش تھی لیکن آج میرے اتنے سالوں کی

محنت۔۔، ہمت سب ضائع ہو گی اب کہاں سے لاؤں ہمت کہاں سے لاؤں" وہ سسکنے لگی

"جس ذات نے پہلے سنبھالا ہے نا وہی سب ٹھیک کرے گا مناہل سب ٹھیک ہو جائے گا تم

ہمت مت ہارو" موبائل کی آواز پر مناہل نے سر اٹھایا اور آنسو صاف کر کے بیگ سے

موبائل نکال کر کھڑی ہوئی

"جی علی"

"مناہل معیز کی رپورٹ میں نے آپ کو میل کر دی ہے اور ڈونر کے لیے سب کو بول دیا ہے

لیکن"

"لیکن کیا"

"ڈونر ملنا بہت مشکل ہے اور ہمارے پاس ٹائم کم ہے معیز کے ساتھ کسی کی کڈنی میچ نہیں کر رہی"

"کیا مطلب مشکل ہے علی مجھے ہر حال میں آج ڈونر چاہیے سمجھ آئی آپ کو" وہ چیخی موبائل بند کر کے ٹیبل پر رکھا

"ڈونر کا ملنا بہت مشکل ہے" علی کی بات کانوں میں گونجی تو اس نے غصے سے ہاتھ مار کر گلہ ان گرا دیا اس سے پہلے وہ اور چیزیں پھینکتی دعا اور ابہا نے فوراً سے پکڑا

"پاگل ہوگی ہو مناہل۔۔۔ دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا" ابہا غصے سے بولی اسے پہلے ہی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اور اب مناہل کی حالت۔۔۔

"ہاں ہوگی ہوں پاگل ہوگی ہوں" اس نے روتے ہوئے سردیوار کے ساتھ ٹکا دیا

"اللہ مجھے ہمت دیں پلیز زرز"

سب کو بھول گئے جوش و جنوں میں

اک تیری یاد تھی ایسی کہ بھلائی نہ گی

ڈور بیل پر صبا بیگم نے دروازہ کھولا

"اسلام علیکم" سامنے سلمہ بیگم تھی

"وعلیکم اسلام کیسی ہو"

"شکر اللہ کا ٹھیک"

"آؤ" انہوں نے گھر میں آنے کا اشارہ کیا

"پھر کسی دن آؤ گی ابھی سنان گھر آیا ہے یہ تو پری ضد کر رہی تھی مناہل سے ملنے کی تو میں اسے چھوڑنے آئی تھی"

"کیسی ہے پری" انہوں نے اس کی گال پر ہاتھ رکھا

"اسے تو بخار ہے"

"ہاں نا میں بول رہی تھی کہ آرام کرو لیکن یہ مناہل سے ملنے کی ضد کر رہی تھی تو لے آئی"

"آ جاؤ بچے مناہل آج جلدی ہی گھر آ گی تھی" صبا بیگم پریشہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر آئی

"مناہل۔۔۔ مناہل بیٹا دیکھو کون آیا ہے پری جاؤ اوپر بلکل سامنے والا کمرہ آپ کی دوست کا ہے"

"پریشہ مسکرا کر مناہل کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

دعا نے گلدان کے ٹکڑے اٹھا کر ڈسٹ بن میں پھیکے ایسا پریشانی سے بیڈ پر بیٹھی تھی اور مناہل بے آواز آنسوں بہا رہی تھی تبھی دروازہ آہستہ سے کھلا بیا اور دعا نے پلٹ کر دیکھا جبکہ مناہل باہر دیکھ ہی دیکھ رہی تھی

"پری" پریشہ نے مناہل کو آواز دی وہ پلٹی آسمانی رنگ کافراق پہنے پریشہ کھڑی تھی مناہل نے آنسو صاف کیے پریشہ بھاگ کر اس سے لپٹ گئی

"آپ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئی پری آپ پارک بھی نہیں آئی مجھے آپ کی بہت یاد آرہی تھی میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی" مناہل نم آنکھوں سے مسکرائی اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے گلے لگایا

"آئی ایم سوری پرنس"

"نہیں آپ سوری نہیں کہو" وہ پیچھے ہوئی

"آپ روکیوں رہی ہو" اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مناہل کے آنسو صاف

کیے مناہل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر لبو سے لگایا

"آئی لو یو پریشے"

"آپ مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی نا" مناہل نے نفی میں سر ہلایا

ایہا نے دعا کو باہر چلنے کا اشارہ کیا دونوں دروازہ بند کر کے باہر چلی گئی

"پری" مناہل اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بیٹھی اور اسے اپنے ساتھ بٹھایا

"جی"

"آپ میری ایک بات مانو گی"

"جی"

"آپ دعا مانگو گی کہتے ہیں بچو کی دعا قبول ہوتی ہے"

"سچ پری بچو کی دعا اللہ سنتے ہیں"

"ہمم"

"میں تو روز ڈیڈی کے لیے دعا مانگتی ہوں کہ وہ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں لیکن ان کو تو بہت

درد ہوتا ہے"

"کیا ہوا ہے آپ کے ڈیڈی کو"

"ان کو پیٹ میں بہت درد ہوتا ہے ڈیڈی کے دوست نے کہا تھا یہاں ایک ڈاکٹر انہیں بلکل ٹھیک کر دیں گے"

"آپ کے ڈیڈی بلکل ٹھیک ہو جائیں گے آپ ان کے لیے دعا کرنا اور میرے ایک فرینڈ کے لیے بھی بہت دعا کرنا" اس نے پریشے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

"میں بہت دعا کروں گی پکا"

"آپ کو تو بخار ہے پری"

"میں نے دوائی لی ہے"

"چلو آؤ میں آپ کو گھر چھوڑ کر آؤ اور آپ جاتے ہی سو جاؤ گی اچھا"

"نہیں پری میں بلکل ٹھیک ہوں میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤ گی" مناہل چونکی پری اس سے بہت اٹچھ ہوتی جا رہی تھی "کیا یہ صحیح ہے؟؟؟؟"

"پری میں آپ سے کچھ بولوں" مناہل نے اثبات میں سر ہلایا

"آپ مجھے غصہ تو نہیں ہوگی"

"نہیں میں آپ کو غصہ نہیں ہوں گی بولو کیا بات ہے" اس نے پریشے کی گال پر ہاتھ رکھا

پریشے کی آنکھوں میں پانی بھر آیا

"پری آپ میری ماما بن جاؤ پھر آپ میرے ساتھ رہو گی میرے ساتھ سوگی مجھے سٹوری سناؤ"

گی میری پونی بھی بنانا دادی کو پونی بنانی نہیں آتی "مناہل حیرت سے اس کی باتیں سن رہی تھی

اس نے آگے ہو کر پریشے کو گلے لگایا اسے دکھ ہو پریشے کو ماں کی کمی بہت محسوس ہو رہی تھی

"ادھر آؤ لیٹو" اس نے پریشے کا سر گود میں رکھا
 "میں آپ کو سلاتی ہوں دیکھنا جب آپ اٹھو گی آپ بالکل ٹھیک ہو گی" وہ آہستہ آہستہ اس کے
 بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی پریشے نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لی مناہل اسے دیکھ کر
 مسکرائی اور اپنی آنکھوں میں آتی نمی اندر اتاری

"دعا مجھے بتاؤ کون ہے معیز" وہ دونوں کمرے میں آ کر بیٹھیں
 "معیز ہماری یونیورسٹی میں تھا"
 "مناہل کا معیز سے کیا لینا دینا ہے"
 "مناہل اس سے محبت کرتی ہے"
 "یہ تو مجھے پتا چل گیا ہے مجھے شروع سے سب بتاؤ کیا ہوا ہے ان پانچ سالوں میں کہ مناہل ہنسنا
 بھول گئی ہے یہ وہ مناہل نہیں ہے ایسا کیا ہوا تھا" دعا نے ابیہا کو دیکھا اور پھر سب شروع سے
 بتاتی چلی گی

اے زندگی تجھے کیا کہوں
 میرے ساتھ تو نے کیا کیا
 جہاں آس کا کوئی دیا نہیں
 مجھے اس نگر پہنچا دیا

نہ میں بڑھ سکوں، نہ میں رک سکوں
 تجھے کیا کہوں تو نے کیا کیا
 مجھے منزلوں کی خبر تودی
 پر راستوں کو الجھا دیا
 اے زندگی تجھے کیا پتا
 یہاں کس نے کس کو گنوا دیا
 اے زندگی تجھے کیا کہوں
 میرے ساتھ تو نے کیا کیا

یہ منظر ہے یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا کا جہاں ہل چل مچی ہوئی تھی کراچی کے موسم سے تو سب
 ہی واقف ہیں گرمی کی شدت کی وجہ سے سب کے ہاتھوں میں ٹھنڈا پانی اور جو س تھا
 "جلدی چلو میں نے مر جانا ہے پیاس سے" دولٹڑیاں تیز تیز چلتی کیفے کی طرف آئی
 "دعا"

"ہاں" وہ پلٹی

"میں اُدھر جا کر بیٹھتی ہوں تم پانی لے کر آ جاؤ" اس نے ایک کندھے پر بیگ ڈال رکھا تھا اور
 ہاتھ میں کچھ کتابیں تھی پر پیل رنگ کا سوٹ ڈوپٹہ سر پر تھا گرمی کی شدت سے اس کا چہرہ لال
 ہو رہا تھا مشکل سے کیفے میں صرف ایک میز خالی تھا

"ہاں جاؤ اس سے پہلے وہ آخری ٹیبل بھی ہمارے ہاتھوں سے چلا جائے میں پانی لے کر آتی ہوں" دعا کے جاتے ہی ٹشو سے اس نے اپنا چہرہ صاف کیا اور دائیں جانب بڑھ گی بیگ اور کتابیں رکنے کے بعد اس نے سر ٹیبل پر جھکا دیا اور آنکھیں بند کر لی تبھی کسی نے اسے متوجہ کرنے کے لیے ہاتھ سے ٹیبل بجایا اس نے سراٹھایا سامنے بلیک شلوار قمیض پر گھنے بال سلیقے سے سیٹ کیے معیز احمد کھڑا تھا مناہل ایک لمحے کے لیے کھوگی پھر فوراً سنبھلی

"جی"

"یہ آپ کی بک" اس نے کتاب آگے بڑھائی

"یہ؟؟؟"

"یہ آپ نے کیفے کے باہر گرا دی تھی"

"اوہ" دعا کے جھٹکے سے ہاتھ پکڑنے کی وجہ سے اس کی کتابیں گری تھی باقی تو اس نے اٹھالی تھی لیکن دعا کی جلدی کے چکر میں ایک کتاب وہی چھوٹ گی

"تھینک یو سو مچ" اس نے مسکرا کر کہا

"کوئی بات نہیں" وہ پلٹ گیا مناہل بھی بیٹھ گی وہ دوبارہ اس کی طرف مڑا

"سنیں"

"جی" اس نے سراٹھایا

"آپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے" مناہل کو حیرت میں چھوڑ کر وہ باہر چلا گیا

"یہ لو پانی یہ ہیر و تمہارے پاس کیا کر رہا تھا تم تو بڑی لکی ہو یار" مناہل نے ارد گرد دیکھا سب لڑکیوں کی نظر باہر جاتے معیز پر ہی تھی اس نے سر جھٹک کر پانی کی بوتل اٹھائی

"بک دینے آیا تھا تماری بھاگم دوری میں باہر ہی رہ گی تھی"

"ویسے کیا ہی بات ہے نامعیز کی۔۔۔۔۔ اتنے پیارے کیوں ہو تم دونوں" دعانے دونوں ہاتھ گال کے نیچے رکھے

"میں"

"جی میڈم آپ بھی۔۔۔۔۔ تم تو سب کو انور کرتی ہو لیکن معیز احمد پور پور اقلدہ اٹھاتا ہے اپنے حسن کا لیکن وہ چھپکلی ہر وقت چپکی رہتی ہے اس کے ساتھ" دعانے منہ بنایا

"اچھا بس۔۔۔۔۔ بعد میں پڑھ لینا قصیدے معیز احمد اور چھپک آئی مین ایشا کے" مناہل نے ہلکی سی گردن موڑ کر باہر دیکھا جہاں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا کیا وجاہت تھی اس کی شخصیت میں۔۔۔۔۔ کیا انداز تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنے دوست کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسا مناہل اسے دیکھے گی" ماشاء اللہ" بے ساختا اس نے دل میں کہا پھر اچانک چونکی اور ارد گرد دیکھا" یہ۔۔۔۔۔ یہ میں کیا کر رہی ہوں اففف مناہل" اس نے مسکرا کر اپنے سر پر چھپت لگائی یہ تھی ابتدا۔۔۔۔۔ محبت کی ابتدا جس کی کوئی انتہا نہیں ہوتی

"معیز" وہ جو گراؤنڈ سے ہوتا پار کنگ ایریا میں جا رہا تھا آواز پر رکا ایشا اور آیان اس کے پاس آئے

"آج جلدی گھر جا رہے ہو"

"ہاں لیکچر تو اب کوئی ہے نہیں تو سوچا گھر چلا جاؤ"

"لنچ پر چلتے ہیں"

"نہیں ایشا پھر کبھی چلیں گے ابھی ماما کو بول دیا ہے کھانا مل کر کھائیں گے وہ میرا انتظار کر رہی

ہوں گی" پیچھے کھڑی مناہل اس کی بات سن کر رکی

"کیا ہوا" دعائے پوچھا

"کچھ نہیں" وہ آگے بڑھ گی لیکن یونی سے نکلتے ہوئے اس نے پلٹ کر اس جگہ دیکھا جہاں وہ

کھڑا تھا

شام کی سائے ہر سو چھا رہے تھے

"معین" وہ سلمہ بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا جو آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی

تھی

"جی ماما"

"تمہارے بیگ کی آگے والی جیب میں ایک چیز پڑی ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولیں معین اٹھ کر

بیٹھا

"کیا"

"تمہیں نہیں پتا"

"وہ پائل" وہ یاد کر کے بولا

"ہاں اب جلدی سے بتاؤ وہ کس کے لیے ہے"

"پچھلے ہفتے جب اسلام آباد گئے تھے تب ایسے ہی چلتے چلتے اس پر نظر پڑ گی تو خرید لی"

"کس کے لیے؟"

"سم ون سپیشل کے لیے" وہ آنکھ مار کر ہنستے ہوئے بولا

"کون ہے وہ سم ون سپیشل"

"وہ تو ابھی مجھے خود بھی نہیں معلوم پتہ نہیں کوئی ہو گی بھی یا نہیں" وہ سنجیدہ ہو گیا

"فضول نابولو شہزادی لاؤں گی اپنے شہزادے کے لیے" وہ مسکرایا

"اچھا گلے ہفتے یونیورسٹی میں پلے ہے آپ آئیں گی"

"ضرور"

"معیز وہ پائل ایشا کے لیے ہے؟"

"نہیں نہیں ایشا کے لیے تو بلکل نہیں ہے"

"تم ایشا کو پسند کرتے ہو" انہوں نے پوچھا

"ایشا اچھی ہے دوسرا ہارون انکل کی بیٹی ہے بس اس لیے میری دوست ہے اور پتہ ہے مجھے

پسند کرتی ہے وہ" وہ ہنستے ہوئے بتا رہا تھا

"تمہیں تو ساری لڑکیاں پسند کرتی ہیں"

"بابا بابا یہ بھی ہے آپ کا بیٹا ہے ہی اتنا پیارا کوئی مجھے ناپسند کر ہی نہیں سکتا" وہ ایک ادا سے بولا
لیکن دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی سلمہ بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کچھ سوچنے
لگی

رات قطرہ قطرہ گزر رہی تھی دن کی نسبت رات کو موسم بہتر ہو جاتا تھا بالوں کی چٹیاں بنا کر وہ
ڈوپٹہ کندھوں پر ڈال کر بیڈ پر بیٹھی اور کشن اٹھا کر گود میں رکھا وہ گہری سوچ میں تھی کی دنوں
سے اس کی سوچوں کا محور ایک شخص تھا "معیز احمد" ناچاہتے ہوئے بھی وہ بار بار اس کی طرف
کھینچی چلی جا رہی تھی اس کی شکل و صورت پر نہیں بلکہ اس کے انداز اس کی شخصیت کی طرف
اس کی آواز۔۔۔۔۔ اس کی موجودگی سے مناہل کی دھڑکنیں بڑھنے لگتی تھی وہ میڈیکل کی
سٹوڈنٹ تھی لیکن روزانہ چھٹی کے وقت بزنس ڈیپارٹمنٹ کے دروازے سے باہر نکلتی تھی
دعا روز اس سے وجہ پوچھتی لیکن وہ اسے کیا بتاتی کہ معیز احمد کو ایک نظر دیکھنے کے لیے وہ یہاں
آتی ہے مناہل نے کشن کو زور سے پکڑا

"مناہل" صبا بیگم کمرے میں آئی تو وہ سوچوں سے نکلی

"جی ما"

"شکر ہے آج تمہارے ہاتھ میں کتابیں نہیں ہیں"

"آپ کیسی ماں ہیں مائیں تو پیچھے پڑی رہتی ہیں بچو کے کہ پڑھ لو پڑھ لو"

"تمہیں کبھی کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی" انہوں نے اس کی گال پر پیار سے ہاتھ رکھا
 "آپ بس دعا کیا کریں یہ لاسٹ سمسٹر بھی اچھے سے ہو جائے اور میں ڈاکٹر بن جاؤں بہت
 بڑی ڈاکٹر" اس نے ان کا ہاتھ پکڑا
 "انشاء اللہ تم بن جاؤ گی"
 "انشاء اللہ۔۔۔ دعا چڑیل کیا کر رہی ہے"
 "ابہا سے بات"
 "اچھا چلیں آپ سو جائیں دوائی کھائی آپ نے"
 مناہل کہاں جانتی تھی بہت جلد اس کی آزمائش شروع ہونے والی ہے اس کا دل کسی کی محبت
 میں دن بادن قید ہوتا جا رہا ہے وہ کہاں جانتی تھی وہ کس وادی میں اتر رہی ہے ایسی وادی میں
 جہاں سے نکلنے کا راستہ نہیں تھا

یونیورسٹی میں پلے کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں اس وقت مناہل ہیڈ آف سوسائٹی
 کے آفس میں کھڑی تھی
 "آپ کا نام لسٹ میں لکھ چکے ہیں"
 "سر لیکن فائنل کے ساتھ باقی ایکٹیویٹیز"
 "مس مناہل ہمیں پوری امید ہے آپ کر لیں گی اور آپ اکیلی نہیں ہیں آپ کے ساتھ۔۔۔"
 "سر میں آئی کم ان" وہ پلٹی دروازے پر معیز احمد کھڑا تھا

"جی جی آئیں معیز" وہ اندر آیا

"مناہل آپ کے ساتھ معیز ہوگا۔۔۔ معیز یہ ہے مناہل اب آپ دونوں مل کر ہو سٹنگ کی تیاری کر لیں"

"اوکے سر" معیز نے جواب دیا جبکہ مناہل تو کچھ بول ہی نہیں پائی وہ دونوں جانے کے لیے پلٹے تبھی سرا سلم بولے

"آپ دونوں نے نوٹس دیکھ لیا ہے"

"نہیں سر"

"فائل پر وجیکٹ کی ڈیٹ آگے ہو گئی ہے" سر نے انہیں بتایا

"آگے۔۔۔ لیکن سر پھر تو نیو سمسٹر شروع ہو جائے گا"

"تو کیا آپ لوگوں نے نیو سٹوڈنس کا ویلیم نہیں کرنا اب جلدی سے جائیں اور پریکٹس شروع کریں"

"جی" وہ دونوں باہر آگئے

"مناہل" باہر نکلتے ہی وہ دعا کے پاس جانے لگی تھی جب معیز نے اسے روکا مناہل جلد سے جلد اس کے سامنے سے ہٹنا چاہتی تھی اپنے تیز دھڑکتے دل کو سنبھالنا چاہتی تھی

"جی"

"آپ مجھے بتادیں پریکٹس کب شروع کرنی ہے"

"میرا بھی لیکچر ہے اس کے بعد میں فری ہوں"

"چلیں ٹھیک ہے" دونوں اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئے

کلاس سے فری ہوتے ہی دعا نے اسے بلایا

"مناہل کیا ہوا ہے کیا کہا سرنے"

"ہوسٹنگ کا کہہ رہے تھے" اس نے منہ بنایا

"تو کیا ہوا آخری دفعہ بھی تو تم نے ہی کی تھی"

"ہاں لیکن اس دفعہ مجھے نہیں کرنی دعائیں دن بعد ہمارے پیپر شروع ہو رہے ہیں" وہ

دونوں اٹھ گئی

"اوہو مناہل کچھ نہیں ہوتا یہ بتاؤ تمہارے ساتھ کون ہے" وہ دونوں آڈیٹوریم کی طرف بڑھ

گی

"معیز احمد"

"کیا" "دعا حیرت سے چیخی

"دفعہ ہو جاؤ" مناہل نے اس کے کندھے پر تھپڑ لگایا

"مناہل۔۔۔۔ معیز احمد ہے تمہارے ساتھ ہائے اللہ اب تو سب گئے کسی کی نظر نہیں ہٹنے

والی تم دونوں پر سے فاطمہ کی دلی خواہش پوری ہونے جا رہی ہے"

"دعا تم پاگل ہو کیا بول رہی ہو معیز اور میں۔۔۔۔ تمہارا دماغ خراب ہے" بول وہ دعا سے

رہی تھی لیکن آنکھیں سامنے کسی پر تھی

"کیوں کیا برائی ہے تم میں لمبے لمبے کان ہیں تمہارے، ڈریکولا جیسے دانت ہیں بتاؤ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ"

"نہیں لیکن معیز احمد کے پاس ایک عدد گرل فرینڈ ضرور ہے جو تمہارے دانت توڑ سکتی ہے"
"اس نے سامنے اشارہ کیا دعانے سامنے دیکھا معیز اور حسن کے ساتھ ایشا اور اس کی دوست کھڑی تھی دعا تو جل بھن گئی"

"کیا دیکھا دیا تم نے مجھے ایک قتل معاف ہوتا نہ تو میں اس کا کرتی"

"اپنے دماغ میں یہ بات مت لانا کہ معیز یا میرا کوئی جوڑ ہے مجھے بس ڈاکٹر بنا ہے" سنجیدگی سے بول کر وہ معیز کی جانب بڑھ گئی اور دعا سے دیکھتی رہ گئی

"اگر جانتی ہو کہ معیز احمد تمہارا نہیں ہے تو کیوں اس کی محبت میں قید ہو گئی ہو کیوں ایسی تکلیف کو گلے لگایا ہے جس سے پیچھا چھڑانا بہت مشکل ہے" دعا پہلے تو سمجھ نہیں پائی لیکن آہستہ آہستہ اسے سب سمجھ آ رہا تھا بزنس ڈیپارٹمنٹ سے جانا کینے میں چور نظروں سے معیز کو دیکھنا ایشا کو معیز کے ساتھ دیکھ کر آنکھوں میں اداسی آ جانا وہ سب دیکھ رہی تھی وہ سب سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"تم کسی کے ساتھ ہو سٹنگ نہیں کرو گے معیز" مناہل نے پہلے ایشا کو دیکھا پھر معیز کو

"مناہل آپ چلیں میں آتا ہوں" وہ سر ہلا کر چلی گئی

"یہ کیا طریقہ ہے ایشا"

"میں تمہیں صاف صاف کہہ رہی ہوں معیز تم اس کے ساتھ ہو سٹنگ نہیں کرو گے"

"تم مجھے نہیں بتاؤ گی کہ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں معیز احمد کسی کے حکم کا پابند نہیں ہے" وہ

بیگ کندھے پر ڈال کر آگے بڑھ گیا

"معیز احمد مائی فٹ" وہ غصے سے چیخا

"ریلیکس ایٹا صرف ہو سٹنگ ہی تو ہے"

"صرف ہو سٹنگ نہیں ہے سب مجھے باتیں سنائیں گے کہ ایٹا تم تو کہتی تھی معیز تمہاری مٹھی

میں ہے پھر کوئی دوسری لڑکی اس کے ساتھ کیوں کھڑی ہے اور لڑکی بھی وہ مناہل ندیم

میڈیکل کی ٹاپر"

"اوہ کم اون ایٹا تمہیں لگتا ہے معیز دل ہارنے والوں میں سے ہے صرف اس پر دل ہارا جا سکتا

ہے وہ کسی کا دیوانہ نہیں ہو سکتا"

"مجھے ہر حال میں اس لڑکی کو معیز سے دور کرنا ہے" وہ پاؤں پٹخ کر چلی گی

وہ دونوں ڈائیس پر کھڑے لسٹ دیکھ رہے تھے مناہل نے ایک پیج پر سارے (پلیز

Plays) کے نام لکھے معیز بھی ساتھ کھڑا کام کر رہا تھا اچانک اس کی نظر اٹھی اور پھر پلٹنا

بھول گی مناہل اپنے دھیان میں کام کر رہی تھی سی گرین رنگ کا سوٹ ڈوپٹہ سر پر تھا کچھ بال

کیچر سے نکل کر چہرے پر جھول رہے تھے اس نے ہاتھ اٹھا کر بال کان کے پیچھے کیے معیز

سنجلا اس کے ہاتھ سے پیپر چھوٹ کر نیچے گرا وہ اسے اٹھانے کے لیے نیچے جھکا تبھی مناہل

نے بے دھیانی میں پاؤں اٹھایا اور معیز کے ہاتھ پر چڑھ گی وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی

"سوری مجھے پتا نہیں چلا" معیز پیپر اٹھا کر کھڑا ہوا

"کوئی بات نہیں"

"آئی ایم ریٹلی سوری آپ کو لگی تو نہیں" وہ رو دینے کو تھی

"کچھ نہیں ہوا آپ کا کون سا اتنا وزن ہے جو میرا ہاتھ زخمی ہو جائے گا میں ٹھیک ہوں" وہ

مسکرایا

"سوری"

"مناہل اب آپ سوری نہیں کہیں گی دکھائیں لسٹ" اس نے مناہل کے ہاتھ سے پیپر پکڑا

مناہل فوراً رخ موڑ کر بیگ میں کچھ ڈھونڈنے لگی

رات اپنے پر پھیلا چکی تھی آسمان پر کالے بادلوں کا بسیرا تھا وہ شیشے کے سامنے کھڑی پریکٹس

کر رہی تھی بولتے بولتے اچانک وہ رکی سر جھکا کر پاؤں کو دیکھا

(کچھ نہیں ہوا مجھے آپ کا کون سا اتنا وزن ہے جو میرا ہاتھ زخمی ہو جائے گا میں ٹھیک ہوں) اس

نے مسکرا کر سر اٹھایا سامنے اپنا عکس دیکھتے ہی مسکراہٹ سُکڑی

"یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے"

"محبت" اندر کہی سے آواز آئی

"نہیں میں محبت نہیں کر سکتی"

"کیوں نہیں کر سکتی"

"میں ایسا نہیں کر سکتی"

"تم معیز احمد سے محبت کرنے لگی ہو" مناہل کی آنکھیں بھگنے لگی
 "وہ میرا نہیں ہے" آنسو ٹوٹ کر گرا دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے فوراً اپنے آپ کو

سنجھالا

"مناہل"

"ہاں آجاؤ دعا"

"کیا ہو رہا تھا سوئی کیوں نہیں" دعا کمرے میں آئی

"بس سونے لگی تھی" وہ بیڈ پر آ کر بیٹھی

"کپڑے نکال لیے کل کے لیے"

"ہاں وہ دیکھو" اس نے پیچھے اشارہ کیا دعا نے مڑ کر دیکھا

"واؤ ڈریس تو بہت پیارا ہے تم بلیک پہن رہی ہو میرا بلیو ہے"

"بیاسے بات ہوئی"

"ہاں"

"اسے کہو کراچی کا چکر لگالے"

"ابھی تو وہ باہر جانے کی تیاریوں میں لگی ہوئی ہے گلے مہینے کلاس شروع ہو رہی ہیں اس کی

"

"اوہاں چلو کل بات کرتی ہوں اس سے" وہ کروٹ لے کر لیٹ گی دعا بھی لائٹ بند کر کے

لیٹ گی کمرے میں اندھیرا چھا گیا مناہل نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں کانوں میں کسی کی آواز

نے دستک دی کیفے میں بیٹھے ہوئے معیز کی آواز اس تک باآسانی پہنچ رہی تھی دعاسر سے
نوٹس لینے گی ہوئی تھی

"تجھے کیسا لگتا ہے معیز اتنی لڑکیاں تیری دیوانی ہیں"

"یقین مان آیان مجھے زہر لگتا ہے جب لڑکیاں میرے پیچھے آتی ہیں یار یہ کیوں ایسی حرکتیں
کرتی ہیں یہ مجھے جانتی نہیں ہیں میں کیسا ہوں آوارہ چھوڑا نہیں اس چیز سے کوئی لینا دینا نہیں
ہے بس لڑکا اچھی شکل و صورت والا ہے کافی ہے۔۔۔۔ عورت کا تو اعلیٰ مقام ہے اس پر یہ بیچ
حرکتیں نہیں ججتی یہ خود اپنی عزت کا خیال نہیں کرتیں پھر کچھ غلط ہو جائے تو مظلوم بن
جائیں گی اور سارا ملبہ مرد پر لٹا دیں گی"

"ایشا کے بارے میں کیا خیال ہے" آیان اسے بغور دیکھتے ہوئے بولا

"میں سمجھا نہیں۔۔۔۔ وہ ہارون انکل کی بیٹی ہے اسی لیے اسے کچھ کہتا نہیں ہوں اور میرا
نہیں خیال وہ ایسی ہے" آیان نے سر جھٹکا اب وہ اسے کیا بتاتا

بادل گرجنے کی آواز پر وہ چونکی بارش شروع ہو چکی تھی اس نے گردن موڑ کر دعا کو دیکھا وہ
سوچکی تھی پھر دوبارہ کروٹ لے لی ہو اسے پردے ہل رہے تھے رات قطرہ قطرہ گزر رہی
تھی

فنکشن اس دفعہ یونیورسٹی کے نئے آڈیٹوریم میں تھا ہر موڑ پر گارڈ کھڑے تھے جو سب کو
راستہ بتا رہے تھے وہ دونوں گارڈ کے بتائے ہوئے راستے کی جانب بڑھ گئیں مناہل نے کالے

رنگ کی میکسی پہن رکھی تھی جس کے گلے اور بازوؤں میں گولڈن کام تھا ساتھ میں گولڈن ہیل پہنے وہ دونوں آہستہ سے آڈیٹوریم کے سامنے پہنچی

"سر پہلے ہی بتا دیتے کہ ادھر آنا ہے گاڑی یہی لے آتے "

"اچھا اب چلو" مناہل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھ گئی لمبے بال کمر پر جھول رہے تھے ڈوپٹہ اس نے کندھوں پر ڈال رکھا تھا اور اوپر چادر لے رکھی تھی وہ دونوں آڈیٹوریم میں آگئیں

"میں تو یہاں بیٹھ رہی ہوں تم جاؤ اپنے پاٹرن کے پاس" دعا بیٹھ گئی

"میرے ساتھ چلو تو صحیح"

"نہیں میں نہیں آرہی"

"دفعہ ہو جاؤ" مناہل سٹیج کے پیچھے بنے کمروں کی جانب بڑھ گئی سامنے سے آیان آرہا تھا اس نے اسے روکا

"اسلام و علیکم معیز کہا ہے"

"و علیکم اسلام وہ سر کے پاس۔۔۔۔۔ آپ کو بھی سر بلارہے تھے"

"کدھر ہیں سر"

"اس طرف" آیان نے دائیں جانب اشارہ کیا

"مناہل نے کمرے میں آکر ارد گرد نظر دوڑائی سب پلے کی تیاریوں میں مگن تھے اس نے

بائیں جانب دیکھا ایک لڑکے کی کمراس کی طرف تھی کالی جینز پر سفید شرٹ اس پر کالا

بلیزر پہنے وہ اپنا موبائل استعمال کر رہا تھا وہ اس کی جانب بڑھ گی معیز کے ساتھ اسے سر بھی کھڑے نظر آگئے

"مناہل شکر ہے آپ آگے ہم آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے" معیز نے گردن موڑ کر اسے دیکھا
"سوری سر ٹریفک بہت تھی"

"کوئی بات نہیں یہ لیں آپ دونوں ایک دفعہ یہ دیکھ لیں اور ہاں معیز اپنا گٹار ریڈی رکھو
تمہاری پر فارمنس ضرور ہوگی"

"جی سر" معیز نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر انہیں ٹھیک کیا سر اسلم معیز کا کندھا تھپک کر چلے
گئے دو منٹ تک بھی جب مناہل کچھ نہیں بولی تو معیز نے ہی اسے بلایا

"مناہل"

"جی"

"چلیں"

"یہ لو" سامنے سے آتے آیان نے گٹار معیز کو پکڑا

"تھینکس یار ماما کا خیال رکھنا"

"تو بے فکر ہو جا میں آنٹی کے ساتھ ہی ہوں"

"ایشا آگے ہے؟ وہ آئے تو اسے ماما کے ساتھ بیٹھا دینا" مناہل نے رخ موڑ لیا

"نہیں ابھی تک تو نہیں آئی میں دیکھتا ہوں" آیان چلا گیا تو وہ مناہل کی طرف پلٹا

"باہر جا کر پریکٹس کر لیں ہم" مناہل نے اثبات میں سر ہلایا

فنکشن شروع ہوتے ہی آڈیٹوریم کی روشنی مدہم کر دی گئی اب صرف سٹیج پر روشنی تھی سب کی نظریں سٹیج پر تھی مناہل اور معیز ایک ساتھ سٹیج پر چڑھ کر ڈانس کی جانب بڑھے سلمہ بیگم دونوں کو دیکھے گی پھر آیان کی جانب جھکی

"آیان معیز کے ساتھ کون ہے" انہوں نے مناہل کی طرف اشارہ کیا وہ دونوں ایک ساتھ کھڑے انہیں بہت پیارے لگ رہے تھے

"مناہل ندیم میڈیکل کی ہے" وہ مسکرائی مناہل اور معیز بہت اچھی کمپیرنگ کر رہے تھے ایشا کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑی مناہل کا گلابادے تقریب کے ختم ہوتے ہی سب آڈیٹوریم سے باہر نکلنے لگے معیز نے جاتے جاتے پلٹ کر مناہل کو دیکھا وہ سر سے بات کر کے مڑی معیز مسکرایا اور بائے کا اشارہ کر کے پلٹ گیا مناہل تو جیسے تھم گی پھر سنبھل کر دعا کی جانب بڑھ گی

"اف آج تو بہت برا حال ہو گیا ہے میرے پاؤں بہت دکھ رہے ہیں" وہ دونوں ساتھ چلتی باہر آئی تقریباً سب ہی جاچکے تھے دعا گم سم سی چل رہی تھی

"دعا"

"ہوں"

"میری شمال اور کلچ کہاں ہے"

"اوہ وہ تو اندر رہ گیا"

"دعائتم۔۔ اب میں کیا کہو تمہیں۔۔ یہی رکنا میں لے کر آتی ہوں" اس نے ڈوپٹہ حجاب کی طرح لے لیا اور اندر چلی آئی

"اب کہاں ڈھونڈوں" آڈیٹوریم میں مدہم روشنی تھی جہاں دعا بیٹھی تھی وہ اس جگہ دیکھ کر سٹیج کے پیچھے بنے کمرے میں آئی یہ آڈیٹوریم نیا بنا تھا اس لیے کمرے میں لکڑی کے ٹکڑے، لکڑی کاٹنے والے آلات پڑے تھے اور دروازے کے ساتھ شیشے کھڑے کر کے رکھے ہوئے تھے بے دھیانی میں اس نے ہاتھ دیوار پر رکھا ایک شیشہ ٹوٹا ہوا تھا اس کا ہاتھ زخمی ہوتے ہوتے بچا

"یہ کہاں آگئی" وہ پلٹنے ہی لگی تھی کہ اس کی نظر سامنے میز پر پڑے کھچ اور اپنی چادر پر پڑی لکڑی کے بھورے کی وجہ سے یا کوئی کیمیکل تھا جس کی وجہ سے اس کی آنکھیں جلنے لگی اور گلے میں چبھن ہونے لگی اس نے پن کھول کر نقاب کر لیا پھر آگے بڑھی شمال لے کر اس نے کھچ اٹھایا میز پر اور بھی چیزیں پڑی تھی جو سٹوڈنٹس اپنا سامان بھول گئے تھے سب یہی پڑا تھا

"یہ تو معیز کا موبائل ہے" اس نے موبائل اٹھایا تبھی لائٹ چلی گی وہ ڈر کر پلٹی

"کوئی ہے؟" اس نے ڈرتے ڈرتے آواز دی

"کون ہے یہاں" کوئی کمرے میں آیا وہ پہچان گی تھی وہ معیز ہے دونوں کا صرف عکس نظر آرہا تھا معیز نہیں جانتا تھا کہ سامنے کون کھڑا ہے مناہل نے آہستہ سے آگے بڑھ کر اسے موبائل پکڑا یا اس نے نقاب کر رکھا تھا

"تھینک یو میں یہی لینے آیا تھا آجائیں میں ٹارچ جلاتا ہوں" معیز دروازے کی جانب پلٹا مناہل بھی اس کے ساتھ آگے بڑھی لکڑی کے ٹکڑے سے معیز کو ٹھوکر لگی وہ دیوار پر ہاتھ رکھنے لگا تھا جب مناہل نے اپنی ہتھیلی دیوار پر رکھ دی اور دوسرے ہاتھ سے اس کا کندھا پکڑ کر اسے گرنے سے بچایا مناہل نے زور سے آنکھیں بند کی معیز کا ہاتھ مناہل کے ہاتھ پر تھا وہ سنبھل کر مناہل کی طرف مڑا مناہل نے آہستہ سے اپنا ہاتھ دیوار سے ہٹایا شیشہ بہت بری طرح اس کا ہاتھ زخمی کر چکا تھا

اس نے درد سے آنکھیں زور سے بند کر کے کھولی روشن دان سے آتی روشنی سے معیز صرف اس کی آنکھیں دیکھ پایا اور یہاں اس کے دل نے بیٹ مس کی

"آپ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟"

"ہممم" وہ سر ہلا کر باہر کی جانب بڑھی

"سنیں" لیکن مناہل بنا سنیں بھاگ کر باہر نکلی وہ نہیں چاہتی تھی معیز اس کا زخمی ہاتھ دیکھے معیز نے موبائل کی ٹارچ جلائی اور دیوار پر روشنی ڈالی

"شٹ" وہ باہر بھاگا دیوار پر خون لگا ہوا تھا اور شیشے پر سے بھی خون کے قطرے بہ رہے تھے باہر آ کر اسے کوئی نظر نہیں آیا

"معیز تو کہاں چلا گیا تھا کب سے سنی اور میں تجھے ڈھونڈ رہے ہیں"

"آیاں تو نے کسی کو یہاں سے جاتے دیکھا ہے جس کا ہاتھ زخمی ہو"

"نہیں میں نے تو نہیں دیکھا چل یار آئی تھک گی ہیں" معیز نے ارد گرد دیکھا

"چل معیز" آیان نے دوبارہ کہا تو وہ آگے بڑھ گیا لیکن نظریں ارد گرد ہی گھوم رہی تھیں
 "اوہ نو مناہل اتنا خون بہہ رہا ہے میں کیسے روکواسے انکل جلدی چلائیں" دعا ڈرائیور پر چلائی
 "مناہل ہنسی"

"تم ہنس رہی ہو مناہل تمہارا ہاتھ اتنا شدید زخمی ہے اور تم ہنس رہی ہو"
 "مجھے درد نہیں ہو رہا دعا"

"شٹ اپ مناہل" دعا نے اسکے ہاتھ پر کیڑا باندھا اور آہستہ سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا
 "تمہارا ہاتھ کیسے زخمی ہوا ہے۔۔۔" دعا بول رہی تھی مگر وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی
 "ضرورت تھی دعا بھی تکلیف نہیں ہو رہی اگر یہ ناکرتی تب بہت تکلیف ہوتی
 بہت۔۔۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی

"کتنا خون بہہ رہا ہے" دعا رو دینے کو تھی اور وہ اس کی حالت دیکھ کر مسکرا رہی تھی
 میں نے جاناں میں تو کچھ نہیں

تیرے پہلے سے تیرے بعد تک۔۔۔

ہوا سے پردے اڑ رہے تھے کمرے میں چاند کی روشنی پھیل رہی تھی کتنی ہی دیر وہ کمرے کی
 چھت کو گھورتا رہا پھر اٹھ کر کھڑکی کے پاس آ گیا بار بار کالی نم آنکھیں اس کی نظروں کے
 سامنے آرہی تھی اس نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر سامنے کیا آنکھوں کے سامنے پھر سے وہ منظر
 گھوم گیا

"کون ہوگی وہ" معیز نے سوچتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرا رات قطرہ قطرہ بہہ رہی تھی

یونیورسٹی میں فائنل شروع ہو چکے تھے آج کل سب کے ہاتھوں میں کتابیں پائی جاتی تھی جس نے پورے سمسٹر کلاس بنک کی تھی اب وہ ٹوپر کے پیچھے پیچھے گھوم کر نوٹس بنا رہا تھا اور اس کا سر کھا رہا تھا

مناہل پیپر دے کر کلاس سے باہر نکلی تو نظر سامنے بیچ پر بیٹھی دعا پر پڑی وہ بھی اسے دیکھ چکی تھی دعا فوراً اٹھ کر اس کے پاس آئی مناہل آہستہ سے اپنا ہاتھ دبا رہی تھی جو پیٹی میں قید تھا زخم گہرا ہونے کی وجہ سے اسے پیپر کرنے میں زیادہ وقت لگ رہا تھا

"درد ہو رہا ہے؟" دعا نے پوچھا

"ہاں"

"ریسٹ بھی تو نہیں کر رہی تم اس وجہ سے زخم ٹھیک نہیں ہو رہا"

"پیپر تو اب نہیں چھوڑ سکتی نا" اس نے بیگ کندھے پر ڈالا

"فاطمہ کے نوٹس لیے"

"ہاں"

"لاؤ دو" وہ دونوں کینیٹین کی جانب بڑھ گئی دعا نے نوٹس نکال کر اسے پکڑائے

"تم بیٹھو میں یہ کاپی کروا کر لاتی ہوں" مناہل یونی کی بک شاپ کی جانب بڑھ گئی جو کینیٹین

کے ساتھ ہی تھی

"انکل یہ کاپی کر دیں"

"بیٹا یہ مشین خراب ہو گئی ہے آپ دوسری شاپ پر چلی جاؤ"

"دوسری تو بزنس ڈیپارٹمنٹ میں ہے" وہ نوٹس لے کر دعا کے پاس آئی

"یہاں مشین خراب ہے دوسری شاپ پر چلتے ہیں"

"اب اتنا چل کر ہم دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں جائیں" اس نے سر ٹیبل پر گرا دیا

"دعا بیہا جیسی حرکتیں نا کرو اٹھو مجھے ہر حال میں کاپی کروانے ہیں یہ"

"اچھا چل رہی ہوں"

شاپ کے سامنے آتے ہی دونوں نے حیرت سے سامنے دیکھا فوٹو کاپی مشین پر جیسے حملہ ہو گیا

تھا سٹوڈنٹس کا سیلاب آیا ہوا تھا وہاں

"یہاں کیا ہو گیا ہے"

"یہ ہیں یونی کے ٹوپرز پورا سال پڑھنا نہیں آخر میں نوٹس کاپی کروانے پہنچ جاتے ہیں" دعا

ہنستے ہوئے بولی

"محترمہ اپنے بارے میں کیا خیال ہے"

"ہمارے تو گم ہوئے ہیں"

"تم یہی کھڑی رہو میں آتی ہوں اللہ میری مدد کرنا"

"اپنے ہاتھ کا خیال رکھنا" دعا پیچھے سے بولی منابل کو عجیب گھبراہٹ ہونے لگی چاروں طرف

لڑکے ہی لڑکے تھے کبھی کسی کا ہاتھ اسے لگتا تو وہ سمٹ جاتی کبھی کندھا۔۔۔۔۔ لائن تو برائے

نام ہی بنا رکھی تھی ورنہ سارے ایک دوسرے کے اوپر چھڑے ہوئے تھے کہی سے نہیں لگ رہا تھا یہ پڑھ لکھ رہے ہیں

وہ تینوں کیفے میں داخل ہوئے دعا معیز کا نام سنتے ہی پلٹی

"فضول گوئی سے پرہیز کیا کر آیان" وہ کرسی کھینچ کر بیٹھا آیان اس کے ساتھ جبکہ ایشا اس کے سامنے بیٹھی معیز کی نظر دعا پر پڑی وہ دعا کے ارد گرد دیکھنے لگا جیسے کسی کو ڈھونڈ رہا ہو اس کی نظروں میں بے چینی تھی تبھی دعا نے ہاتھ سے کسی کو اشارہ کیا معیز نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور وہ جسے ڈھونڈ رہا تھا وہ مل گئی

"معیز کیسے ہو رہے ہیں پیپرز" ایشا نے پوچھا

"معیز"

"ہاں"

"کہاں گم ہو"

"کہی نہیں کیا کہہ رہی تھی تم"

"کچھ نہیں" وہ منہ بنا کر موبائل میں لگ گئی معیز کی نظریں دوبارہ مناہل پر الجھ گئی وہ اس کا کنفیوز اور ڈراڈرا چہرہ دیکھ کر کھڑا ہوا

"کہاں جا رہا ہے"

"آتا ہوں" وہ بک شاپ کی جانب بڑھ گیا اور مناہل کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا ایشا نے پلٹ کر

معیز کو دیکھا وہ اس طرح سے مناہل کے پیچھے کھڑا تھا کہ اب کسی کا کندھا مناہل سے نہیں لگ

رہا تھا کسی احساس کے تہمت وہ پلٹی اور معیز کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ کر اس کا سانس اٹک گیا پھر اس
 نے فوراً اپنا پیٹی والا ہاتھ ڈوٹے میں چھپایا
 "کیسی ہو" اس نے مسکرا کر پوچھا
 "ٹھیک آپ کیسے ہیں"
 "میں بھی ٹھیک لاؤ مجھے دو نوٹس میں کاپی کروا دیتا ہوں"
 "نہیں تھینک یو میں کروالوں گی"
 "شام ہو جائے گی لیکن کوئی جگہ نہیں دے گا اس لیے مجھے دو میں کروا دیتا ہوں" مناہل نے
 نوٹس لئے ہاتھ سے اسے پکڑائے سیدھا ہاتھ اس نے چھپا رکھا تھا
 "جا کر بیٹھو میں دیتا ہوں" مناہل دعا کے پاس آگئی ایشا غصے سے کھڑی ہوئی
 "بیٹھ جاؤ ایشا جلنے بھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے" آیان مزے سے بولا
 "معیز اس لڑکی کی وجہ سے اٹھ کر گیا ہے، ہے کیا یہ لڑکی" وہ چیخی
 "تو تم کیا ہو معیز کی جو ایسے چیخ رہی ہو" آیان کو غصہ آنے لگا
 "معیز میرا ہے سمجھے تم"
 "معیز کوئی چیز نہیں ہے جو تم میرا تیرا کر رہی ہو"
 "تمہیں تو میں دیکھ لوں گی اور اس مناہل کو بھی میں نہیں چھوڑوں گی" وہ غصے سے بیگ اٹھا کر
 چلی گئی

"کیا کرے گی اب یہ" آیان نے سر جھٹکا اور سامنے کھڑی دعا کو دیکھا جو مناہل کو گھور رہی تھی

دعا غصے سے مناہل کو دیکھ رہی تھی جو سر جھکائے کھڑی تھی
 "یہ لیں" معیز نے نوٹس مناہل کے سامنے کیے مناہل سے پہلے دعا نے وہ اس کے ہاتھ سے
 جھپٹے

"تھینک یو" مناہل نے شکر یہ ادا کیا

"کوئی بات نہیں"

"چلیں اب" دعا دانت پیستے ہوئے بولی مناہل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا دعا اس کا ہاتھ پکڑ کر
 پلٹ گی کینیٹین سے باہر نکلتے ہوئے مناہل نے گردن موڑ کر معیز کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا
 تھا

"آہم آہم توجی جناب کہاں گئے تھے آپ"

"کہی نہیں یہی تھا ایشا کہاں گی"

"چلی گی ہے"

"کہاں"

"پتا نہیں چھوڑا سے آجا کچھ کھاتے ہیں" اس نے معیز کے کندھے پر ہاتھ رکھا
 "مناہل سچ سچ مجھے بتاؤ یہ چوٹ تمہیں کیسے لگی ہے" پورے راستے وہ خاموش رہی تھی اور اب

کمرے میں آتے ہی وہ مناہل پر برس پڑی

"بتایا تو تھا تمہیں"

"سچ بتاؤ"

"سچ ہی بتایا تھا شیشہ لگ گیا تھا"

"تم نے مجھے کہا تھا تم گرنے لگی تھی سہارے کے لیے تم نے دیوار پر ہاتھ رکھا وہاں شیشہ تھا

اب مجھے بتاؤ تم گرنے لگی تھی یا معیز" مناہل نے جھٹکے سے سر اٹھایا

"تمہارے چہرے کا اڑارنگ دیکھ کر سب پتا چل گیا ہے جس طرح تم اپنا ہاتھ چھپا رہی تھی میں

تبھی سمجھ گئی تھی" دعا غصے سے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی مناہل کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی

"مناہل تم نے اس کے لیے اپنے آپ کو زخمی کر لیا تم اتنی مشکل سے پیپر کرتی ہو کیا ہوتا جا رہا

ہے تمہیں مناہل" اس نے سر اٹھا کر مناہل کو دیکھا وہ چل کر دعا کے پاس آئی اور نیچے اس کے

قدموں میں بیٹھ کر اس کے ہاتھ تھامے

"دعا میں نہیں جانتی مجھے کیا ہو رہا ہے لیکن دعا میں معیز کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی اگر میں

ہاتھ نارکھتی تو معیز کا ہاتھ زخمی ہو جاتا دعا میں معیز سے۔۔۔"

"معیز سے کیا؟؟؟" دعا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

"مجھے معیز سے محبت ہو گئی ہے" اس نے روتے ہوئے دعا کے ہاتھوں میں سر جھکا دیا۔۔۔۔۔

تم میری روح کی آواز ہو

تم بہت خاص ہو

جستجو میں تھی تیری تمنا کب سے

اک خوشبو میں لپٹا راز ہو

تم بہت خاص ہو

تیری ہر بات پر دل دھڑک جاتا ہے
 تم میری ذات کا آغاز ہو
 تمہارے لفظ میری سوچ میں سمائے ہیں
 تم روح کا دلفریب ساز ہو
 تم بہت خاص ہو

سورج پورے آب و تاب سے چمک رہا تھا وہ شیشے کے سامنے کھڑی خود پر آخری نظر ڈال رہی
 تھی ڈوپٹہ سر پر صحیح سے لینے کے بعد وہ پلٹی دعائیگ اٹھا رہی تھی
 "مناہل ٹریٹ کب دے رہی ہو"
 "کس چیز کی ٹریٹ" صبا بیگم مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی
 "خالہ زلٹ آئے تین دن ہو گئے ہیں آپ کی بیٹی ڈاکٹر بن گئی ہے ٹریٹ تو بنتی ہے نا"
 "ابھی ہماری ہاؤس جاب رہتی ہے دعا" مناہل نے موبائل کلچ میں ڈالتے ہوئے کہا
 "پھر بھی خالہ ٹریٹ تو بنتی ہے نا"
 "میں تو تم دونوں سے ٹریٹ لوں گی کیونکہ میری تو دونوں بچیاں کامیاب ہوئی ہیں" دعا کا
 حیرت سے منہ کھل گیا جبکہ مناہل نے قہقہہ لگایا
 "اچھا اب کیوں یونیورسٹی جا رہی ہو"

"ماما آج نیا سمسٹر شروع ہوا ہے نیو سٹوڈنٹس آئیں گے تو ہم نے انہیں گائیڈ اور ویلیم کرنا ہے"

"خالہ سمجھ جائیں اب کیسے ویلیم کرنا ہے" دعا آنکھ مار کر بولی مناہل نے اس کے کندھے پر تھپڑ

لگایا

"دعا ہم نے کچھ الٹا نہیں کرنا"

"تم نا کرنا میں تو کروں گی" وہ بولتی کمرے سے باہر نکل گئی

"تمہیں تو میں دیکھ لوں گی" مناہل نے سیدھا ہاتھ اٹھا کر ڈوپٹہ سر پر ٹھیک کیا، تھیلی پر زخم کا نشان واضح ہو رہا تھا اور کلائی پر سلور گھڑی کے ساتھ اس نے اپنے نام کی بریسلٹ پہنی ہوئی تھی جو کہ ابھی اسے تحفے میں دی تھی

"اللہ حافظ ماما اپنا خیال رکھنا ہم جلدی آجائیں گے" گلے مل کر وہ باہر نکل گئی

یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس کا سیلاب آیا ہوا تھا ہر طرف ہجوم تھا کوئی بہت مغرور نظر آ رہا تھا تو کوئی ڈراڈر اپنی کلاس تلاش کر رہا تھا سب سینئرز اپنا بدلہ لے رہے تھے سمجھ تو آپ گئے ہوں گے جی ہاں ریٹنگ کی رسم ارے بھی وہ کیسے بخش سکتے ہیں

وہ چارواک ساتھ چلتے گراؤنڈ میں آگئے صبح کی نصبت موسم اب کافی بہتر تھا بادلوں نے سورج کو اپنے پیچھے چھپا دیا ہلکی ہلکی ہوا موسم کو خوشگوار بنا رہی تھی

"معیز تیرے بیگ میں فائل رکھی تھی میں نے" عمر بولا

"یہ لے" معیز نے بیگ اس کی طرف بڑھادیا اور اپنے کف موڑنے لگا

"یہ کیا" عمر نے پیکٹ نکال کر اوپر کیا وہ پلٹا ایشا اور آیان نے بھی عمر کے ہاتھ کی طرف دیکھا وہ سب رک گئے

"کمینے جو لینا ہے وہ لے" معیز نے جھٹکے سے پائل کا پیکٹ جھپٹا

"یہ کس کے لیے ہے" عمر آنکھوں میں شرارت لیے پوچھ رہا تھا ایشا نے مسکراہٹ دبائی
"کسی کے لیے نہیں ہے" معیز نے الجھن سے رخ موڑا

"چل پھر ہم تجھے ڈیر دیتے ہیں" عمر نے آیان کے کندھے پر ہاتھ رکھا
"ہاں" آیان نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی

"دماغ نہ کھاؤ" وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا

"ڈر گیا بچہ جامعیز تو اتنا ڈر پوک ہے" معیز رک کر ان کی جانب پلٹا
"کرو بکو اس کیا کرنا ہے"

"رہنے دو معیز یہ تو فضول ہی بولتے ہیں" ایشا سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا بولیں گے
"نہیں اب تو میں کروں گا تک بھی دو اب"

"یہ ہوئی نابات جا یہ پائل کسی لڑکی کو پہنا جا کے"
"کیا"

"دیکھ ہم نے اتنی چھوٹ دے دی ہے کہ تجھے اپنی پسند سے لڑکی ڈھونڈنی ہے"
"کیوں مجھے تھپڑ پر وانا ہے" وہ معصوم چہرہ بنا کر بولا

"تجھے کوئی نہیں مارے گا جا میرے شیر گھبرا نہیں ہم تیرے ساتھ ہیں" معیز نے پیکٹ کھول کر اس میں سے ایک پائل نکالی ایشا اسی کو دیکھ رہی تھی بیگ آیان کی طرف پھیک کر وہ آگے بڑھا وہ تینوں بھی اس کے پیچھے تھے معیز نے چاروں طرف نظر گھمائی اس کی نظر برآمدے میں کھڑی لڑکی کی جانب گئی لڑکی کی پشت معیز کی جانب تھی وہ آگے بڑھا اور آہستہ سے بیٹھا اور اس کے پاؤں کو دیکھا ایک لمحے کو لگا یہ پائل اسی پاؤں کے لیے بنی ہے اس نے آہستہ سے پائل اس کے پاؤں میں پہنادی پاؤں پر کسی کالمس محسوس کر کے مناہل ڈر کر پیچھے ہٹی معیز گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا سر جھکا ہوا تھا

"معیز اب تو گیا" وہ آنکھیں زور سے بند کیے کھڑا ہوا چند منٹ تک کوئی رد عمل نہیں ہوا تو اس نے آنکھیں کھولیں مناہل کا چہرہ دیکھ کر اس نے سر پر ہاتھ مارا

"شٹ"

"یہ کیا حرکت تھی مسٹر معیز" دعا غصے سے آگے آئی

"یہ بس ایک مزاق تھا آئی ایم سوری"

"مس یہ ڈیئر تھا سوری اگر آپ کو برا لگا ہے صبح سے جو نیرز کو گانڈ کر کے ہم نے کہا چلو ہم بھی کوئی کارنامہ کر ہی لیں" عمر نے معاملہ ٹھنڈا کرنا چاہا معیز نے مناہل کو دیکھا وہ اسی کو گھور رہی تھی پھر دعا کی طرف پلٹی

"ایٹس اوکے چلو دعا" اس نے دعا کا ہاتھ پکڑا

ایشا جل بھن کر کوئلہ ہو رہی تھی

"یہ ہی کیوں کوئی اور بھی تو ہو سکتی تھی تمہیں تو میں چھوڑو گی نہیں دیکھ لینا" وہ دل میں مناہل کو کوستی پاؤں پٹخ کر چلی گی

آیان اور عمر معیز کے ساتھ کھڑے تھے

"سوری" مناہل نے سر اٹھایا اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جس کو دیکھ کر معیز کو لگا کسی نے اس کا دل مٹھی میں جھکڑ لیا ہے اسکو اپنے آپ پر غصہ آنے لگا اس نے معافی مانگنی چاہی لیکن مناہل دعا کا ہاتھ پکڑ کر پلٹ گی معیز کی نظر اس کے پاؤں پر پڑی پائل مناہل کے پاؤں میں بہت سچر ہی تھی اس نے جیب سے دوسری پائل نکال کر دیکھی پھر اسے پیکٹ میں پیک کر کے دوبارہ جیب میں ڈال لیا

وہ تیز تیز چلتی یونیورسٹی سے باہر نکلی اور دائیں جانب بنی لمبی سڑک پر چلنے لگی ناچاہتے ہوئے بھی آنسو آنکھوں سے نکل پڑے

"مناہل سنو" دعا بمشکل اس سے قدم ملا پار ہی تھی

"مناہل" وہ رک گی

"مناہل تم نے مجھے کیوں روکا دو چار سنانے تو دیتی سمجھتا کیا ہے معیز احمد اپنے آپ کو "مناہل نے آنسو صاف کیے

"اس کو تو میں بتا کر آتی ہوں میری دوست کی آنکھوں میں آنسو لے کر آیا ہے" وہ لڑنے

کے لیے مڑی مناہل نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑا

"جانے دو دعا"

"ایسے کیسے جانے دوں"

"گھر چلو"

"پیدل نہیں جاؤں گی میں" دعا منہ بنا کر بولی تو مناہل ہنسی

"نہیں جائیں گے پیدل رکشہ روکو"

"مناہل میری جان ایسے ہی ہنستی رہا کرو تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی میں"

"اچھا اب نہیں روگی اب چلیں گھر"

"چلو" وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گئی

شام کے سائے لہرانے لگے درخت کے پتے ہلکے ہلکے ہو اسے جھوم رہے تھے کینے میں حل

چل مچی ہوئی تھی چہرے پر بلا کی سنجیدگی لیے اس کی نظریں کافی سے نکلتے دھوئے پر تھی

"معیز"

"ہوں"

"تجھے کیا ہوا ہے دو دن سے دیکھ رہا ہوں تو بدلہ بدلہ لگ رہا ہے"

"وہم ہے تیرا" اس نے کافی کا گھونٹ لیا

"وہم نہیں ہے چل بتا کیا بات ہے"

"کوئی بات نہیں ہے یار"

"انکل آئے تھے کیا کوئی بات ہوئی ہے آنٹی اور سنان کو بلا لے کچھ دنوں کے لیے گھر"

"آگے تھی ماما کوئی بات نہیں ہے ایسی"

"چل تو کہتا ہے تو مان لیتا ہوں یہ بتا کل آرہا ہے"

"کہاں"

"فیروزیل ہے کل"

"میں نہیں آرہا" اس نے بے نیازی سے سر جھٹکا آنکھوں کے سامنے ایک سایہ لہرایا تو وہ فوراً

سیدھا ہوا

"ماما بتا کل کا"

"چھ"

"تو ملتے ہیں کل چھ بجے" وہ گاڑی کی چابی اٹھا کر کھڑا ہو گیا

"کہاں چلے"

"جناب وہ جو ایک عدد آفس ہے وہ مجھے ہی دیکھنا ہے ابھی نیا نیا کام ہے تو محنت بھی زیادہ درکار

ہے اللہ حافظ" وہ گاڑی میں جا کر بیٹھا تبھی موبائل بج اٹھا

"ایشا کالنگ" اس نے دیکھ کر موبائل سائڈ پر رکھ دیا اور گاڑی زن سے آگے بڑھادی

میری دعاؤں میں تم شامل ہو ایسے

جیسے پھولوں میں خوشبو

چاند میں چاندنی

سیپ میں موتی

سمند میں گہرائی

اور دل میں دھڑکن

کمرے میں نائٹ بلب کی مدہم روشنی پھیلی ہوئی تھی وہ قبلہ رخ کیے جائے نماز پر بیٹھی دعا کے لیے پھیلائے گئے ہاتھوں کو غور سے دیکھ رہی تھی سیدھے ہاتھ پر کٹ کا نشان واضح تھا اس نے چند سورتیں پڑھ کر دعا ختم کی جو وہ چاہتی تھی وہ چاہ کر بھی مانگ نہیں پا رہی تھی نا جانے کیسا ڈر تھا کیسا خوف تھا اس نے آہستہ سے پاؤں تھوڑا سا آگے کیا اور ٹراؤزر ٹخنوں سے ہٹایا سلور پائل اس کے پاؤں میں چمک رہی تھی اس نے آہستہ سے اس پر ہاتھ پھیرا آنکھیں نم ہو گئی دیکھتے ہی دیکھتے آنسوؤں میں تیزی آگئی محبت کی جڑیں بہت مضبوط ہو چکی تھی وہ اس مرض میں مبتلا ہو چکی تھی جس میں سے نکلنا بہت مشکل تھا اس نے آہستہ سے اپنے ہاتھ پھیلائے

"میری محبت سے تو واقف ہے میرے رب میں معیز سے محبت کرتی ہوں لیکن اسکی محبت میرے دل میں ڈالنے والا بھی تو ہے۔۔۔ میرے دل کا کل مختار بھی تو ہی ہے میں نہیں جانتی یہ محبت ہے یا آزمائش پر میرے اللہ تو علیم ہے تو جانتا ہے۔۔۔ آزمائش ہے تو مجھے سرخرو کر۔۔۔ اگر محبت ہے اور اس پہ تو راضی ہے تو منزل آسان کر دے۔۔۔ لیکن بس مجھے اپنی رضا پہ راضی کر دے مجھے اپنی رضا سے نواز دے میرے اللہ۔۔۔" روتے روتے وہ سجدے میں چلی گئی

محبت گناہ نہیں ہے۔۔۔۔ نہیں ہے محبت گناہ۔۔۔ لیکن محبت اتسار لگانے کا نام بھی نہیں ہے یہ ایک جذبہ ہے پاک جذبہ۔۔۔۔ جس کی کچھ حدود ہیں جنکوں ہمیں نہیں توڑنا۔۔۔ انسان کے پاس ہمیشہ دو راستے ہوتے ہیں اچھائی اور برائی کا راستہ۔۔۔، یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم کس راستے کو چنتے ہیں میری بس ایک بات یاد رکھیے گا ہمیں اس پاک ذات سے رابطہ مضبوط کرنا ہے جس نے ہمیں بنایا ہے جو ہمیں سب سے زیادہ چاہتا ہے جیسے کہ میں نے کہا محبت کی کچھ حدود ہیں پہلی حد یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر ایمان لانا ہے ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں چاہنا محبت کا سب سے پہلا درجہ اطاعت ہے اللہ کے فیصلے پر سر جھکانا ہے ہمیں یہی کہنا ہے کہ اللہ جو تیری رضا وہی میری رضا بس پھر دیکھیں ہر رکاوٹ ہر مشکل وہ اپنی رحمت سے دور کرتا جائے گا لیکن یقین پختہ ہونا چاہیے یہ نہیں کہ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھا جا رہا ہو آیا کچھ ہو بھی رہا ہے یا نہیں اللہ سب کی سنتا ہے وہ سب جانتا ہے وہ خود قرآن میں فرما رہا ہے

"اے محبوب جب تم سے میرے بندے میرا پوچھیں تو کہہ دینا میں نزدیک ہوں، دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب وہ مجھے پکارتا ہے"

آج موسم میں خنکی تھی وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی مہرون اور سکن رنگ کا سوٹ اس پر بہت نچ رہا تھا دعا پیچھے بیڈ پر بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی

اچانک اس کی نظر اس کے پاؤں پر پڑی پائل کی ہلکی سی جھلک نظر آرہی تھی اس کی آنکھیں نم ہو گئیں اس نے فوراً گمبائس لے کر آنسوؤں ضبط کیے۔۔۔، مناہل کی چہرے کی رونق اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر دعا دل میں اس کی خوشیوں کی دعا مانگ رہی تھی

"اللہ میری پیاری مناہل کے چہرے سے مسکراہٹ کبھی ناہٹانا پلیز اللہ میں اس کی خوشی کے لیے کچھ بھی کروں گی کچھ بھی"

"ماشاء اللہ میری بیٹی تو آج بہت پیاری لگ رہی ہے" صبا بیگم کمرے میں آکر بولی پھر اس کے سر پر پیار کیا وہ مسکرا دی

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ نظر نا لگے"

"خالہ میں کیسی لگ رہی ہوں" دعا فوراً ان کے سامنے آکر گھومی

"میری یہ بیٹی بھی بہت پیاری لگ رہی ہے دونوں اپنا بہت خیال رکھنا اور جلدی سے جاؤں

مریم کو بولا تھا ڈرائیور کا اس نے اپنی گاڑی بھیجی ہے"

"جی بس تیار ہیں ہم" مناہل نے آگے بڑھ کر بیڈ سے ڈوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالا صبا بیگم چلی

گئیں تو دعا مناہل کی طرف پلٹی وہ اپنی چادر لے رہی تھی

"مناہل"

"ہوں" وہ دعا کی طرف مڑی

"تم نے کبھی منت مانگی ہے" مناہل چونکی
 "نہیں کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی کیوں پوچھ رہی ہو؟"
 "نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی فاطمہ کہہ رہی تھی وہ جو بھی منت مانگتی ہے وہ پوری ہوتی ہے"
 "اپنی بات منوانے کا سب سے بڑا حل دعا ہے سچے دل سے مانگی گی دعا اللہ ضرور سنتا ہے"
 "ہمممم"
 "اب چلیں"

"معیز"

"جی ماما" وہ موبائل جیب میں ڈال کر پلٹا

"بیٹا اپنا خیال رکھنا اور جلدی آجانا"

"جی جلدی آ جاؤ گا"

"بیٹا" وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھیں

"کوئی بات ہے ماما"

"وہ"

"کیا ہوا"

"مناہل --- "معیز سلمہ بیگم کے منہ سے مناہل کا نام سن کر چونکا

"آپ کو مناہل کا کیسے پتا ہے؟"

"اس دن فنکشن میں دیکھا تھا تو آیان سے پوچھا تھا بیٹا مناہل مجھے بہت اچھی لگی ہے کسی دن

اسے ملاؤ مجھ سے"

"ماما وہ میرے ڈپارٹمنٹ کی نہیں ہے"

"تو کیا ہوا تمہاری یونیورسٹی میں تو ہے نا"

"ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے اللہ حافظ اپنا خیال رکھیے

گا" وہ انہیں گلے مل کر باہر نکل گیا گاڑی میں بیٹھ کر اس کا دماغ کالی آنکھوں میں اٹک گیا ہوش

تو تب آیا جب فون کی آواز کانوں تک پہنچی اس نے سر جھٹک کر موبائل دیکھا ایشا کی کال تھی

اس نے کال کٹ کر کے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔۔ دوسری طرف حال میں موجود ایشا کا غصہ

سوانیزے پر پہنچ گیا تین دن سے معیر اس سے صحیح سے بات نہیں کر رہا تھا

"معیر احمد تمہاری اتنی ہمت تم نے میری کال کاٹی تمہارا دل جہاں لگ رہا ہے نا میں ایسا کبھی

نہیں ہونے دوں گی میں ہر قیمت پر تمہیں حاصل کر کے رہوں گی اتنا آگے آکر میں ہار نہیں

سکتی"

"ہائے ایشا" نعمان کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے نکلی

"ہائے" فوراً اس کے خرافاتی دماغ میں منصوبہ بنا

"نعمان تم میری مدد کرو گے"

"مدد وہ بھی میں تمہارا وہ ہیر و کہاں ہے"

"بتاؤ کرو گے جتنا کہو گے اتنی قیمت ملے گی"

وہ دونوں پارکنگ ایریا سے ہوتی ہوٹل کی طرف جا رہی تھی جب گاڑی کا دروازہ بند کر کے معیز سیدھا ہوا اس کی نظر دعا پر پڑی مناہل نے چادر لے رکھی تھی جس کے باعث وہ اسے نہیں دیکھ سکا وہ گاڑی بند کر کے ان کے پیچھے آنے لگا

"معیز" ہوٹل کی اینٹریس پر کھڑے آیان نے آواز دی مناہل رک گی دل کی دھڑکن بڑھ گئی معیز اس کے ساتھ سے ہوتا آگے بڑھ گیا اس نے بلیک جینز پر بلیو شرٹ پہن رکھی تھی مناہل کی نظریں اس کی پشت پر ہی تھی وہ آیان سے مل رہا تھا دعا نے مناہل کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ساتھ سے ہوتی مطلوبہ حال کی جانب بڑھ گئی حال روشنی میں نہایا ہوا تھا گولڈن اور بلیک تھیم نے ماحول کو چار چاند لگا دیے تھے ہر طرف لڑکے لڑکیوں کا گروپ نظر آ رہا تھا مناہل نے ایک نظر پورے حال پر ڈالی پھر سر جھٹک کر بیٹھ گئی لمبے کالے بال اس نے طریقے سے سیٹ کر کے ہالف کیچر لگا رکھا تھا اس نے ٹانگ پر ٹانگ رکھی تو نظر پاؤں پر پہنی پائل پر گی لبوں کو بہت ہی پیاری مسکراہٹ نے چھو اور سے کوئی اور بھی پائل کو دیکھ کر چونکا مناہل کی آنکھوں کو دیکھتے ہی وہ سب جان گیا محبت پہچان لی جاتی ہے جان لی جاتی ہے۔۔۔۔

"آہم آہم اکیلے اکیلے جو مسکرایا جا رہا ہے کوئی نا کوئی کمینہ پن ضرور ہے جو چھپایا جا رہا ہے" دعا ایک آنکھ دبا کر بولی مناہل نے اس کے کندھے پر تھپڑ لگایا

تبھی نظر تھوڑے فاصلے پر کھڑے معیز پر پڑی وہ آیان کے ساتھ کھڑا تھا چانک اس کی نظر بھی
 مناہل کی طرف اٹھی دل نے ایک سرگوشی سی کی جس کو اس نے نظر انداز کیا اور ہلکا سا مسکرایا
 پھر آیان کو کچھ بول کر اسی کی طرف آنے لگا مناہل ہر بڑا کر سیدھی ہوئی اور ادھر ادھر دیکھنے
 لگی دوسری جانب ایشا جو مناہل سے پیچھے کھڑی تھی معیز کو اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ بھی آگے
 بڑھی لیکن جب معیز مناہل کے ٹیبل کے پاس رکا تو اس نے اپنے قدم روک دیے مناہل فوراً
 کھڑی ہوئی دعا بھی ساتھ ہی کھڑی ہو گئی

"اسلام علیکم" معیز نے سلام کیا

"وعلیکم اسلام"

"کیسی ہیں آپ؟"

"ٹھیک ہیں" جواب دعا کی جانب سے آیا

"میں ایک بار پھر اس دن کے کیسے پر معافی چاہتا ہوں سوری مناہل"

"معیز کے لبوں سے اپنا نام سن کر مناہل کو اپنے نام سے پیارا اور کوئی نام نہیں لگا"

"کوئی بات نہیں"

"آئی ہو آپ غصہ نہیں ہیں"

"نہیں"

"پکانا" وہ مسکرائی

"پکا"

"تھینک یو سو مچ چلیں اب میں چلتا ہوں امید ہے آج کی شام اچھی گزرے گی" وہ مسکرا کر کہتا پلٹ گیا

"بلکل معیز آج کی شام شاندار ہوگی" ایشادانت پیستی موبائل پر نمبر ملاتی فون کان سے لگا کر مڑ گئی

"چلو کام شروع کرو"

کھانے کا دور چلا تو سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے ہلکی ہلکی موسیقی ماحول کو پر پر لطف بنا رہی تھی دعا باتوں میں مصروف تھی جبکہ مناہل پلیٹ میں چھج ہلاتے ہوئے اپنی سوچوں میں گم تھی

"مناہل" کرن نے آکر اسے بلایا تو وہ چونکی

"جی"

"آپ کو میم سحرش بلارہی ہیں"

"اچھا" وہ ڈوپٹہ ٹھیک کر کے اٹھی اور آگے جانے لگی جہاں سارا اسٹاف بیٹھا تھا

"مناہل میم باہر ہیں"

"باہر لیکن باہر کیوں ہیں"

"پتا نہیں تم دیکھ لو" کرن بول کر پلٹ گئی اور کسی کو اوکے کا سائن دے کر معیز کی جانب بڑھ

گی وہ کوک کا گلاس تھامے باتیں کر رہا تھا معیز احمد پوری محفل پر چھایا ہوا تھا

"ہیلو ایوری ون" کرن کے ساتھ اس کی دوستوں کا گروپ بھی وہاں آگیا

"ہائے" عمر نے جواب دیا جبکہ معیز نے آیان کی جانب رخ کر لیا
 "کرن ایشا نظر نہیں آرہی کہاں ہے" عمر نے پوچھا
 "مجھے تو نہیں پتا" اس نے کندھے اچکائے ساتھ ہی اس کے ساتھ کھڑی لڑکی نے معیز کو بلایا
 "میرے خیال سے معیز کے دل توڑنے کی وجہ سے وہ آپسیٹ ہے" معیز نے سوالیہ نظروں
 سے اسے دیکھا

"excuse me "

"تم نے نی گرل فرینڈ بنالی ہے اسے دکھ تو ہوگا" معیز غصے سے کھڑا ہوا
 "تم اتنا بھڑک کیوں رہے ہو کیا تم ریلیشن میں نہیں ہو" کرن بولی
 "کرن مجھے یہ باتیں بالکل پسند نہیں ہیں اور جہاں تک بات ایشا کی ہے میرا اس سے بھی کوئی
 تعلق نہیں ہے اور دوسری بات مجھے ایسے فضول چونچلوں میں مت گھسیٹو"
 "تو کیا ایسا نہیں ہے تمہارا اور مناہل کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے"
 "واٹ میں اور مناہل" اس کو شدید جھٹکا لگا
 "ہاں مناہل تو سب کو یہی کہہ رہی ہے ایشا نے مجھے بتایا ہے وہ تو بچاری بہت دکھی ہے"
 "ایسا ہو ہی نہیں سکتا مناہل ایسا۔۔" فون کی آواز پر اس کا جملہ ادھورا رہ گیا
 "ہیلو معیز مجھے بچاؤ پلیزز معیز"
 "ایشا"
 "معیز زرز"

"تم تم کہاں ہو" حال میں شور کی وجہ سے وہ باہر کی طرف بھاگا آیا اور عمر بھی اس کا گھبراہٹ
چہرہ دیکھ کر اس کے پیچھے بھاگے

"میں ہوٹل کے کمرے آہمہ" شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی اور فون کٹ گیا
"ایشا" معیز نے پریشانی سے فون کو دیکھا پھر دوبارہ اسے کال کی لیکن فون بند جا رہا تھا
"کیا ہوا ہے معیز"

"ایشا ہوٹل کے کمرے میں ہے وہ رو رہی تھی" وہ فوراً کمروں کی جانب بھاگا کوریڈور میں آتے
ہی اسے دور کھڑی مناہل نظر آئی وہ پریشان سی وہاں کھڑی ارد گرد دیکھ رہی تھی معیز کے قدم
رکھے اس نے نفرت بھری نگاہوں سے مناہل کو دیکھا دوسری طرف مناہل میم کو ڈھونڈنے
باہر نکلی تو ایک لڑکی نے اسے یہاں بھیج دیا وہ مڑنے ہی لگی تھی کہ اچانک سامنے والے کمرے
سے آواز آئی

"یہ تو ایشا کی آواز ہے" اس نے دروازہ کھولا معیز تک آواز تو نہیں پہنچی تھی لیکن وہ بھی اس
جانب آگیا

ایشا کا دوپٹہ ایک جانب گرا ہوا تھا کمرے کی ہر شے تہس نہس تھی اس کے بال خراب تھے
گال پر خراش کا نشان تھا جس میں سے خون رس رہا تھا وہ دیوار کے کونے سے لگی سہمی ہوئی
کھڑی تھی

"ایشا" مناہل نے اس کی جانب قدم بڑھائے

"تمہارے کہنے پر اسے لے آیا ہوں آگے بتاؤ کیا کرنا ہے" ایک آوارہ نشے میں دھت لڑکا
 مناہل کو دیکھتے ہی بولا مناہل کے تو سر پر بنی اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ایشا بھاگ کر پیچھے کھڑے
 معیز کے سینے سے لگ گئی عمر اور آیان بھی ساتھ کھڑے تھے عمر آگے بڑھ کر اس لڑکے کو
 مارنے لگا مناہل نے جھک کر ایشا کا ڈوپٹہ اٹھا کر اس کے کندھوں پر پھیلا ناچا ہا لیکن اس سے پہلے
 ہی معیز نے جھٹکے سے ڈوپٹہ اس کے ہاتھ سے جھپٹ کر ایشا کے کندھوں کے گرد پھیلا یا مناہل
 نے ایشا کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"ایشا تم میرے ساتھ آؤ میں"

"نہیں مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا مناہل میں نے تمہارا کیا بیگارا تھا جو تم نے میرے ساتھ ایسا
 کیا" وہ چیخی

"میں" مناہل حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"مجھے مت مارو یہ میں نے اس کے کہنے پر کیا ہے" اس لڑکے نے عمر کو دھکادے کر اونچی آواز
 میں کہا اور مناہل کی طرف اشارہ کیا

"نہیں یہ۔۔۔۔ یہ جھوٹ ہے" مناہل کو سمجھ نہیں آرہی تھی یہ کیا ہو رہا ہے

"اے جھوٹ کیوں بول رہی ابھی اسی کمرے میں تو نے بات کی تھی"

"نہیں" آنکھیں نم ہو گئی اس کا وجود کانپنے لگا

"جھوٹ نہیں ہے یہ دیکھو تمہاری بریسلٹ یہی گری ہوئی تھی" ایشا نے بریسلٹ اس کے

سامنے لہرائی معیز نے بھی بریسلٹ دیکھی وہ مناہل کی ہی تھی وہ اس کے ہاتھ پر دیکھ چکا تھا

"یہ تو" مناہل کی آنکھیں حیرت سے پھیلی اس نے اپنی کلائی دیکھی وہاں بریسٹ نہیں تھی
"یہ کیسے۔۔۔" اسے حیرت ہوئی

"میں نے کچھ نہیں کیا" معیز آگے بڑھ کر لڑکے کو مارنے لگا مناہل نے ڈر کر آنکھیں بھینجی
معیز کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا آیان نے اسے پیچھے کیا

"عمر اسے پولیس کے حوالے کر" عمر گارڈ کے ساتھ لڑکے کو باہر لے گیا معیز مناہل کی جانب
پلٹا وہ نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی آیان نے معیز کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا لیکن اس نے
آیان کا ہاتھ جھٹک دیا

"مناہل" آواز پر مناہل نے دروازے کی جانب دیکھا دکھڑی تھی
"کیوں کیا تم نے ایسا" معیز کی گرج دار آواز سن کر مناہل کا دل جیسے رک سا گیا
"یہ جھوٹ"

"شٹ اپ" اس کی دھار پر وہ کانپ گئی

"معصوم چہرے کے پیچھے اتنی گری ہوئی لڑکی ہوگی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا" اس کی
آنکھوں میں درد واضح ہو رہا تھا دل میں محبت کا پودا مضبوط ہونے سے پہلے ہی اس کی جڑیں اکھاڑ
دی گئی تھی اور اکھڑنے کی تکلیف معیز کی آنکھوں میں صاف نظر آرہی تھی
"میں نے کچھ نہیں کیا" وہ روتے ہوئے بولی

"تم مجھے معیز کی زندگی سے نکالنا چاہتی تھی تم سب کو بول رہی تھی تم معیز کی گرل فرینڈ ہو"

"یہ کیا بول رہی ہو نہیں معیز یہ جھوٹ ہے" وہ معیز کی طرف بڑھی اور اس کی آنکھوں میں
دیکھ کر بولی معیز کا دل جیسے مٹھی میں قید ہو گیا

"یہی سچ ہے" ایشا نے فوراً اس کو پیچھے کیا

"نہیں نہیں یہ سچ نہیں ہے میں نے کچھ نہیں کیا" وہ روتے ہوئے چیخی دعا نے آگے بڑھ کر
مناہل کو پکڑا

"یہاں کیا ہوا ہے مناہل چلو یہاں سے" وہ مناہل کی خراب ہوتی حالت دیکھ کر گھبراگی گھبرا تو
معیز بھی گیا تھا ایشا نے معیز کو نرم پڑتا دیکھ کر پیچھے کھڑی کرن کو اشارہ کیا
"اگر یہ سب جھوٹ ہے تو کھاؤ معیز کی قسم تم اس سے محبت نہیں کرتی" کمرے میں خاموشی
چھاگی معیز کی نظر مناہل پر تھی

"ایشا چلو معیز بس بات کو ختم کر" آیان نے معاملہ ختم کرنا چاہا
"نہیں ابھی اس کا سچ اور جھوٹ پکڑا جائے گا" ایشا بولی مناہل نے دعا کو دیکھا
"چلو مناہل" وہ اسے کندھوں سے تھام کر مڑ گئی

"معیز تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے اگر میری بات پر یقین نہیں ہے تو پوچھو اس سے کیا
اس کے دل میں تمہارے لیے کچھ نہیں ہے" مناہل پلٹ گئی

"رکو مناہل" معیز نے اسے روکا مناہل نے زور سے آنکھیں بند کی دعا نے آیان کی طرف
دیکھا

"معیز چھوڑنا سب ٹھیک ہے اب"

"مناہل کہو تمہارے دل میں میرے لیے کچھ نہیں ہے"

"معیز چھوڑنا" آیان بولا

"بولو مناہل" مناہل چپ رہی

"دیکھا اس کے دل میں چور ہے یہ تمہیں پانا چاہتی ہے جس کے لیے اس نے ہر حد پار کر دی

اس کو لگا میرے اور تمہارے درمیان کچھ ہے تبھی اس نے" ایشا نے رونا شروع کر دیا معیز

مناہل کو دیکھ رہا تھا جس کے گال بھیگ رہے تھے لب لرز رہے تھے مناہل نے نم آنکھیں

اٹھائی

"بولو کیا تم مجھ۔۔" معیز آہستہ سے بولا مناہل نے آنکھیں بند کر کے سر اثبات میں ہلایا

"دیکھا" ایشا چلائی" یہ سب اسی کا کھیل ہے" اس نے مناہل کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا

ہی تھا کہ معیز نے اس کا ہاتھ روک لیا

"کیا یہ سب تم نے کیا ہے"

"نہیں یہ سب"

"جھوٹ مت بولو"

"میں سچ بول رہی ہوں"

"اس معصوم چہرے کے پیچھے اتنا بھیانک چہرا ہو گا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا ایک لڑکی ہو کر

تم ایسا کیسے کر سکتی ہو میں نے تمہیں سب سے الگ سمجھا تھا مناہل لیکن تم۔۔۔۔۔ میرے

ساتھ کے حسین خواب جو تم نے دیکھے ہیں نا وہ کبھی پورے نہیں ہوں گے تم نے آج ایک

لڑکی سے اس کی عزت چھین نی چاہی ہے تم میری نظروں سے گرگی ہو مناہل نفرت ہے مجھے
تم سے "وہ بول رہا تھا اور سامنے کھڑا وجود بت بنا اسے سن رہا تھا آنسوؤں تھم گئے تھے دماغ سن
ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"معیز چل یہاں سے بس کر" آیان اسے زبردستی وہاں سے لے گیا
"مناہل" دعا نے اس کا چہرہ تھامہ ایشا ایک ملامتی نظر اس پر ڈال کر باہر نکل گی
وہ تیز تیز چلتا اپنی گاڑی کے پاس آیا "تو یہاں سے ہلے گا نہیں میں دو منٹ میں آتا ہوں" آیان
اندر بھاگ گیا معیز کی آنکھیں لال ہو رہی تھی اس نے زور سے ہاتھ گاڑی کو اور ٹانگ ٹائر کو
ماری

"کیوں کیا تم نے ایسا مناہل کیوں"

اس نے سر پر ہاتھ رکھا وہ ضبط کی انتہا پر تھا

"رک جاؤ نا مجھے بھی لے جاؤ۔۔۔ میں نہیں رہ سکتا۔۔۔ میں اکیلا رہ جاؤ گا مجھے ساتھ لے جاؤ
۔۔۔۔ مجھے اکیلا ڈر لگتا ہے رک جاؤ نا" آوازیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھی آج پھر دل
کی حالت ویسی ہی تھی آج پھر سب لٹ گیا۔۔۔ سب ختم ہو گیا۔۔۔ اس نے جھٹکے
سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور بیٹھ کر گاڑی زن سے آگے بڑھادی دوسری جانب مناہل زمین
پر بیٹھتی چلی گی دعا جو اس کو سہارا دیے کھڑی تھی اس کے ساتھ بیٹھی

"مناہل سب ٹھیک ہو جائے گا گھر چلو مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی دیکھو تم کانپ رہی ہو" دعا کارنگ مناہل کی حالت دیکھ کر پیلا ہوتا جا رہا تھا جبکہ مناہل کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

"اب کچھ ٹھیک نہیں ہو گا دعا سب ختم ہو گیا معیز چلا گیا وہ۔۔ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے دعا (مناہل نے روتے ہوئے دعا کے ہاتھ پکڑے آیان دروازے پر ہی رک گیا) میں اسے بتانا چاہتی تھی کہ میں اس سے محبت کرتی ہوں میں اسے بتانا چاہتی تھی دعا کہ میں اس کے بنا نہیں رہ سکتی کتنا اہم ہے وہ میرے لیے اس کے بغیر میری حالت نزع میں پڑے بیمار سی ہو جاتی ہے دعا سے بولو ایسا نا کرے اسے کہو میری ٹوٹی سانسوں کی آواز سن لے بولو نادعا سے میرے تھمتی دھڑکنوں میں اپنا نام سن لے اسے بتاؤ میں اسے پانا نہیں چاہتی میں تو بس اسے چاہتی ہوں دل و جان سے چاہتی ہوں میں معیز کو کھونا نہیں چاہتی" دعا نے روتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا

"بس مناہل چپ کر جاؤ"

"معیز کو بولو ایسا نا کرے میں نے کچھ نہیں کیا اسے بولو میں بے گناہ ہوں میری محبت کو اتنا بے مول نا کرے" سسکتے سسکتے وہ دعا کے بازوؤں میں جھول گئی

"مناہل مناہل آنکھیں کھولو" دعا اس کا چہرہ تھپتھپانے لگی اس نے مناہل کی کلانی پکڑی

"مناہل نہیں ایسا نہیں کرو اٹھو" آیان فوراً آگے آیا

"پلیز ہاسپٹل چلیں اس کی نبض بہت آہستہ چل رہی ہیں" وہ روتے ہوئے بولی آیاں نے دعا کے ساتھ مل کر مناہل کو اٹھایا اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھا معیز کی گاڑی وہاں نہیں تھی اس نے سر جھٹکا

رات کی سیاہی چاروں طرف پھیل چکی تھی ماضی کا سفر بہت عزیزیت ناک تھا دعا چپ ہوئی تو کمرے میں خاموشی چھاگی موت کی سی خاموشی دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے کچھ دیر بعد بیا بولی "اتنا کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا مناہل کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا میری دوست زندگی موت کی لڑائی لرتی رہی اور مجھے کچھ بھی نہیں پتا" ابہارونے لگی تو دعا نے اسے گلے لگایا

"تم ہم سے دور تھی کچھ بھی بتا کر ہم تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے"

"کیا خالہ یہ سب جانتی ہیں" ابہار نے پوچھا جواب دعا کے بجائے صبا بیگم کی جانب سے آیا

"ماں سے بھلا کچھ چھپ سکتا ہے" وہ دونوں پٹی صبا بیگم نم آنکھیں لیے کھڑی تھی

"خالہ"

"دعا تم مجھے کچھ نہیں بتاؤ گی تو کیا مجھے کچھ پتا نہیں چلے گا مجھے اپنی بیٹی کی تکلیف کا اندازہ تھا لیکن وہ اس قدر عزیزیت میں ہوگی میں نہیں سمجھ سکی تم نے مجھے اس وقت ٹال دیا لیکن مناہل کا بدلتہ انداز مجھے سب سمجھا گیا میری بیٹی جس کی مسکراہٹ سے میں جی اٹھتی تھی ایک عرصہ ہوا وہ مسکراہٹ کہیں کھو گی ہے ہستی ہے تو ایسا لگتا ہے اس کا دل رورہا ہے ابھی آنکھ سے آنسو بہنے لگے گیس کیسے سیکھ گی میری بیٹی یہ ہنر وہ تو اپنا کھلونا ٹوٹ جانے پر بھی گھر سر پر اٹھالیتی تھی

دل ٹوٹ جانے پر خاموش کیوں ہوگی محبت نے اسے بدل دیا بدل دیا میری بیٹی کو "دعا اور ایہا
ان کے گلے لگ گئی تینوں کی آنکھیں نم تھی
ان تینوں نے عہد کیا کے مناہل کو بہت ساری خوشیاں دیں گے جسکی وہ حق دار ہے لیکن یہ تینوں
یہ نہیں جانتی تھی کے آگے آزمائشیں بہت ہیں اذیتوں بھری آزمائشیں۔۔۔

میری بے بسی کا خدا گواہ

وہی جانے درد کی شدتیں

ملا درد جو وہ مٹا نہیں

میری خواہشیں بنی حسرتیں

یہ ستم ہے یا ہیں عنایتیں

کیسے ٹوٹے دل کو میں جوڑ لوں

رات قطرہ قطرہ گزر رہی تھی پریشہ معیز کے بازوں میں سر رکھے سو رہی تھی شام میں ہی اس
کا بخارا تر گیا تھا وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب پری کسمائی اور آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولیں

"ڈیڈی" وہ چونکا

"جی"

"آپ سو کیوں نہیں رہے"

"نہیں نہیں آرہی" اس نے پریشہ کی طرف کروٹ لی

"درد تو نہیں ہو رہا؟" اس نے پریشانی سے پوچھا معیز نے مسکرا کر اس کی پریشانی پر پیار کیا

"نہیں میری جان میں ٹھیک ہوں آپ سو جاؤ"

"ڈیڈی آپ کو پتا ہے آج پری نے مجھے اپنی گود میں سلایا تھا"

"آپ کو اچھا لگا تھا"

"بہت اچھا لگا تھا مجھے تو پری بہت اچھی لگتی ہے"

"ڈیڈی بھی اپنی پری کو گود میں سلائیں"

"نہیں میں ایسے ہی آپ کے پاس سوگی" اس نے اپنا منہ معیز کے سینے میں چھپالیا

"ڈیڈی آپ کو ایک بات بولوں آپ غصہ تو نہیں ہوں گے" اس نے اپنی نظریں اٹھا کر معیز کو

دیکھا

"نہیں میری جان ڈیڈی اپنی پری پر کبھی غصہ نہیں کریں گے آپ بولو کیا بات ہے"

"سیرت سکول میں کہہ رہی تھی کہ میں آپ کو بولوں کہ آپ پری کو میری ممی بنا دو آپ

انہیں بولو نا وہ میرے پاس آکر رہیں میرا روم بہت بڑا ہے وہ آرام سے وہاں میرے ساتھ سو

سکتی ہیں پلیز ڈیڈی پری کو یہاں لے آؤ میرے پاس پلزز ڈیڈی مجھے پری کے ساتھ رہنا

ہے" معیز کو جھٹکا لگا پریشہ اتنا کسی سے اٹیچ ہو جائے گی اسے اندازہ نہیں تھا لیکن اس میں اس

بچی کا قصور نہیں تھا وہ ماں کے پیار کی ترسی ہوئی تھی

"بولیں نا ڈیڈی آپ پری کو میرے پاس لے آئیں گے نا"

"بہت رات ہوگی ہے پریشہ ابھی آپ سو جاؤ"

"نہیں میں نہیں سوگی آپ بتاؤ مجھے" وہ اٹھ کر بیٹھ گی

"اچھا اچھا میں بات کروں گا"

"پکا آپ پری کو میری مئی بناؤ گے" معین نے ناچار اسرا ثبات میں ہلایا پریشے اس کے گلے لگ گئی

"آئی لو یو ڈیڈی"

آسمان پر سیاہی چھائی ہوئی تھی وہ جائے نماز الماری میں رکھ کر موبائل اٹھا کر کھڑکی کے پاس

آگی پرندوں کے چچھانے کی آواز آرہی تھی صبح صادق کا وقت سب سے خوبصورت ترین

وقت ہوتا ہے پر سکون کر دینے والا دور مسجد میں تلاوت ہو رہی تھی وہ فون کان سے لگا کر

صوفے پر بیٹھ گی "اسلام علیکم علی"

"وعلیکم اسلام"

"سوری اس وقت آپ کو ڈسٹرب کیا"

"نہیں نہیں نیورمانڈ مناہل آپ بتائیں خیرت ہے" مناہل نے کنپٹی انگلیوں سے دبائی اس کی

آنکھیں لال ہو رہی تھی پوری رات جاگنے کی وجہ سے سردرد سے پھٹ رہا تھا

"آپ آج جلدی آجائیے گا مجھے آپ سب سے بات کرنی ہے" بولتے بولتے اس نے سر اٹھایا

دعا ہاتھ میں چائے کا کپ تھا مے کمرے میں آرہی تھی "کل میرے فلائٹ ہے باقی باتیں میں

آکر بتا دوں گی نمبرہ اور آمنہ کو بھی بتا دیجئے گا"

"اوکے"

"تھینک یو اللہ حافظ" اس نے فون بند کر کے ٹیبل پر رکھا اور نظریں لیپ ٹاپ کی جانب کر لیں دعا اس کے ساتھ آکر بیٹھی اور کپ سائڈ پر رکھا اس کی نظر فائل پر پڑی "معیز احمد" کا نام دیکھتے ہی اس نے بے بسی سے مناہل کو دیکھا

"مناہل تم پوری رات نہیں سوئی کچھ دیر سو جاؤ"

"نہیں میں ٹھیک ہوں نیند نہیں آرہی"

"تم کل کہاں جا رہی ہو" دعا نے پوچھا

"دبی" اس نے چائے کا گھونٹ لے کر بتایا

"دبی یوں اچانک"

"تمم ار جنٹ جانا ہے کلاس سٹارٹ ہو رہی ہیں"

"تو سرجری کون کرے گا"

"تم سب"

"ہم سب؟"

"ہاں میرا جانا ضروری ہے مجھے پورا یقین ہے تم سب سنبھال لو گے علی نمرہ آمنہ اور تم" دعا نے اس کا ہاتھ پکڑا

"بہانا بنا رہی ہونا تم سے زیادہ میں تمہیں جانتی ہوں" مناہل نم آنکھوں سے مسکرائی

"تجھی تو کہتی ہوں تم میری روح ہو بنا کہے سب سمجھ جاتی ہو۔۔۔"

"ڈونر مل گیا ہے؟"

"ہاں۔۔۔ آج آؤ گی ہا سپٹل؟"

"ہاں آؤں گی خالہ کی طبیعت بہتر ہے ایسا ان کا خیال رکھ لے گی تم کچھ دیر سو جاؤ پلیزز" وہ اس کا ہاتھ تھپک کر اٹھ گی دعا چلی گی تو مناہل نے لمبا سانس لیا باہر ہلکی ہلکی روشنی چھا رہی تھی دن کا آغاز ہو رہا تھا

گھر میں ناشتے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی سنان اپنے ہی خیال میں گنگنا رہا تھا کچن میں داخل ہوا

"ماما آج آپ کے بجائے ناشتے کی خوشبو مجھے کچن تک کھینچ لائی ہے" وہ ایک ہی سانس میں بولا

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے قدم رک گئے بالوں کو کیچر میں قید کیے سکون رنگ کا سوٹ، ڈوپٹہ کندھے پر ڈالے سبیل کھڑی آملٹ بنا رہی تھی

"تم" سنان حیرت سے اسے دیکھنے لگا

"جی میں" وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولی

"تم کب آئی" اب حیرت کی جگہ خوشی نے لے لی تھی وہ شیلف کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

"جب آپ گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہے تھے" وہ اسے گھور کر بولی

"اوہہ وہ رات کو میں جلدی سو گیا تھا کیلی آئی ہو"

"نہیں امی آئی ہیں ساتھ" اس نے پلیٹ میں آملٹ نکالا سنان نے اس کا ہاتھ پکڑا ہی تھا کہ سلمہ بیگم کی آواز آئی سبیل نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا

"آج سورج کہاں سے نکل آیا بڑی بات ہے لاڈ صاحب خود سے ناشتے کے لیے آگئے" سلمہ بیگم ماریہ بیگم کے ساتھ کچن میں آتے ہوئے بولی سنان فوراً سیدھا ہوا

"کیسی ہیں پھپھو"

"میں ٹھیک ہوں بیٹا تم سناؤ کل جلدی کیوں سو گئے تھے طبیعت ٹھیک ہے"

"جی جی بس سردرد تھا تو دوائی لے کر سو گیا"

"اللہ صحت دیں" سنان اور سبیل کا آٹھ مہینے پہلے ہی نکاح ہوا تھا سنان سبیل کے ماموں کا بیٹا تھا پڑھائی مکمل کرتے ہی سنان نے سلمہ بیگم سے اپنے دل کی بات کہہ دی تھی کہ وہ سبیل کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہے

"میں معیز اور پریشے کو دیکھتی ہوں" سلمہ بیگم معیز کے کمرے کی جانب بڑھ گئی

پریشے گہری نیند سو رہی تھی جبکہ معیز باتھ روم میں تھا سلمہ بیگم نے پریشے کو پیار کیا اور جانے لگی تبھی معیز کا موبائل بج اٹھا پریشے کی نیند ناخراب ہو اس لیے انہوں نے فوراً فون اٹھایا

"اسلام علیکم"

"وعلیکم اسلام"

"میم میں ایور کیئر سے بات کر رہا ہوں مسٹر معیز سے بات ہو سکتی ہے" معیز ٹاول سے بال رگڑتا

باتھ روم سے باہر نکل رہا تھا

"جی" انہوں نے موبائل معیز کی جانب بڑھایا اور سپیکر کھولنے کا کہا معیز نے منہ بنا کر سپیکر کھولا سلمہ بیگم پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی

"یس"

"سر ڈونر مل گیا ہے ڈاکٹر مناہل نے کہا ہے آپ ابھی ہاسپٹل آجائیں کل آپ کی سرجری ہے" سلمہ بیگم نے معیز کو دیکھا

"اوکے میں کچھ دیر تک آتا ہوں" معیز نے فون بند کر کے ٹیبل پر رکھا اور خود ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا

"معیز تم نے مجھے کچھ بتایا کیوں نہیں کیا کہا تھا ڈاکٹر نے اور ڈونر سرجری یہ سب۔۔۔"

"ماما انفیکشن بڑھنے سے ایک کڈنی ڈیج ہوگی ہے" اس نے بال بنا کر سلمہ بیگم کا ہاتھ پکڑا

"معیز یہ ڈاکٹر صحیح ہے نا تعریف تو بہت سنی ہے مجھے پورا یقین ہے تم ٹھیک ہو جاؤ گے"

"آپ جانتی ہیں ڈاکٹر کون ہے" وہ انہیں بغور دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"ڈاکٹر مناہل" انہوں نے بے پرواہی سے کہا لیکن پھر چونک کر معیز کو دیکھا (میں ڈاکٹر

ہوں) آواز گونجی

"معیز"

"پتا ہے مناہل کون ہے"

"ہم ہاسپٹل جا رہے ہیں معیز" وہ سنجیدگی سے بولی

"ماما" اس نے بولنا چاہا لیکن سلمہ بیگم سخت لہجے میں بولی

"مجھے تمہاری ایک بات نہیں سنی تمہارا علاج مناہل ہی کرے گی تم بھی یہ جانتے ہو سب

نے تمہارے علاج کے لیے مناہل کا نام لیا ہے"

"میں نہیں جانتا تھا ماما کہ یہ وہی مناہل ہے جس نے"

"بس ایک لفظ نہیں سنوں گی میں۔۔۔ بہت کر لی تم نے اپنی من مانی" غصے سے کہہ کر وہ باہر نکل گئیں معیز پلٹا پریشے اسے دیکھ رہی تھی معیز اسے دیکھ کر مسکرایا اور اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا "گڈ مارنگ"

"گڈ مارنگ دادی آپ کو غصہ کیوں ہو رہی تھیں"

"میں نے ان کی بات نہیں مانی نا اس لیے" وہ معصوم چہرہ بنا کر بولا

"تو آپ ان کی بات مان لو نا"

"ہمممم ماننی ہی پڑے گی اب چلو اٹھو فریش ہو کر جلدی سے ناشتے کے لیے آ جاؤ چاچی آپ کا انتظار کر رہی ہوں گی"

"اوہاں میں نے چاچی کو پری سے بھی ملوانا ہے" وہ فوراً سے باہر بھاگی معیز نے مسکرا کر اسے دیکھا

"ملنا ہی پڑے گا پری کی پری سے"

رات کا پہر

دھند میں لیٹی

یادوں کا قہر اور ہماری سوچ کا قلمزم

بس تیری ذات پر

آن ٹھہرتا ہے
 دن بھی اُجلا
 سرد ہوائیں
 بھیگا موسم
 پیار کی راہیں
 چھن چھن گرتی بوندوں میں
 عکس تمہارا ٹھہرتا ہے
 میرے ہو
 پر میرے نہیں
 چاند ہو پر
 تم دور بہت ہو
 دل ہے کہ نادان بہت ہے
 کیسے اس کو میں سمجھاؤں
 ساتھ تمہارا پانہ سکوں گی
 تجھ کو اپنا بنانہ سکوں گی
 لیکن!
 پھر بھی بس تم میرے ہو۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ دعا کے لیے پھیلائے بیٹھی تھی ایک موتی ٹوٹ کر اس کی ہتھیلی پر گرا اس نے دعا مانگ کر آنسو صاف کیے اور اٹھ گی سانس لے لیا اور شفاف صحن تھا صبح صبح کا وقت تھا اس لیے درگاہ میں چند ہی لوگ تھے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آگے بڑھنے لگی ٹھنڈی ہوا اسکو چھو کر گزر رہی تھی وہ جو منتوں مرادوں سے دور بھاگتی تھی آج منت کا دھاگا اور دیا جلانے آگے تھی وہ جس نے محبت کی انتہا پر ہو کر بھی کبھی خدا سے معجز احمد کا ساتھ نہیں مانگا یہ سوچ کر کہ وہ کون ہوتی ہے خدا کو کہنے والی کہ اس کو میری زندگی میں شامل کر دیں خدا تو بہتر جاننے والا ہے وہی آج اس کی زندگی مانگ رہی تھی منہاں نے لال دھاگا اٹھایا اور آنکھیں بند کر کے دعا مانگ کر دھاگا جالی سے باندھ دیا پھر دائیں جانب رکھے دیے میں آگ جلائی آسمان مکمل طور پر روشن تھا اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا پھر گال صاف کر کے پلٹ گئی

یہ عشق کی خیمہ گاہ بیبا

نہ آنا تم اس راہ بیبا.....

عثمان سبیل کا بھائی ماریہ بیگم کو گھر لے گیا جبکہ سبیل پریشہ کی دیکھ بھال کے لیے رک گئی لیکن پریشہ ضد کر کے ہاسپٹل ساتھ آگئی کہ وہ معیز کے ساتھ رہے گی سنان نے گاڑی پارک کی معیز جو سوچوں میں گم تھا گاڑی رکتے ہی جیسے ہوش میں آیا

"بھائی آئیں" سنان نے اس کی جانب کا دروازہ کھولا تو وہ باہر نکلا پریشہ ادا اس سے سبیل کا ہاتھ تھامے کھڑی ہاسپٹل کی بڑی بلڈنگ کو دیکھ رہی تھی دو چار سیڑھیاں چڑھ کر کھلی جگہ تھی

اور اس سے آگے ہاسپٹل کا دروازہ معیز نے بھی سر اٹھا کر ہاسپٹل کا نام پڑھا وہ دودفعہ پہلے بھی یہاں آچکا تھا لیکن تب اسے نہیں معلوم تھا یہ کس کا ہاسپٹل ہے

"چلو معیز" سلمہ بیگم کے بلانے پر وہ پلٹا اور جھک کر فائل اٹھانی چاہی "بھائی آپ رکیں میں اٹھاتا ہوں" پری دائیں جانب دیکھ رہی تھی اچانک اس کی آنکھیں چمکیں مناہل اپنی گاڑی کے پاس کھڑی تھی وائٹ ٹراؤزر پر پیلی پرینڈ شرت پہنے کالے بال جو کے آدھے کچھڑے میں قید تھے ڈوپٹہ کے نیچے سے نظر آ رہے تھے وائٹ کوٹ شوز۔۔ ہاتھ میں تھامہ بیگ بلاشبہ وہ خوبصورت تھی

"پری" پریشے سچل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگی

معیز اور باقی سب اس کی جانب متوجہ ہو گئے مناہل نے آواز پر اس کی طرف دیکھا اس کی سانس اٹک گئی دائیں جانب سے آتی گاڑی نے فوراً بریک لگائی

"پریشے!!!!" معیز کے بھاگنے سے پہلے مناہل اپنا بیگ وہی پھیکتی پریشے کے پاس آئی اور اسے اپنے ساتھ لگائے ایک جانب ہو گئی مناہل نے جھک کر اس کی گال پر پیار کیا

"پریشے آپ ٹھیک ہو" وہ اس کا چہرہ تھامے کھڑی تھی پریشے نے سر ہلایا اور اس کے گلے لگ گئی باقی سب بھی اس کے پاس آگئے سنان نے پریشے کو گود میں اٹھایا مناہل اپنا بیگ اٹھانے جا چکی تھی "پریشے" معیز نے اس کو گلے سے لگایا وہ اسے والہانہ انداز میں پیار کر رہا تھا

"ایسے نہیں کرتے پری اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو" وہ اسے اپنے آپ میں بھینچے کھڑا تھا

"ڈیڈی آئی ایم فائن" وہ اس سے الگ ہوئی

"پرنس آئندہ ایسا نہیں کرنا"

"پراس نہیں کروں گی اچھا میں آپ کو پری سے ملواتی ہوں"

"پری" مناہل جو آگے جا رہی تھی رکی اب باری تھی معین احمد کے چونکنے کی۔۔۔ سلمہ بیگم نے معین کو دیکھا

"پری یہ ہیں میرے ڈیڈی" مناہل نے چونک کر معین کو دیکھا دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے دونوں کی آنکھوں میں حیرت تھی مناہل نے فوراً رخ پھیر لیا اور پریشے کا گال تھپکا پھر سلمہ بیگم کو دیکھا "اسلام علیکم آئی"

"وعلیکم اسلام کیسی ہو مناہل" سب نے چونک کر سلمہ بیگم کو دیکھا وہ اسے سب بتا چکی تھیں "میں ٹھیک"

"پری نے وعدہ کیا تھا نا وہ تنگ نہیں کرے گی" سب نے آگے بڑھ کر پری کا ہاتھ پکڑا مناہل مسکرا کر پلٹ گئی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں اس نے منہ پر ہاتھ پھیر کر خود کو کمپوز کیا وہ ریسپشن کی جانب بڑھ گی اور وہاں کھڑے سٹاف سے بات کرنے لگی اس کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ سمجھا رہی ہے

"بھائی آپ یہاں بیٹھ جائیں میں دیکھتا ہوں" معین کی نظریں ناچاہتے ہوئے بھی مناہل پر تھی "مناہل" علی دعا کے ساتھ چلتا ہوا اس کے پاس آیا معین نے علی کو غور سے دیکھا وہ تینوں باتیں کر رہے تھے علی کی کسی بات پر مناہل نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا معین کو لگا وہ

پھر سے چھ سال پیچھے چلا گیا ہے معیز نے نظریں پھیر لی لیکن دل پھر سے چھ سال پیچھے چلا گیا
 تھا سلمہ بیگم اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بغور دیکھ رہی تھی
 "آپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے" منظر آنکھوں کے سامنے آ گیا وہ جھٹکے سے کھڑا ہوا
 سانس پھول رہا تھا درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی اس نے کراہ کر سائڈ پر ہاتھ رکھا سلمہ بیگم فوراً
 کھڑی ہوئی معیز نے ایک ہاتھ دیو پر رکھا آنکھیں نم اور لال ہو رہی تھی دل کی تکلیف زیادہ درد
 ناک ہوتی ہے اس نے لمبا سانس لینا چاہا (آئی ہو پ آپ غصہ نہیں ہیں)"
 "نہیں"

"پکانا"

"پکا"

----مجھے اپنے ساتھ لیجائیں میں اکیلا نہیں رہ سکتا رکھیں مجھے لے جائیں---- ماضی درد
 ناک تھا) "آہہ" آواز پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے مناہل کی مسکراہٹ سُکڑی وہ معیز کی
 جانب بھاگی علی اور دعا بھی اس کے پیچھے آئے

"معیز" اس نے فوراً معیز کو بیچ پر بٹھایا اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ جوان گنت آپریشنز کر
 چکی تھی علاج کے لیے جس کے پاس لوگ دور دراز سے آتے تھے اس کے ہاتھ کانپ رہے
 تھے آواز لڑکھڑاہی تھی وہ چیخ کر نرس کو سٹریچر لانے کا بول رہی تھی

معیز کو فوراً ایمر جنسی میں لے جایا گیا مناہل نے جاتے جاتے پلٹ کر پیچھے دیکھا سانان اور سبیل
 سلمہ بیگم کو سنبھال رہے تھے ان سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی پریشہ خاموش آنسوں بہا رہی

تھی (میں تو روز دعا مانگتی ہوں کہ میرے ڈیڈی ٹھیک ہو جائیں لیکن انہیں بہت درد ہوتا ہے
 "مناہل کی آنکھیں نم ہو گئیں وہ پریشے کے پاس آئی اور گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ کر اسے گلے
 لگا لیا پریشے اس کے گلے لگتے ہی سسک پڑی

"پریشے تو بہت اچھی بچی ہے نا وہ تو نہیں روتی" مناہل نے اس کے آنسو صاف کیے
 "مجھے ڈیڈی کے پاس جانا ہے"

"ابھی کچھ دیر بعد میں آپ کو لے جاؤں گی" اس نے سبیل کو اشارہ کیا تو وہ آگے آئی
 "آپ نے رونا نہیں ہے۔۔۔" وہ مڑنے ہی لگی تھی کہ پریشے نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا
 "آپ ڈیڈی کو ٹھیک کر دیں گی نا پلینز پری ڈیڈی کو ٹھیک کر دیں" مناہل نے سر اثبات میں
 ہلایا اور چلی گی انہیں آئی سی یو کے سامنے بیٹھے دو گھنٹے گزر گئے تھے معیز کی حالت پہلے سے
 بہت بہتر تھی وہ دو ایسوں کے زیرے اثر سو رہا تھا
 سلمہ بیگم نفل پڑھ کر بیٹھی تو سبیل نے پوچھا ہی لیا جو وہ کب سے پوچھنا چاہ رہی تھی
 "مممانی یہ وہی مناہل ہے نا" سلمہ بیگم نے سر ہلایا

"She is so pretty "

"پریشے ٹھیک کہتی ہے مناہل پری ہیں معیز بھائی کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا"
 "جو وہ کر چکا ہے اس کا نتیجہ وہ آج تک بھگت رہا ہے اس نے اپنے آپ کو سزا دی ہے بچپن سے
 معیز ایسا ہی ہے غصے میں کسی کی نہیں سنتا اپنا ہی نقصان کرتا ہے" دعا آئی سی یو سے نکل کر سنان
 کے پاس آئی سبیل اور سلمہ بیگم اس کی جانب متوجہ ہو گئے

وہ سنان کو کچھ دو انیاں لانے کا بول رہی تھی سنان کے جاتے ہی سلمہ بیگم نے اسے اپنے پاس

بلایا

"جی آنٹی"

"بیٹا مناہل نہیں نظر آرہی"

"اپنے کعبین میں ہوگی میں دیکھتی ہوں"

کمرے میں چار لوگ موجود تھے لیکن پھر بھی خاموشی تھی وہ سب پریشانی اور حیرت سے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہے تھے جو اطمینان سے انہیں دیکھتی اور پھر ہاتھ میں لگی بینڈج کو آخر نمبرہ نے خاموشی توڑی

"آریو سیریس مناہل"

"یس"

"لیکن یہ کیسے پوسیبیل ہے آپ کے بغیر سرجری اور اس سے بھی پہلے کہ

آپ _____" دروازے پر دستک ہوئی تو مناہل سیدھی ہوئی دعا آہستہ سے اندر آئی

"خیرت آپ سب ساتھ۔۔۔۔ کوئی میٹنگ چل رہی ہے کیا"

"ہاں میں کل کی سرجری کے بارے میں ڈسکس کر رہی تھی"

"اچھا نمبرہ اور آمنہ بات سنیں پلیز ز" دعا نے انہیں بلایا

مناہل اپنی کرسی سے اٹھی اس نے راؤنڈ لگانے جانا تھا علی بھی جانے کے لیے اٹھ گیا

"علی 10 دن سے پہلے ڈسچارج نہیں کرنا پراپر ٹریٹمنٹ ہونا چاہیے اور ایک نرس ان کے ساتھ جائے گی"

"مناہل ابھی بھی سوچ لیں کافی کو پبلیکیشنز ہو سکتی ہیں"

"مجھے اللہ پر یقین ہے علی کچھ نہیں ہوگا آپ پریشان ناہوں آپ نے باقی سب دیکھ لیا"

"جی یہ لیں اور عائشہ کو میں نے بول دیا ہے" علی نے چابی اس کی طرف بڑھائی جس کو مناہل نے بیگ میں ڈالا

"تھینک یو سوچا ابھی آپ گھر چلیں جائیں نمبرہ آمنہ اور آپ کی آج نائٹ ڈیوٹی ہے" وہ مسکرا کر بولی

"آج رات کی ڈیوٹی کافی ٹف ہے" علی بول کر چلا گیا مناہل کے چہرے پر تکلیف دے

مسکراہٹ آگئی اس نے بالوں کا ہلکا جوڑا بنایا اور باہر کا رخ کیا

پریشے مناہل کو دیکھتے ہی مسکرائی

"پری ابھی تک گھر کیوں نہیں گی" مناہل نے اس کی گال پر ہاتھ رکھا

"میں نہیں جاؤں گی"

"آئی آپ سب گھر چلیں جائیں" وہ سنان کی طرف مڑی، "آپ پری اور باقی سب کو گھر لے

جائیں معیز کی سرجری کل ہے اس طرح تو آپ سب تھک جائیں گے" بول کر وہ معیز کو دیکھنے

چلی گی مناہل کے آتے ہی نرس نے فائل اسے دکھائی معیز نے آنکھیں کھول کر مناہل کو دیکھا

وہ دس منٹ پہلے ہی ہوش میں آیا تھا مناہل نے فائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا اور چل کر

اس کے پاس آئی اس نے آہستہ سے معیز کی کلائی پکڑی پلکیں لرزی معیز نے اس کے ہاتھ کو دیکھا سیکنڈوں میں مناہل نے اپنے جذبات چھپائے تھے دل کی حالت اس نے ظاہر نہیں کی اس نے اس کی نبض دیکھیں نظریں مشینوں پر تھی

"اب کیسا محسوس کر رہے ہیں آپ"

"ٹھیک ہوں"

"درد تو نہیں ہو رہا" معیز نے نفی میں سر ہلایا

"مجھے میری بیٹی سے ملنا ہے" مناہل نے سر ہلایا اور نرس کو اشارہ کر کے باہر نکل گئی باہر آتے ہی اسے دعا مل گئی

"مناہل تم گھر جا کر آرام کر لو رات کو تمہاری فلائٹ ہے"

"ہاں بس جا رہی ہوں تم بھی جلدی گھر چلی جانا"

"اپنا بہت خیال رکھنا مناہل کھانا وقت پر کھانا اور جلدی آنے کی کوشش کرنا" مناہل کو اس پر بہت پیار آیا

"اوکے میری جان بے فکر ہو جاؤ تم بھی اپنا بہت خیال رکھنا اور معیز کا بھی خیال رکھنا" مناہل

نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا دعا کی مسکراہٹ سُکڑی اس نے پیچھے بیچ پر بیٹھی پریشے کو دیکھا

"میں سوچ رہی ہوں زکوٹا جن کے گھر میں اتنی پیاری پری کیسے آگے"

"بد تمیز" مناہل نے ہنستے ہوئے دعا کے کندھے پر ہلکا سا تھپڑ لگایا تو وہ بھی مسکرا دی

بے لوٹ و فائیں کوئی ہم سے سیکھے

جسے لوٹ کر چاہا اسے خبر نہ تھی ----

سلمہ بیگم آپریشن تھیٹر کے باہر بیٹھی تسبیح پکڑے ورد کر رہی تھی رات سنان معیز کے ساتھ رکا تھا اور صبح ہوتے ہی سلمہ بیگم ہاسپٹل آگئی جبکہ سبیل پریشے کے ساتھ گھر تھی

"سنی بیٹا سبیل کو فون کر کے پوچھو پریشے ٹھیک ہے رو تو نہیں رہی"

"جی" وہ فون کرنے ہی لگا تھا تبھی آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا علی اور نمرہ باہر آئے سنان فوراً ان کی جانب بڑھا سلمہ بیگم بھی کھڑی ہو گئیں

"معیز اب بالکل ٹھیک ہے سرجری کامیاب رہی ہے" علی نے سنان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

"تھینک یو سو مچ"

"شکریہ ہمارا نہیں بلکہ ڈاکٹر مناہل کا کریں انہوں نے ہی کڈنی کا انتظام کیا ہے اگر وہ ناہوتی تو معیز کو بچانا بہت مشکل تھا"

"مناہل ہے کہاں" سلمہ بیگم جب سے آئی تھی وہ مناہل کو ڈھونڈ رہی تھیں

"وہ کل رات ہی آؤٹ آف کنٹری چلی گئی ہیں"

سنان آپ میرے ساتھ آئیں "سنان علی کے ساتھ آگے بڑھ گیا

"معیز ایک دو ہفتے تک یہی رہے گا کیس سیریس تھا اس لیے معیز کو انڈر آبزرو لیشن رکھنا ضروری ہے" سنان دھیان سے علی کی بات سن رہا تھا سلمہ بیگم سچل سے فون پر بات کر کے شکرانے کے نفل ادا کرنے چلی گئیں

موسم آج پہلے کی نسبت کافی بہتر تھا آسمان بادلوں کی لپیٹ میں تھا بالوں کی ہائی پونی بنائے بلیک جینز پر پریٹنڈ کرتا پہنے ایہار یسپشن پر آئی سٹالر کو گلے میں ڈال رکھا تھا کوئی نہیں کہہ سکتا تھا وہ سافٹویر انجینئر ہے کیونکہ دیکھنے میں وہ یونیورسٹی کی طالبہ لگتی تھی وہ نرس سے دعا کا پوچھ رہی تھی تبھی علی اس کی جانب آیا

"آہم آہم" آواز پر وہ پلٹی

"میس اینی پرابلم" ایہا نے سر سے پاؤں تک علی پر ایک نظر ڈالی چھ فٹ نکلتا قد بال سیٹ تھے وہ پیارا تھا لیکن بیا براسا منہ بنا کر بولی

"نو" وہ واپس نرس کی جانب مڑ گئی

"مجھے لگتا ہے آپ نے مجھے پہنچانا نہیں"

"ارے بھائی میں یہاں جان پہچان بنانے نہیں آئی آپ دعا کو بلا دیں" وہ جھنجھلا کر بولی علی جو اسے زوجہ بنانے کے خواب دیکھ چکا تھا ایہا کے بھائی بلانے پر تڑپ اٹھا

"استغفر اللہ۔۔۔۔۔ آئیں میں آپ کو لے جاتا ہوں میں بھی دعا کے پاس ہی جا رہا تھا" وہ منہ بنا کر بولا اور آگے چلنے لگا ایہا نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پھر اس کے ساتھ چلنے لگی وہ اسے

پہچان گی تھی جب وہ پہلی دفعہ ہاسٹل آئی تھی علی نے ہی اسے مناہل کے کیمین کا بتایا تھا وہ
دونوں اکٹھے دعا کے کیمین میں آئے وہ آمنہ سے بات کر رہی تھی دروازے کی آواز پر سر اٹھایا
"بیاتم یہاں خیریت"

"ہاں"

"اسلام علیکم" آمنہ نے سلام کیا

"وعلیکم اسلام"

"شی ازمائے سسٹر" دعا نے تعارف کروایا

"کافی ڈفرنٹ ہیں" علی کے جواب پر آمنہ اور دعا ہنسنے لگی جبکہ ابیہانے اسے گھوری دکھائی تو وہ
سر پر ہاتھ پھیرتا پلٹ گیا

تو ہے صحر ا جیسا مجھے تجھ میں ہی کھو جانا ہے

میرا تو ہونہ ہو مجھے تیرا ہی ہو جانا ہے

موبائل کی چیننگھارتی ہوئی آواز کمرے میں گونجی تو اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور ہاتھ
سائڈ ٹیبل کی طرف بڑھا کر موبائل اٹھایا تبھی عائشہ اس کی طرف بڑھی مناہل نے اشارے
سے اسے روک دیا

"اسلام علیکم"

"وعلیکم اسلام مناہل حد ہوتی ہے میں دو دن سے تمہیں کال کر رہی ہوں تین ہفتے ہونے کو آئیں ہیں ایسی کون سی کلاس ہیں جس میں تم اتنی مصروف ہو گی ہو" مناہل کے لبوں پر مسکراہٹ تھی جبکہ دوسری طرف دعاغصے سے بولتی جا رہی تھی

"میں آرہی ہوں دبی میں بھی تو دیکھو کونسی کانفرنس اور لیکچرز ہیں جو محترمہ لے رہی ہیں" مسکراہٹ غائب ہوئی وہ آہستہ سے اٹھ کر بیٹھی

"نہیں دعا تمہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے میں کچھ دنوں میں آ جاؤں گی"

"تم ٹھیک ہو مناہل؟"

"ہاں مجھے کیا ہونا ہے مشکل سے آنکھ لگی تھی اور محترمہ کی کال آ گی تم نادعا شروع سے ہی میری نیند کی دشمن ہو"

"اوہ تم سو رہی تھی میں نے ڈسٹرب کر دیا لیکن میں بھی کیا کروں تم سے بات نا کروں تمہیں نا دیکھوں تو میری سانسیں رکی رہتی ہیں جلدی واپس آؤ پہلے تو کبھی اتنے دنوں کے لیے نہیں گی خالہ بھی بہت یاد کر رہی ہیں"

"کچھ دنوں میں آ جاؤں گی تم اپنا اور ماما کا خیال رکھو اچھا یہ بتاؤ معیز کیسا ہے"

"بہت بہتر ہے ماشاء اللہ بہت جلدی ریکور کر رہا ہے علی نے تو والک بھی شروع کروادی ہے"

"گڈ چلو پھر بات ہو گی"

"مناہل"

"ہوں" اس نے دوا نگلیوں سے اپنی دکھتی کپٹی دبائی

"پریشہ تمہیں بہت یاد کرتی ہے" مناہل کچھ پل کے لئے رک گی (آپ مجھے کبھی چھوڑیں گی تو نہیں)

"روز وہ گھر آ کر تمہارا پوچھتی ہے تم کہو تو بات کروادوں"

"نہیں" وہ بے اختیار بولی

"میرا مطلب ہے میں آ کر مل لوں گی اچھا دعا پھر بات ہوگی موبائل کی بیٹری لو ہے اللہ حافظ" اس نے فون بند کر کے سائڈ پر رکھ دیا آنکھوں میں تکلیف واضح ہو رہی تھی اس نے سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر جھکا دیا

بن کے ہجرت کے کئی خواب نکل آتے ہیں

درد آنکھوں کے تہہ آب نکل آتے ہیں

کب سے آنکھوں میں چھپے بیٹھے ہیں آنسو بن کر

آپ کہتے ہیں جو آداب، نکل آتے ہیں

آج مر مر کے دکھائیں گے تجھے، دیکھ ذرا

زندہ رہنے کے تو اسباب نکل آتے ہیں

پھر کسی روز محبت سے بلاؤ ہم کو

تیرے کوچے سے ہی بیتاب نکل آتے ہیں

تیری خواہش کے سراہوں میں کئی ایسے حیات

اب تو سوچوں میں بھی گرداب نکل آتے ہیں

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا نظریں پریشے پر تھی جو جھنجھلائی ہوئی کلرز کر رہی تھی
 معیز کب سے اسے دیکھ رہا تھا وہ بس وقت گزارنے کے لیے لگی ہوئی تھی وہ کافی دنوں سے
 پریشے کی حرکتیں نوٹ کر رہا تھا رینکٹ تو اس نے ایشا کے جانے پر بھی نہیں کیا تھا اب پورا دن
 وہ کمرے میں بند رہتی تھوڑا بہت جو کارٹونز دیکھتی تھی وہ اب بالکل دیکھنا بند کر دیے تھے سب
 روز اسے پارک بھی لے جاتی لیکن وہ اداس ہی رہتی تھی معیز آہستہ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا
 اور کاپی لے کر بند کی پریشے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا
 "کیا ہوا ڈیڈی"

"ڈیڈی پری سے بات کرنا چاہتے ہیں"

"جی"

"کیا بات ہے میری بیٹی اتنی اداس کیوں ہے" اس نے اسے گود میں بٹھایا

"نہیں میں اداس نہیں ہوں" وہ اداسی سے بولی

"پرنس مجھے بتاؤ کیا بات ہے"

"ڈیڈی پری واپس کب آئیں گی" معیز کا چہرے پر سنجیدگی چھا گئی

"بتائیں نا ڈیڈی میں نے دعا آپنی پری کی ماما سب سے پوچھا ہے"

"وہ کہتے ہیں پری کام سے گی نہیں ان کو بہت دن لگیں گے ڈیڈی آئی مس پری" بولتے ہی اس نے معیز کے سینے میں چہرہ چھپا دیا کمرے میں آتی سلمہ بیگم بھی پریشے کی بات سن چکی تھی معیز نے سراٹھا کر انہیں دیکھا اور پھر پیچھے کھڑے شخص کو اس کی بھنویں تن گی

"پریشے" آواز پر وہ سیدھی ہوئی چہرہ کھل اٹھا

"دادو" معیز کی گود سے اتر کر وہ ان کے گلے لگ گئی دیکھنے میں وہ صحت مند تھے کہی سے نہیں لگتا تھا وہ اڑتالیس سال کے ہیں سفید بال ان کی پر سنیلٹی پر نچ رہے تھے معیز نے رخ موڑ لیا

"کیسی ہے میری شہزادی"

"میں بلکل ٹھیک ہوں آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آپ آرہے ہیں"

"کیوں کہ مجھے سر پر اتر دینا تھا میں آپ کے لیے گفٹس لے کر آیا ہوں باہر رکھے ہیں جاؤ دیکھو اور بتاؤ کیسے لگے"

"تھینک یو دادو" وہ باہر بھاگ گی تو وہ معیز کی طرف متوجہ ہوئے جو کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا سلمہ بیگم نے تاسف سے دیکھا

"آپ جانیں میں بات کرتا ہوں" سلمہ بیگم سر ہلا کر چلی گئیں تو وہ اس کے پاس آئے اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"کیوں آئیں ہیں آپ یہاں"

"کیوں مجھ سے بھاگ رہے ہو معیز۔۔۔ بیٹا کیوں مجھے سزا دے رہے ہو اتنے سال ہو گئے ہیں تم نے مجھے بابا نہیں کہا میرے کان ترس رہے ہیں بیٹا بس کر دو تم نے سب کو کیوں منع کیا مجھے اپنے آپریشن کا بتانے سے"

"میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو زندہ ہوں میں"

"ایسے مت بولو میں تھک گیا ہوں اور نہیں برداشت کر سکتا تمہارا یہ رویہ اتنے سال گزر گئے ہیں میں تمہیں سب بتاؤں گا ایک دفعہ میری بھی تو سنو" وہ التجائی لہجے میں کہہ رہے تھے

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی جائیں آپ یہاں سے" اس کا لہجہ سخت تھا

"معیز مجھے تمہاری فکر ہے بیٹا"

"کوئی میری فکر مت کرے" وہ سرد مہری سے بولا کچھ دیر وہ اسے دیکھتے رہے پھر نم آنکھیں لیے پلٹ گئے

"اپنی فیملی کو لے جانا چاہتے ہیں تو لیں جائیں" وہ سخت لہجے میں ہی بولا باہر آتے ہی سلمہ بیگم ان کی جانب بڑھی

"کچھ کہا؟" انہوں نے نفی میں سر ہلایا

"اسے اکیلانا چھوڑیے گا"

"احمد آپ بھی ادھر آ جائیں"

"نہیں میں یہاں آ گیا تو وہ یہاں سے چلا جائے گا اللہ حافظ اپنا اور بچوں کا خیال رکھیے گا"

دوسری جانب کمرے میں معیز غصے سے چکر کاٹ رہا تھا آنکھوں میں سرد مہری تھی (تمہارا باپ بہت ظالم ہے مجھے جانا ہو گا۔۔۔۔) وہ بیڈ پر بیٹھا اور اپنا سر تھام لیا (میں بہت مجبور ہوں مجھے معاف کر دو)

"آہ" اس نے زور سے مٹھی میں بال جکڑے

"تم میرے لائیک ہی نہیں ہو معیز مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ مجھے طلاق چاہیے" تکلیف بڑھتی جا رہی تھی درد تھا کہ اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتا تھا

"معیز" سلمہ بیگم اس کے ساتھ بیٹھی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اس نے لال ہوتی آنکھیں اٹھائی

"کیوں آتے ہیں یہ میرے سامنے کیوں"

"بیٹا وہ تمہارے بابا ہیں"

"نہیں ہیں وہ میرے بابا ظالم ہیں وہ سب کچھ چھین لیا مجھ سے سب کچھ"

"جب تک تم بات نہیں کرو گے بدگمانیاں کیسے دور ہوں گی"

"آپ اپنے کمرے میں چلی جائیں مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے"

"میں تمہیں چھوڑ کر کہی نہیں جاؤں گی" معیز بیڈ پر گرنے کے سے انداز سے بیٹھا

"دھیان سے بیٹا بھی زخم کچا ہے"

"آخر کب بھریں گے یہ زخم ہر روز یہ زخم بھرنے کے بجائے تازہ کیوں ہوتے جا رہے

ہیں" وہ چھت کو گھورتے ہوئے بولا

"مجھے توڑ کر اب میرا بکھرا وجود دیکھنے آتے ہیں یہ سب۔۔۔۔۔ یہ دیکھنے کہ معیز احمد جی رہا ہے یا مر گیا" سلمہ بیگم روتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی وہ جانتی تھی احمد کے علاوہ وہ کس کی بات کر رہا ہے وہ اس کے دل کا حال جانتی تھی

"تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی بیٹا"

"میں ٹھیک ہوں آپ جائیں پری کو دیکھیں اس کو اپنے پاس سلائیے گا" وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتا ہے اسی لیے باہر چلی گی

پورے شہر کو سردی نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا آسمان پر بادلوں کا بسیرا تھا عانے گاڑی پارکنگ ایریا میں پارک کی ہاسپٹل جانے سے پہلے اسے گروسری لینے تھی بولا تو اس نے ایسا کو تھا لیکن اس کا آج انٹرویو تھا تو وہ جلدی چلی گی ناچار اسے ہی سامان لینے آنا پڑا وہ گاڑی سے باہر نکلی تو ٹھنڈی ہوانے اس کا استقبال کیا

"اللہ اتنی سردی" اس نے اپنے دونوں ہاتھ آپس میں رگڑے ابھی وہ کھڑی تھی جب اس کی گاڑی کے ساتھ ایک گاڑی آکر پارک ہوئی اور اس میں سے ایک لڑکا نکلا وہ دونوں اکٹھے مارکٹ کی جانب بڑھے صبح کا وقت تھا اس لیے لوگ بھی بہت کم تھے ساتھ چلتے لڑکے نے اچانک سر موڑ کر دعا کو دیکھا اور وہی وہ رک گیا

"دعا" آواز پر وہ رک کر پلٹی اب چونکنے کی باری دعا کی تھی دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے دعا فوراً سنبھلی اور مڑ گئی لیکن وہ فوراً اس کے سامنے آیا

"میری بات سنو"

"یہ کیا بد تمیزی ہے" دعا غصے سے بولی

"مجھے یقین نہیں آ رہا آپ میرے سامنے ہو میں نے کتنا ڈھونڈا ہے آپ کو دعا"

"میرے سامنے سے ہٹو" وہ آہستہ مگر سخت لہجے میں بولی

"پلیز ز ایک بار میری بات سن لو کیا ایک بار بھی میں یاد نہیں آیا ایک بار بھی میرے بارے

میں نہیں سوچا"

"میری زندگی میں اور بہت سے کام ہیں۔۔۔۔۔ پیچھے مر کر میں دیکھنا بھی نہیں چاہتی اب تو

بہت آگے بڑھ گئی ہوں"

"پر میں تو وہی کھڑا ہوں" اس کی بات پر وہ ٹھہر گئی پبلکیں لرزی

"راستے سے ہٹو"

"آپ ہر بار میری محبت کو ٹھکرا کر نہیں جاسکتی دعا مجھے کس چیز کی سزا دے رہی ہو"

"میری دوست کو کس چیز کی سزا ملی تھی وہ بھی تو بے گناہ تھی" وہ آگے جانے لگی

"پلیز ز دعا ایسا مت کرو اب مجھے چھوڑ کر مت جاؤ"

"میرے لیے مناہل سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے" وہ گاڑی کی طرف پلٹ گئی گروسری لینے کا

اب کوئی ارادہ نہیں تھا پیچھے وہ پھر خالی ہاتھ کھڑا رہ گیا جیسے چھ سال پہلے رہ گیا تھا

میری سانسوں میں سما یا بھی بہت لگتا ہے

اور وہی شخص پر آیا بھی بہت لگتا ہے

اس عشق کا بیچ کچھ آسان تو نہیں زندگی پھر یہ خطرہ کیوں مول لیتی ہے

آسمان پر آج بھی بادلوں کا بسیرا تھا بیڈ کر اؤن سے ٹیک لگائے وہ لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا ایک مہینے سے گھر کو ہی اس نے آفس بنایا ہوا تھا منگ وغیرہ سنان دیکھ لیتا تھا۔۔۔ رات کی نسبت اب وہ سنبھلا ہوا لگ رہا تھا اس نے ایک نظر سامنے لگی گھڑی پر ڈالی جو گیارہ بج رہی تھی کوئی بھی رات سے اس کے پاس نہیں آیا تھا وہ جانتا تھا ماما سے ڈسٹرب نہیں کریں گی لیکن اسے حیرت تھی پریشے بھی اب تک کمرے میں نہیں آئی تھی ورنہ وہ تو اٹھتے ساتھ اس سے لاڈیاں کرتی تھی معیز نے لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھا اور اٹھ کر باہر آیا گھر میں خاموشی تھی وہ کچن کی جانب بڑھ گیا ملازمہ برتن دھور ہی تھی

"صاحب کچھ چاہیے آپ کو"

"ماما کہاں ہیں"

"وہ پریشے کی طبیعت نہیں ٹھیک تو اس کے پاس ہیں"

"کیا۔۔۔ پریشے کی طبیعت خراب ہے اور مجھے بتایا بھی نہیں" اس نے پریشے کے کمرے کی

طرف دوڑ لگائی سلمہ بیگم پریشے کو دوانی پلانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی

"پری بیٹا دوانی نہیں پیو گی تو طبیعت اور خراب ہو جائے گی"

"دادی مجھے کچھ نہیں پینا" آنسوؤں پر پی کی گال بھگیور ہے تھے چہرا مر جھاچکا تھا آنکھوں میں
اداسی تھی

"میری جان رو کیوں رہی ہو ابھی ہم ڈاکٹر کے پاس چلیں گے چاچو آرہے ہیں"

"کیا ہو اپری کو" معیز نے بیڈ پر بیٹھ کر اس کا بخار دیکھا

"اس کو تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے ماما آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں دوائی دی ہے" وہ پریشانی سے
پوچھ رہا تھا

"دوائی پی ہی نہیں رہی" پریشے نے لیٹ کر منہ پر کمبل ڈال لیا

"میں پیلاؤں گا اپنی بیٹی کو چلو پر نس اٹھو" معیز نے کمبل ہٹا کر اسے بیٹھایا

"پری ڈیڈی کی جان ہے نا" اس نے چیخ پر پی کے منہ کے سامنے کیا پریشے نے دوائی پی لی معیز

نے اسے اپنی گود میں بیٹھا کر کمبل اوڑھا تو وہ اس کے سینے میں منہ چھپا کر لیٹ گئی

"میں کلثوم کو کہتی ہوں وہ سوپ بنادے گی پری کے لیے" سلمہ بیگم کھڑی ہو گئی پری کی سسکی

پر وہ دونوں چونکے معیز نے اس کا چہرا اٹھایا وہ رور رہی تھی

"پریشے کیا ہوا ہے کیوں رور رہی ہو" معیز کا پوچھنا تھا وہ ہچکیوں سے رونے لگی معیز کی تو جان پر

بن آئی پریشے تو کبھی ایسے نہیں روئی تھی

"درد ہو رہا ہے کیا" اس نے نفی میں سر ہلایا

"تو کیا ہوا ہے کیوں رور رہی ہو پلینز بیٹا مجھے بتاؤ" معیز بھی رو دینے کو تھا

"مجھے۔۔" اس نے سسکی لی

"ہاں بتاؤ" وہ بے چین سا پوچھ رہا تھا

"مجھے پری کے پاس جانا ہے" وہ معیز کے گلے لگ گئی سلمہ بیگم نے معیز کو دیکھا جس کو حیرت کا

جھٹکا لگا تھا

"پریشہ رونا بند کرو" وہ سخت لہجے میں بولا تو پریشہ سیدھی ہوئی معیز نے اس کا چہرہ تھاما

"دیکھو پریشہ ہم فیملی ہیں کسی بھی باہر کے لوگوں سے اتناڑتیج نہیں ہوتے میں ہوں آپ کے

پاس دادی ہیں چاچو ہیں اور اب تو چاچی بھی آنے والی ہیں آپ نے شادی کے لیے کس کلمر کے

کپڑے لینے ہیں" وہ اسے بہلانا چاہ رہا تھا

"ڈیڈی پری دوست ہیں میری" وہ رونا بند کر چکی تھی

"پریشہ اب آپ اس سے نہیں ملو گی"

"میں ملوں گی" وہ ضدی لہجے میں کہتی بیڈ سے اتر کر باہر چلی گی

"ارے پریشہ میری بات سنو" وہ اس کے پیچھے جانے لگا لیکن سلمہ بیگم نے اسے روک دیا

"چھوڑ دو معیز اسے"

"کیوں ضد کر رہی ہے یہ"

"بیٹانچے کو جہاں سے پیار ملتا ہے اپنائیت ملتی ہے وہ وہی جاتا ہے بھلے ہم سب اس سے پیار

کرتے ہیں اس کا خیال رکھتے ہیں لیکن ماں کی کمی کوئی پوری نہیں کر سکتا پری کو مناہل سے

اٹچمنٹ ہو گی ہے مناہل کا اسے گود میں سلانا اس کے لیے کیک بنانا اس کی فیورٹ آئس کھیلانا

اس کو سٹوری سنانا۔۔۔۔۔ پریشہ کو اس کی عادت ہو گی ہے اس کی زندگی میں جو جگہ خالی تھی

اس نے مناہل کو وہاں فٹ کر دیا ہے سمجھ رہے ہو تم اس نے مناہل کو ماں کی جگہ رکھ دیا ہے
 "معیز نے کرب سے آنکھیں بند کی
 "بیٹا جو بھی ہے ماں کی کمی بہت بڑی کمی ہوتی ہے"
 "یہ مجھ سے بہتر اور کون جان سکتا ہے" معیز کے بولنے پر سلمہ بیگم چپ ہو گی معیز نے
 آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا
 "پری کو اپنی عادت ڈالی پہلے اور پھر چلی گی یہی آتا ہے اسے" عزیت ہی عزیت تھی سلمہ بیگم
 نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا
 "دو دن پہلے جو کہا تھا اس کے بارے میں سنجیدگی سے سوچو" بول کر وہ چلی گئیں معیز بیڈ پر
 ڈھے سا گیا پریشے کے رویے نے اسے ڈرا دیا تھا وہ تو ایشا کے لیے بھی کبھی نہیں روئی تھی اور
 مناہل چند مہینوں میں اسے اتنی عزیز ہو گی ہے لیکن مناہل ہی کیوں اس نے بے بسی سے اپنا سر
 تھاما اور دو دن پہلے سلمہ بیگم کی کہی باتیں یاد کرنے لگا
 "معیز پریشے کا رویہ تم دیکھ ہی رہے ہو وہ چاہتی ہے مناہل اس گھر میں آجائے اور میں بھی یہی
 چاہتی ہوں۔۔۔"
 "ماما آپ جانتی ہیں مناہل نے کیا کیا تھا وہ۔۔۔"
 "بس معیز نا پہلے میں یہ مانتی تھی اور ناب اس بات کو مانتی ہوں مناہل ایسا کر ہی نہیں سکتی"
 "یہی تو بات ہے ماما وہ جیسی دکھتی ہے ویسی ہے نہیں"

"اچھا اور ایشا کے بارے میں کیا خیال ہے دیکھو معیز پہلے میں تمہارے آگے چپ ہوگی تھی اور دیکھو آج ایشا کہاں ہے کہی بھی نہیں آج مناہل ہی ہے جس کی وجہ سے تمہاری بیٹی ہنسنے لگی ہے کھینے لگی ہے مناہل اس سے پیار کرتی ہے اس کی چند دن کی توجہ نے پری کو کتنا بدل دیا ہے اور اس کی غیر حاضری پریشے کو کتنا ڈسٹرب کر رہی ہے تم خود دیکھو قسمت بار بار مہربان نہیں ہوتی ابھی پریشے چھوٹی ہے اسے قدم قدم پر ماں کی ضرورت ہے شادی تو تمہیں کرنی ہوگی آج نہیں توکل تو پھر مناہل کیوں نہیں وہ سب بھول جاؤ میں آج بھی یہی کہوں گی مناہل جیسا کوئی نہیں ہے میں اتنے کم دنوں میں اسے جان گی ہوں تم کیوں نہیں جان پائے معیز" ان کی بات پر معیز نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا

"سوچ لو اور پھر جواب دو یہ ناہو سب کچھ پھر سے ہاتھ سے نکل جائے" معیز اپنی سوچوں سے نکلا کمر اخالی تھا اس نے سامنے دیوار پر لگی پریشی کی تصویر کو دیکھا پریشے کے آنسو اس کے دل پر گرے تھے اور یہی ایک لمحہ تھا جب اس کے دل نے پھر سے سرگوشی کر دی تھی وہ پائل وہ قدم وہ مسکراہٹ پھر سے ذہن کے پردوں میں ابھرنے لگی تھی

کچھ ایسا ہو یہ شام ڈھلے۔۔

کوئی ہاتھ میں تھا مے ہاتھ میرا

کوئی لے کے مجھ کو ساتھ چلے۔۔

کوئی بیٹھے میرے پہلو میں

میرے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ دھرے۔۔

اور پونچھ کے آنسو آنکھوں سے

وہ دھیرے سے یہ بات کہے۔۔

یوں تنہا چلنا ٹھیک نہیں۔۔!

چلو۔۔

ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں۔۔!!!

--

مدتوں بعد پھر سے آیا ہے ایک پیغام اس کا

لکھا ہے کسی غیر کے نام کے ساتھ نام اس کا.... ..

وہ تیار سا اپنی فائل اٹھا کر کمرے سے نکلا سے آج چیک اپ کے لیے ہاسپٹل جانا تھا لاؤنج

میں آتے ہی وہ رک گیا سنان اور سلمہ بیگم آپس میں بات کر رہے تھے

"یہی ڈر تھا مجھے"

"تو ماما وہ ساری زندگی ایسے ہی تو نہیں رہ سکتی نا"

"معین نے بہت اچھی لڑکی کو گنوا دیا ہے" معین کا دل کانپا

"کیا ہوا ہے" وہ ان کے سامنے آیا

"میں نے بولا تھا معین زیادہ وقت مت لگانا"

"ماما کیا ہوا ہے"

"میں گی تھی ابھی کچھ دیر پہلے صبا سے ملنے وہ بتا رہی تھی مناہل کا رشتہ آیا ہے بس وہ مناہل کی واپسی کا انتظار کر رہی ہے کہ وہ آئے تو چھوٹی سی رسم کر دیں" معیز نے مٹھیاں بھینچی آنکھوں میں کرب سا واضح ہوا

"آپ ابھی جائیں اور آئی سے بات کریں مناہل ہر حال میں اسی گھر میں آئے گی" سنان اور سلمہ بیگم نے چونک کر اسے دیکھا وہ سنجیدہ تھا

"یہ کیا بول رہے ہو معیز میں کیسے۔۔"

"ماما جہاں اتنے سال آپ نے میرے لیے اتنا کچھ کیا ہے بس یہ آخری بات مان لیں"

"معیز تم بیٹے ہو میرے بڑے بیٹے تم سے محبت ہے مجھے" انہوں نے پیار سے اس کے گال پر ہاتھ رکھا معیز نے مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھ چوم لیے "بس کچھ بھی کر کے مناہل کو میرا بنا دیں پلیز"

"ٹھیک ہے میں بات کرتی ہوں تم جاؤ تمہیں دیر ہو رہی ہے" وہ سر ہلا کر چلا گیا

oo

میں بھول جاؤں تمہیں

اب یہ ہی مناسب ہے

مگر بھلانا بھی چاہوں تو

کس طرح بھلاؤ

کہ تم تو پھر حقیقت ہو

کوئی خواب نہیں
یہاں تو دل کا یہ عالم ہے کہ کیا کہوں
بھولانہ پایا یہ وہ سلسلہ،
جو تھا ہی نہیں
وہ اک خیال
جو آواز تک گیا ہی نہیں
وہ اک بات
جو میں کہہ نہیں سکی تم سے
وہ اک رابطہ
جو ہم میں کبھی رہا نہیں
مجھے یاد ہے وہ سب
جو کبھی ہوا نہیں

علی اس کی فائل دیکھ رہا تھا جبکہ معیز کا دل کہی اور ہی اٹکا ہوا تھا علی کے کین تک آتے ہوئے ہر
طرف نظر گھمائی تھی اس نے

"معیز۔۔" وہ سیدھا ہوا

"جی"

"ریکوری تو ماشاء اللہ بہت جلدی ہو رہی ہے اب آپ کی میڈیسن۔۔۔" دروازے پر دستک ہوئی تو علی نے رک کر اجازت دی

"سر ڈاکٹر مناہل آگئی ہیں وہ آپ کا پوچھ رہی ہیں آپ کب تک فری ہوں گے"

دل کی دھڑکن ایک لمحے کے لیے تھمی معیز سر جھکا کر انگلیاں مروڑنے لگا

"آپ ایسا کریں انہیں یہاں بھیج دیں" وہ معیز کی طرف مڑا

"اچھا ہے ڈاکٹر مناہل آگئیں وہ بھی رپورٹس دیکھ لیں گی" معیز نے بمشکل سر ہلایا علی بولتے ہی اپنے کام میں لگ گیا

اگر ہو میری حیات میرے اختیار میں.....

صدیاں گزار دوں تیرے انتظار میں.....

دومنٹ ہی گزرے تھے جب دروازے پر دستک ہوئی

"آجائیں" آہستہ سے دروازہ کھلا معیز کی پشت دروازے کی جانب تھی

"فری ہیں آپ" مناہل نے دروازے سے جھانکتے ہوئے پوچھا معیز سامنے دیکھ رہا تھا

"جی جی آپ کا پیشینٹ ہی ہے"

"میں آج آف ڈیوٹی ہوں ڈاکٹر علی" وہ مسکرا کر کہتی آگے بڑھی بلیک اور سکن سوٹ کے

ساتھ اس نے سکن شال لے رکھی تھی چہرے پر تھکن واضح تھی وہ پہلے سے بہت کمزور لگ

رہی تھی ایک ہاتھ میں موبائل تھا اور دوسرے ہاتھ میں بیگ وہ دائیں جانب رکھی کرسی کی

طرف آگئی اور بیگ سائڈ پر رکھا وہ اب بالکل معیز کے سامنے تھی معیز نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

ایک نظر میں اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ بیمار ہے مناہل بھی اسے دیکھ چکی تھی وہ رک گئی دل
کیا بھاگ جائے وہاں سے پھر فوراً سنبھلی
"مناہل بیٹھ جائیں" وہ بیٹھ گئی

"یہ دیکھیں رپورٹس اور جو میڈیسن چیلنج کرنی ہے وہ دیکھ لیں" مناہل نے آہستہ سے فائل
پکڑ لی اور پین اٹھا کر اپنے کام میں لگ گئی وہ معیز کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کر رہی تھی
"یہ لیں میڈیسن کے ساتھ آپ نے کھانے پینے کا بھی خیال رکھنا ہے" معیز فائل پکڑ کر اٹھ
گیا "تھینک یو" جاتے جاتے اس نے پلٹ کر علی اور مناہل کو دیکھا اور پھر ایک جھٹکے سے باہر
نکل گیا

"دھیان نارکھنے کی وجہ سے یہ پر اہلم ہوئی ہے" پیچھے علی فائل دیکھتے ہوئے بولا تھا اس کے
چہرے پر پریشانی اور فکر تھی

نہ جانے دیکھ کے اُن کو کیوں ہوا احساس
کے میرے دل پہ اُنہیں اختیار آج بھی ہے
شام کے سائے لہرانے لگے تو پرندوں نے اپنے گھروں کی طرف رخ کیا وہ آہستہ سے گاڑی سے
اتری

"بیٹا سامان میں اندر چھوڑ دیتا ہوں"

"شکریہ" وہ علی کے گھر کے ملازم تھے مناہل کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو علی نے انہیں مناہل کو گھر چھوڑنے کے لیے کہہ دیا وہ بیگ اٹھا کر گھر کی جانب بڑھ گئے گاڑی آنے کی وجہ سے مناہل سڑک کی دوسری جانب ہی رک گئی اس نے ابھی قدم اٹھایا ہی تھا کہ نظر اوپر اٹھی وہ ٹیس پر گرل پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا بلیک ٹراؤز پر وائٹ شرٹ چہرے پر بلا کی سنجیدگی لیے اس کی نظریں مناہل پر ہی تھی مناہل نے سر جھکا دیا اور گھر کی جانب بڑھ گئی سب سے ملنے کے بعد وہ لاؤنج میں ہی بیٹھ گئی

"ماما بات کریں نا پلیززز" وہ دس منٹ سے صبا بیگم کو منانے کی کوشش کر رہی تھی جو مان ہی نہیں رہی تھی

"سوری نا" وہ ان کے گلے لگ گئی

"دعا بیاتم دونوں ہی میری مدد کر دو"

"ہم کوئی مدد نہیں کریں گے خالہ بلکل صحیح کر رہی ہیں شکل دیکھو اپنی کتنی کمزور ہو گی ہو اور

ایسا کون سا کام تھا جو تم نے ایک مہینہ لگا دیا"

"سوری آئندہ ایسا نہیں ہو گا پکا" صبا بیگم نے رخ موڑ کر اس کو دیکھا وہ ماں تھیں کہاں زیادہ دیر ناراض رہ سکتی تھیں

"وعدہ کرو مناہل دوبارہ ایسا نہیں کرو گی بلکہ اب تم جاؤ گی ہی نہیں تم اپنا بلکل خیال نہیں رکھتی"

"وعدہ اب میں آپ کو تنگ نہیں کروں گی" وہ زور سے انکے گلے لگ گئی

"جاؤ فریش ہو آؤ میں کھانا لگاتی ہوں"

"نہیں ماما مجھے بھوک نہیں ہے کھانا میں نے کھالیا تھا اب بس آرام کروں گی بہت نیند آرہی ہے" وہ اٹھ گی

"کوئی بھی میرے کمرے میں نا آئے خاص کر دعا اور ایہا تم دونوں میری نیند کی دشمن ہو خبر دار کمرے میں آئی" وہ دعا اور ایہا کو گھورتے ہوئے بولی

"ماما ان کو نا آنے دینا"

"اچھا اچھا کوئی نہیں آئے گا" وہ مسکرائی

"ہم تو دیکھنا کیا کریں گے اب" ایہا بولی تو مناہل اسے گھور کر کمرے میں چلی گی اور ایک جھٹکے سے دروازہ بند کر کے لمبا لمبا سانس لیا آنکھوں میں ڈھیر سا راپانی جمع ہو گیا وہ فوراً بیڈ پر پڑے اٹیچی کے پاس آئی اور اس میں سے ایک چھوٹا بیگ لے کر باتھ روم میں بند ہو گی

"خالہ میں دودھ دے آتی ہوں مناہل کو" دعا نے گرم دودھ کپ میں نکالتے ہوئے کہا

"ہاں دے آؤ کھانے پینے کا اس لڑکی کو کوئی ہوش نہیں ہے" دعا مناہل کے کمرے کی طرف بڑھ گی

"خالہ" ایہا نے بلایا

"ہوں"

"کیا سوچا آپ نے مناہل کے رشتے کے بارے میں"

"مجھے ابھی خود سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں" ان کے چہرے پر اداسی چھا گی

ایہا نے ان کا ہاتھ دبایا

"آپ دعا سے بات کریں"

"کرتی ہوں آئے تو اسے میرے پاس بھیجنا"

"دعا نے دو بار دروازے پر دستک دی مناہل نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ کمرے میں آگئی

اس نے کپ ٹیبل پر رکھا اور بیڈ پر رکھے اٹیچی کی جانب آگئی

"تھکی ہوئی ہے کہاں سامان سنبھالے گی میں ہی سمیٹ دیتی ہوں" اس نے کپڑے نکال کر

الماری میں رکھے اٹیچی جو نہی خالی ہو اس کی نظر فائل اور میڈیسن باکس پر پڑی اس نے

دو ایوں کے نام پڑھے چہرے پر الجھن آئی اس نے فائل کھولی اور جیسے جیسے وہ فائل پڑھ رہی

تھی اس کے چہرے کا رنگ اڑتا جا رہا تھا فائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تبھی مناہل ٹاول سے

منہ صاف کرتی کمرے میں آئی دعا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا مناہل جہاں تھی وہی رک گئی اس

نے گرمی ہوئی فائل کو دیکھا پھر دعا کو

"دع۔۔ دعاتم" آواز حلق میں اٹک گئی

"اس نے ٹاول ساتھ صوفے پر رکھا ہاتھوں میں لرزش تھی

"دعا۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی دعا نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر تھپڑ لگا یا مناہل نے بے

یقینی سے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا دعا نے اس کو کندھوں سے تھاما

"یہ تم نے کیا کر دیا ہے مناہل" مناہل کی آنکھیں نم ہو گئیں

"اومائے گارڈ مناہل یہ تم نے کیا کر دیا" دعا بے بسی سے سر تھام کر بیٹھ گئی مناہل نے زور سے آنکھیں بند کی

"ایسا کیوں کیا تم نے" دعا نم آنکھیں اٹھا کر چیخی مناہل چلتی ہوئی اس کے پاس آئی
 "میں کیا کرتی دعا اس کے پاس وقت بہت کم تھا کسی کی کڈنی میچ نہیں کر رہی تھی"
 "کسی کی میچ نہیں کر رہی تھی تو تم نے اپنی اسے دے دی مناہل تم" اس نے دوبارہ اپنا سر پکڑ لیا

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا جب مجھے پتا چلا میری کڈنی میچ کر گئی ہے تو علی نمرہ اور آمنہ سے بات کی۔"

"تمہیں کچھ ہو جاتا۔" اس نے دعا کی بات کاٹی

"معجز کو کچھ ہو جاتا تو" دعا سے دیکھے گی

"تو پریشے کا کیا ہوتا دعا پریشے نے مجھے بہت مان سے کہا تھا کہ میرے ڈیڈی کو ٹھیک کر دیں میں کیا کرتی" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی

"مجھے کیوں نہیں بتایا"

"کیا تم مجھے یہ کرنے دیتی"

"مناہل تم نے بہت غلط کیا ہے خالہ کو پتا چلے گا تو انہیں کون سنبھالے گا تمہاری رپورٹس صحیح نہیں آئی مناہل تم نے اپنا کتنا بڑا نقصان کر لیا ہے تم نہیں جانتی"

"میں جانتی ہوں" وہ روتے ہوئے بولی دعا نے جھٹکے سے اسے کندھوں سے تھامہ

"جس انسان کے لیے یہ سب کیا ہے نا وہ تمہاری محبت کے لائق نہیں ہے مناہل میں نے پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہہ رہی ہوں ہوش میں آ جاؤ جانتی ہو کتنی کانپلیکیشنز ہیں۔۔۔ تم آگے۔۔" دعا غصے سے بول رہی تھی آواز بھاری ہوگی آواز دب گئی

"میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا دعا" مناہل نے روتے ہوئے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھالیا دعا نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی پھر اسے اپنے ساتھ لگا لیا

"میں کیا کروں دعا میں بہت بے بس ہو گئی تھی کوئی راستہ نہیں تھا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا"

"اچھا چپ کرو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی ادھر آؤ" دعا نے اسے بیڈ پر بیٹھایا

"یہ لودوائی کھاؤ" دعا نے دودھ اور دوا یاں اس کی طرف بڑھائی

"دبی تو نہیں گی تھی تو اتنے دن کہا رہی ہو"

"علی کے فلیٹ میں عائشہ میرے ساتھ ہی تھی" دعا افسوس سے اسے دیکھ رہی تھی

"سوری"

"اچھا اب سو جاؤ اور ہاں جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاؤ گی ہاسپٹل نہیں جاؤ گی کوئی کام نہیں کرو گی"

"مگر"

"بس مناہل اب تمہاری نہیں چلے گی"

"ماما کونا بتانا پلیز دعا"

"اس معیز کو تو بتاؤں گی بولو گی دیکھو یہ ہے وہ انسان جس کو تم نے زلیل کیا تھا"

"نہیں نہیں دعا پلیرز نہیں" اس نے فوراً دعا کے ہاتھ پکڑے

"اچھا ریلیکس نہیں بتاؤں گی یہ بتاؤ ڈریسنگ کر لی ہے"

"ہاں"

"چلو تم سو جاؤ میں دو منٹ میں آتی ہوں اور ہاں میں ادھر ہی سو گی" مناہل مسکرا کر اس کے

گلے لگ گئی

"آئی لو پو دعا"

"بٹ آئی ہیٹ یو" وہ بھی زور سے اس کے گلے لگ گئی لیکن دل کا کیا حال تھا مناہل نہیں جانتی

تھی اس کا دماغ سُن ہو رہا تھا

کمرے میں گہرا سکوت تھا دعا چکر کاٹتے ہوئے اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی

دوسری طرف صبا بیگم اور ایہا پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھیں

"خالہ" بیان کے کان کی طرف جھکی

"ہوں"

"اس کے شوہر کا کیا بنے گا"

"میں بھی یہی سوچ رہی ہوں" دونوں مسکرا دیں

"دعا" ایہا نے ڈرتے ڈرتے بلایا

"نہیں مطلب کہ کیا؟؟؟ وہ سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو" وہ غصے سے کمر پر ہاتھ رکھ کر پلٹی

"کیا سمجھ رکھا ہے اس نے مناہل کو۔۔۔ سر پھاڑ دوں گی میں معیز احمد کا زکوٹا جن کہی کا" وہ غصے سے بولی

"دعا بیٹا دھر آؤ یہاں بیٹھو بیابانی لاؤ" دعا ان کے پاس آ کر بیٹھی اور بیامنه بسورتی اٹھ گئی "سب مجھ سے ہی پانی کیوں منگواتے ہیں" وہ ناک چڑھا کر کچن میں چلی گئی "دعا تمہیں میں نے اس لیے نہیں بتایا کہ تم آتش آفشاں بن جاؤ تم مجھے بتاؤ میں کیا کروں" "کرنا کیا ہے خالہ آپ منع کر دیں اور شہریار کے لیے ہاں کہہ دیں" اس نے دو ٹوک انداز میں کہا

"وہ پریشی کی حالت بھی مجھے بتا چکی ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تم مناہل سے بات کرو ہو گا وہی جو وہ کہے گی تم دونوں اس سے بات کرو" انہوں نے دعا اور ابیہا کو دیکھ کر کہا "آج مناہل کے بابا ہوتے تو" ان کی آواز بھیک گئی ابیہا اور دعا دونوں انکے گلے لگ گئی "خالہ آپ بالکل پریشان ناہوں ہم ہیں ناہم بات کریں گے مناہل سے آپ بس اس کے لیے شاپنگ شروع کریں" انہوں نے مسکرا کر دونوں کو پیار کیا

رات قطرہ قطرہ بہہ رہی تھی سامنے دیوار پر لگی گھڑی رات کے دو بج رہی تھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ سوچوں میں گم تھا

"مناہل کا رشتہ آیا ہے وہ بس مناہل کی واپسی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ آئے تو کوئی رسم کر دیں
"وہ سیدھا ہو کر بیٹھا دل میں عجیب سی بے چینی تھی اب انتظار تھا تو بس مناہل کے جواب کا

باہر سے چڑیوں کے چہچہانے کی آواز آرہی تھی آسمان پر روشنی بھی تقریباً پھیل چکی تھی اس
نے قرآن پاک کو بند کر کے آنکھوں سے لگا کر چوما پھر دعا مانگ کر ہاتھ چہرے پر پھیرا دعا
آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھول کر آئی اس کے ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا مناہل اسے دیکھ کر
مسکرائی

"یہ لو" دعا نے جوس سے پکڑا یا اور قرآن اٹھا کر الماری میں رکھا

"جوس تو بہت مزے کا ہے" مناہل گھونٹ لیتے ہوئے بولی

"میں نے بنایا ہے کیسے نہ مزے کا ہوتا" وہ ایک ادا سے بولتی اس کے ساتھ آکر بیٹھی

"درد تو نہیں ہوا رات کو؟"

"نہیں یار میں ٹھیک ہوں اتنی نہیں بیمار جتنا تم نے اور علی نے ٹینشن لے لی ہے بس کمزوری

ہے وہ بھی کچھ دنوں تک ٹھیک ہو جائے گی"

"بس بس مجھے ناہیلاؤ" دعا لیٹ گئی

"سو جاؤ اب مجھے بہت نیند آرہی ہے"

"ہا سپٹل نہیں جانا؟"

"نہیں کچھ دن میں تمہارے ساتھ رہوں گی نمرہ کو بتا دیا ہے وہ دیکھ لے گی"

"دعا میں ٹھیک ہوں"

"مجھے کچھ نہیں سننا سوجاؤ" مناہل نے اس کی پشت کو گھورا اور آہستہ سے لیٹ گئی

ٹھنڈی ہوائ نے شہر کو سردی میں لپیٹ رکھا تھا سورج بادلوں کے اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا
"بھائی آپ مجھے اٹھادیتے میں ناشتہ بنا دیتی" بیس اکیس سال کی لڑکی ڈائنگ میں آتے ہوئے
بولی سرخ گلابی ڈوروں والی آنکھیں اس بات کا پتہ دے رہی تھیں کہ وہ کچھ دیر پہلے ہی جاگی
ہے "تم رات کو اتنی دیر سے سوئی تھی اس لیے میں نے ڈسٹرب نہیں کیا" وہ چائے کا گھونٹ
لے کر بولا ایمان اس کے ساتھ ڈائنگ کی کرسی کھینچ کر بیٹھی اور میز پر رکھے آیان کے ہاتھ کو
پکڑا

"آئی لو یو بھائی" وہ مسکرایا

"کیا چاہیے موٹی"

"بھائی" اس نے حیرت سے اسے دیکھا

"سچ میں آئی لو یو کچھ بھی نہیں چاہیے مجھے" وہ اس کے کندھے پر سر ٹکا کر بیٹھ گئی آیان مسکرایا

"بھائی شادی کر لیں نا پھپھو کا کل بھی فون آیا تھا" اس کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی ایمان

سیدھی ہو کر بیٹھی آخر کب تک وہ اپنے جان سے پیارے بھائی کو اکیلا اس دیکھتی

"دعا ملی آپ کو؟" آیان نے نظریں چڑائیں وہ جان گئی

"کیا بات ہوئی بتائیں بھائی؟"

"کچھ بھی نہیں"

"بھائی پلیز زبھول جائیں اسے" آیان نے درد بھری نظروں سے اسے دیکھا

"کیا بھولنا آسان ہے"

"کوشش کر کے تو دیکھیں لا حاصل کے پیچھے مت بھاگیں" اس نے درد سے آنکھیں پھینچی

"ان گزرے سالوں میں بہت آگے بڑھ گئی ہوں میں چاہ کہ بھی میں پیچھے نہیں دیکھنا

چاہتی" اس نے لمبا سانس لیا اور کھڑا ہو گیا

"یونیورسٹی کے لیے لیٹ ہو جاؤ گی جلدی سے ناشتہ کر لو"

"بھائی"

"ایمان پلیز زز"

"صرف آپ ہی تو ہیں میرے میں نہیں دیکھ سکتی آپ کو ایسے" وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے

ہوئے بولی

"میں ٹھیک ہوں میری گڑیا" آیان نے اپنی گڑیا کو سینے سے لگایا

معین نے پریشہ کے سر پر پیار کیا تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں

"اسلام علیکم پری"

"و علیکم اسلام" وہ مسکرائی

"طبیعت کیسی ہے"

"ٹھیک"

"چلو پھر جلدی سے اٹھ جاؤ ناشتہ تیار ہے"

"ڈیڈی پھر میں پری کے گھر جاسکتی ہوں میں بس ان کی ماما سے پوچھوں گی وہ کب آئیں

گی" معیز نے اسے دیکھا وہ آنکھوں میں التجالیے پوچھ رہی تھی

"او کے چلی جانا آپ کی پری کل شام کو آگی تھی"

"سچ" وہ جھٹ سے اٹھ کر بیٹھی

"جی"

"پھر میں ان سے مل کر آتی ہوں"

"نہیں پہلے فریش ہو کر ناشتہ کرنا ہے پھر باقی کام"

"او کے" وہ فوراً اٹھ گی۔۔۔۔

ناشتے سے فارغ ہو کر معیز آفس چلا گیا جبکہ سلمہ بیگم پریشے کو تیار کرنے لگی

"دادی میں کیسی لگ رہی ہوں" وہ گول گول گھومی

"بہت پیاری لگ رہی ہے میری گڑیا" انہوں نے اس کی پیشانی پر پیار کیا پریشے نے ڈریسنگ

ٹیبل سے بینڈ اٹھا کر بالوں میں لگایا اور پھر جھک کر اپنے سینڈل بند کیے

"میں جاؤ پری کے پاس"

"ہاں جاؤ خیال رکھنا اپنا اور تنگ بھی نہیں کرنا کسی کو"

"پکا دادی میں کسی کو تنگ نہیں کروں گی" وہ مناہل کے گھر کی جانب بھاگ گی دروازہ دعانے کھولا تھا

"واؤ پریشے کتنی پیاری لگ رہی ہو" دعانے جھک کر اس کی گال پر پیار کیا اور اسے لیے اندر آئی
 "ماشاء اللہ۔۔۔ کیسی ہو پریشے" صبا بیگم سے ملنے کے بعد وہ صوفے پر ان کے ساتھ بیٹھ گی
 "میں ٹھیک ہوں آنٹی پری کہاں ہیں"

"اپنے کمرے میں"

"میں جاؤں"

"ہاں جاؤ"

دعا کچن میں تھی ملازمہ کو پریشے کے لیے کچھ بنانے کا کہہ کر باہر آئی
 "پری کہاں گی"

"مناہل سے ملنے اوپر گی ہے"

"اوپر" وہ بھی مناہل کے کمرے کی طرف بڑھی

"پری اٹھانہ دینا اسے" وہ جلدی سے اوپر آئی پریشے مناہل کے کمرے کے باہر کھڑی تھی
 "کیا ہوا" دعانے پوچھا

"I think pri is sleeping "

اس نے ایک بار ہی دروازے پر دستک دی تھی

"yes she is sleeping "

"تو آپ انہیں بولونا میں ان سے ملنے آئی ہوں"

"آپ کی پری کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے وہ دوائی لے کر سو رہی ہے اٹھے گی تو میں

اسے بتا دوں گی"

"اوہ پری کی طبیعت خراب ہے" وہ پریشانی سے بولی

"ہوں" دعا نے سر ہلایا

"میں ایک دفعہ انہیں دیکھ لوں پکا میں انہیں ڈسٹرب نہیں کروں گی" دعا مسکرائی

"آؤ" اس نے دروازہ کھولا اور وہ دونوں کمرے میں آگئیں جہاں مدہم روشنی تھی سامنے بیڈ پر

مناہل سو رہی تھی چہرہ پر سکون تھا پریشہ اسے دیکھتے ہی کھل اٹھی اور آگے بڑھی بلکل بیڈ کے

پاس آکر وہ دعا سے ہی دیکھ رہی تھی اس نے جھک کر بیڈ پر پڑے مناہل کے ہاتھ پر لب

رکھے

"آئی مس یو پری" دعا کی آنکھیں پھیلی پریشہ کی مناہل سے محبت اسے حیران کر گئی تھی مناہل

دوائیوں کے زیرے اثر سو رہی تھی اس لیے نہیں اٹھی ورنہ وہ ہلکی سی آواز پر بھی اٹھ جایا کرتی

تھی

"تھینک یو دعا آپنی" وہ دعا کو بول کر کمرے سے نکل گئی لیکن دعا اپنی جگہ سن کھڑی تھی اس نے

مناہل کو دیکھا یہ قسمت نے کیسا کھیل کھیلا تھا

"اللہ پلیز اب میری مناہل کو کوئی تکلیف نا دینا پلیز" اس نے دل سے دعا کی اور آنکھوں میں

آئی نمی صاف کرتی باہر چلی گی

دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے فائل سے سر اٹھایا سنان مسکراتا ہوا اندر آفس میں داخل ہوا

"کیا حال ہے بھائی" وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھا

"ٹھیک ہوں تم بتاؤ ہو گیا کام"

"جی"

"سنان" اس نے فائل بند کی اور اس کی طرف متوجہ ہوا

"میں اب ٹھیک ہوں تم ماما کے ساتھ بابا کی طرف چلے جاؤ انہیں تمہاری ضرورت ہے اور

دوسرا تمہاری شادی کے دن بھی قریب آ رہے ہیں"

"بھائی بابا کو آپ کی بھی ضرورت ہے۔۔۔ ہمیں آپ کی ضرورت ہے۔۔۔ ہم سب مل کر

ایک گھر میں بھی تو رہ سکتے ہیں نا اور پریشہ ماما کے بغیر کیسے رہے گی" معیز نے سر جھٹک کر

نظریں لیپ ٹاپ کی جانب موڑ لی بحث فضول تھی کیونکہ سنان نے ماننا تھا اور ناسلمہ بیگم نے

سنان معیز کو دیکھتا رہا سنان کے دل میں معیز کی بہت محبت تھی اس کا بڑا بھائی اس کے لیے ایک

پرفیکٹ ماڈل تھا بار بار شخصیت۔۔ فضول گوئی سے پرہیز کرنے والا لیکن کچھ عرصے میں جیسے

وہ بہت ٹوٹ گیا تھا مسکراہٹ تو کہی کھو گئی تھی اور قہقہے تو صرف ایک انسان کی وجہ سے ہی تھے

اس کے جانے کے بعد تو معیز احمد تو کبھی آواز سے ہنسے ہی نہیں تھا سنان نے دکھ سے نظریں موڑ

لی اور لمبا سانس لے کر کھڑا ہوا میسج ٹون پر موبائل جیب سے نکالا

"تم پائے کھاتے ہو" سبیل کا میسج سکریں پر جگ مگار ہاتھ شادی کے دن قریب آتے ہی گھر داری زور و شور سے سیکھی جا رہی تھی سنان نے مسکراہٹ لبوں میں دبائی

"ہاں لیکن ایک کے نہیں کھاتا" فوراً جواب آیا کس کے

"وہ جو دولتیاں مارتا ہے نا اس کے" وہ تصور میں سبیل کا غصے سے لال ہوتا چہرہ دیکھ کر مسکرایا

"ہاں اپنوں کو کون کھاتا ہے" میسج کے ساتھ ایک سٹیکر آیا تو سنان نے قہقہہ لگا یادو گدھے آپس میں گلے لگے کھڑے تھے معیز نے اسے دیکھا

"کیا ہو گیا"

"کچھ نہیں بس وہ جو آپ کی بہن ہے نا اسی کا میسج ہے"

"تم تنگ کر رہے ہو اسے"

"بھائی آپ اس کے پاٹنر نہیں بنے گے"

"میرا اوٹ اسی کے ساتھ ہے"

"دیٹس ناٹ فیئر۔۔۔" اس نے منہ بنایا "اچھا چلیں گھر چلتے ہیں"

"ابھی"

"جی ابھی"

"سنی ابھی سات بجے ہیں" سنان نے لیپ ٹاپ بند کیا اور اس کے ہاتھ سے فائل لے کر میز پر رکھی

"بس اب چلیں" معیز ناچارہ اٹھ گیا

مناہل کی آنکھ پانچ بجے کھلی اس نے سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا وہ بند تھا
 "اف دعاء" اس نے موبائل اون کیا تو دھڑادھڑا نوٹیفیکیشن آنا شروع ہو گئے موبائل رکھ کر وہ
 اٹھ گی اور کمرے کی لائٹ جلا کر کمر پر جھولتے بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنایا گھڑی پر نظر پڑتے ہی اس
 نے سر پر ہاتھ رکھا

"اتنی دیر سو گئی میں" آگے بڑھ کر الماری سے ہلکا گلابی رنگ کا سوٹ نکالا اور ہاتھ لینے چلی گی
 کچھ دیر بعد وہ مغرب کی نماز پڑھ کر فریش سی لاونج میں آئی دعا چائے میز پر رکھ رہی تھی جبکہ
 ایہا اور صبا بیگم ویڈیو کال پر نوٹیفیکیشن سے بات کر رہی تھیں جو کہ ایہا اور دعا کی والدہ
 تھی۔۔۔۔

"اٹھ گی آؤ" دعا سے دیکھتے ہی مسکرائی وہ سامنے والے صوفے پر پاؤں اوپر کر کے بیٹھ گی اور
 زور سے سلام کیا سکرین ایہا کی طرف تھی

"اسلام علیکم خالہ جانی" ایہا نے موبائل اس کی طرف موڑا
 "وعلیکم اسلام مناہل کیسی ہو اللہ کتنی کمزور ہو گی ہو" مناہل نے ایہا کو گھورا وہ جان کر ان کے
 سامنے والے صوفے پر بیٹھی تھی تاکہ نوٹیفیکیشن خالہ سے نہ دیکھیں اسے پتا تھا وہ اسے دیکھ کر
 پریشان ہو جائیں گی

"نہیں نہیں خالہ میں ٹھیک ہوں یہ بیا کا کمرہ ایسا ہے"

"صبا سے گھر بٹھاؤ اور اس کی صحت بناؤ"

"ہاں اب یہ مجھے گھر سے باہر نکل کے تو دیکھائے" مناہل نے سر پر ہاتھ رکھا دعا اس کے ساتھ
آ کر بیٹھی

"طبیعت کیسی ہے؟"

"ٹھیک ہوں"

"صبا شہریار کے بارے میں کیا سوچا پھر بات کی مناہل سے؟" مناہل نے صبا بیگم کو دیکھا اور
ایہا نے دعا کو

"نہیں ابھی نہیں کی کل ہی تو آئی ہے"

"اچھا" مناہل انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی تبھی ڈور بیل بجی

"میں دیکھتی ہوں" ایہا اٹھ کر باہر گئی کچھ دیر بعد پریشہ اس کا ہاتھ تھامے لاؤنج میں آئی مناہل
نے موبائل پر میسج ٹائپ کرتے سراٹھایا

"پری" پریشہ بھاگ کر اس کے پاس آئی اور اس کے گلے لگ گئی اتنے دنوں بعد پریشہ کو اپنے
سامنے دیکھ کر مناہل کو خوشی ہوئی تھی لیکن پریشہ معیز کی بیٹی ہے یہ سوچ بھی فوراً آئی تھی
پریشہ نے پیچھے ہو کر اس کے گال پر اپنے لب رکھے

"آئی مس یو سوچ پری" مناہل ششدرہ گی پریشہ کی محبت اس کی آنکھوں میں صاف دکھتی
تھی اس نے زور سے پریشہ کو گلے لگا لیا کتنی ہی دیر وہ دونوں ایسے ہی رہے دو آنسو مناہل کی
آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے صبا بیگم اپنے کمرے میں جا چکی تھی ایہا اور دعا نے اس کے

کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ گال صاف کر کے پیچھے ہوئی اور پریشے کے ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ بٹھایا

"کیسی ہے میری پرنس"

"بلکل ٹھیک مجھے آپ کو تھینک یو کہنا تھا"

"کیوں" مناہل کے لبوں پر مسکراہٹ تھی اس نے پریشے کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگایا
"آپ نے ڈیڈی کو ٹھیک کر دیا نہ اس لیے تھینک یو سوچ پری تھینک یو" مناہل کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی

"میں بھی بڑے ہو کر ڈاکٹر بنوں گی میں بھی آپ کی طرح۔۔۔"

"پریشے" اس نے فوراً اسے ٹوکا وہ اسے کہنا چاہتی تھی نہیں پریشے نہیں تم میری طرح نہیں بنوں گی تم میری جیسی نہیں ہوگی تم مناہل ندیم نہیں بنوگی لیکن الفاظ گلے میں گھٹ گئے آنکھیں دھندلا گئیں

"پری کچھ کھائے گی" ابہانے پریشے کو اپنی جانب متوجہ کیا

"مناہل تم ٹھیک ہو" اس نے سر ہلادیا

"نہیں میں نے نوڈلز کھائی ہیں" وہ پری کی طرف مڑی

"پری باہر والک کریں" وہ چہک کر بولی

"نہیں پری۔۔۔" دعانے بولنا چاہا لیکن مناہل اٹھ گئی

"کیوں نہیں"

"مناہل"

"یار میں ٹھیک ہوں پانچ منٹ تک آ جاؤں گی ویسے بھی میں بور ہو رہی ہوں" اس نے بالوں کا ہلکا سا جوڑا بنایا اور ڈوپٹہ صبح سے سر پر کر کے پریشے کا ہاتھ پکڑا

"چلو پری"

"دعا پلیرز مزے کی کافی تو بنا دو مل کر پیتے ہیں اور بیاتم کوئی اچھی سے مووی ڈاؤن لوڈ کر لو" وہ پریشے کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب بڑھ گئی

سردی کا زور ٹوٹ چکا تھا یہ سوسائٹی پر سکون تھی اس لیے وہ دونوں آرام سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے گھر کے سامنے والک کر رہی تھیں اور ساتھ ساتھ باتوں میں بھی مصروف تھی پریشے اسے اپنی کہانیاں سنارہی تھی اور مناہل غور سے اسے سن رہی تھیں پھر مناہل نے کچھ سوچتے ہوئے اس سے سوال کیا

"پری آپ کی ماما کیسی تھی" دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی سارا منظر پھر سے آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا

"مجھے نہیں پتا مجھے وہ یاد نہیں ہیں" مناہل نے رک کر اسے دیکھا

"اچھا یہ بتاؤ سکول کب اوپن ہو رہے ہیں آپ کے" اس نے پریشے کا موڈ ٹھیک کرنا چاہا

"کنگ منڈے"

"اوکے۔۔۔ پھر پری سکول جائے گی"

"یس" پریشے نے مسکراتے ہوئے کہا مناہل اپنے گھر کے سامنے پہنچ چکی تھی تبھی پریشے کے گھر کے سامنے گاڑی آکر رکی

"ڈیڈی آگئے" مناہل نے گاڑی کو دیکھا ہیڈلائٹس اس کی آنکھوں میں پڑی تو اس کی آنکھیں چندھیا گئی اس نے آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھا لائٹس بند ہوتے ہی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر سنان اتر اناہل نے ہاتھ ہٹایا نظریں گاڑی میں بیٹھے معیز کی نظروں سے ملی وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا

"چلو پریشے اب آپ جاؤ" مناہل نے پریشے کی گال پر ہاتھ رکھ کر کہا معیز گاڑی کا دروازہ بند کر کے مین گیٹ کے پاس آیا اور پریشے کا انتظار کرنے لگا جو مناہل کو نیچے ہونے کا اشارہ کر رہی تھی مناہل جھکی تو پریشے نے اس کی گال پر اپنے لب رکھے

"آئی لو یو پری بائے" وہ اسے ہاتھ ہلا کر معیز کی جانب بھاگ گئی مناہل نے سیدھے ہو کر معیز کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کا دل زور سے دھڑکا جیسے بس ابھی باہر نکل آئے گا وہ فوراً دروازہ کھول کر اندر چلی گئی اس کا لال چہرہ دیکھ کر معیز کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی جسے وہ فوراً چھپا گیا اور پریشے کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گیا

اک تجھ کو ہی بس دیکھ کر

بھولی مجھ کو ہی میری نظر

تجھ کو شاید نہیں ہے خبر

تجھ کو جیتے ہیں ہم کس قدر۔۔

دعا ہا سپٹل جانے کے لیے آئینے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی جبکہ مناہل منہ پھلائے بیڈ پر لیٹی اسے گھور رہی تھی آج کل دعا کا بسیرا مناہل کا کمرہ ہی تھا دعا نے آئینے میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھا

"قسم سے غصے میں بہت پیاری لگتی ہوا گر میں شاعرہ ہوتی تو تمہارے غصے پر کی غزلیں لکھتی" وہ اس کے سامنے آکر بیٹھی مناہل نے اسے گھوری دیکھائی
"اپنا خیال رکھنا بیڈ سے اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے اور ٹھیک آدھے گھنٹے بعد دوائی کھا لینا"
"میں ٹھیک ہوں یار"

"لیکن آرام کرنا پھر بھی ضروری ہے"
"او کے میری ماں مجھے یہ بتاؤ شہریار والی کیا بات ہے خالہ کیا بول رہی تھی اس دن" دعا نے اسے دیکھا پھر بات کرنے کا ارادہ کیا

"مناہل مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے" اس نے مناہل کا ہاتھ پکڑا
"ہاں بولو"

"وعدہ کرو تم پریشان نہیں ہوگی"

"او کے بابا نہیں ہوں گی تم بتاؤ"

"تمہارے لیے شہریار کا رشتہ آیا ہے" مناہل کچھ لمحے چپ رہی پھر بولی
"ماما نے کیا سوچا ہے پھر" دعا اس کے پرسکون چہرے کو دیکھ کر چونکی

"ایک اور رشتہ بھی آیا ہے خالہ جان نے کہا ہے جو تم کہو گی وہی ہوگا"
 "دوسرا کس کا آگیا" شہریار کا تو کچھ کچھ اندازہ تھا اسے کیونکہ ممانی کو وہ پہلے ہی پسند تھی دعا کو
 سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے بتائے
 "بولو بھی"

"معیز" دعا نے گویا بم پھوڑا مناہل نے بے یقینی سے اپنا ہاتھ کھینچا
 "معیز کک۔۔۔ کون سا معیز" اس نے دل کو تسلی دی اور بھی تو معیز نام کے لڑکے ہیں
 "معیز احمد" مناہل کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے اس نے دعا کو کندھوں سے پکڑا
 "دعا اگر تو یہ مزاق ہے تو بہت ہی بے ہودہ مزاق ہے"
 "یہ سچ ہے مناہل معیز احمد تم سے شادی کرنا چاہتا ہے سلمہ آنٹی آئی تھی خالہ سے تمہارا ہاتھ
 مانگنے" مناہل چند لمحے بے یقینی سے دعا کو دیکھتی رہی پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا
 "نہیں نہیں دعا۔۔۔۔"

"ریلیکس مناہل"

"معیز کی مجھ سے شادی۔۔۔ یہ کیسے۔۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ معیز مجھ سے شادی کیسے
 کر سکتا ہے"

"مناہل تم پریشان نا ہو کوئی زبردستی نہیں ہے" مناہل نے اپنا سر اٹھایا۔
 "ماما کو بولو معیز کو انکار کر دیں اب اس کو مجھ میں کیا نظر آگیا ہے میں ہر گز اس سے شادی نہیں
 کروں گی" وہ اٹھ کر واش روم میں چلی گی دعا نے واش روم کے بند دروازے کو دیکھا اور پھر

بیگ اٹھا کر باہر آگئی مناہل کا پیغام صبا بیگم کو دے کر وہ ہاسپٹل جانے کے لیے گھر سے نکل آئی
موبائل پر علی کا نمبر ملایا

"اسلام علیکم علی کہاں ہو ایسا کرو میں پر جو ریسٹورنٹ ہے وہاں آ جاؤ ہاں بس میں بھی پانچ
منٹ تک پہنچ جاؤں گی اللہ حافظ" موبائل پر س میں ڈال کر وہ پیدل ہی چل پڑی حجاب کے
ساتھ ڈوپٹہ کندھے پر ڈال رکھا تھا جو ہواسے لہرا رہا تھا اسے بس اب مناہل کی پریشانی تھی دل تو
بلکل نہیں تھا اسے چھوڑ کر جانے کا لیکن وہ جانتی تھی اب مناہل کچھ دیر اکیلار ہنا چاہتی ہے

خاک سے تم

اور خاک سے ہیں ہم

پھر کیوں

خاص ہوئے تم

اور خاک ہوئے ہم

اس کا وجود پسینے میں بھیگ رہا تھا دل کی دھڑکن تیز تھی لیسر میں کٹے بال چہرے پر آرہے تھے
دونوں ہاتھ بیسن کے دہانوں پہ رکھے وہ آنسوؤں پینے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی جو
کوشش کے باوجود بھی ابل پڑے اس نے چہرہ اٹھا کر سامنے لگے آئینے میں اپنا عکس دیکھا پھر
آنکھیں زور سے بند کی اسے لگ رہا تھا وہ اسی موڑ پر آگئی ہے جہاں چھ سال پہلے کھڑی تھی لیکن

نہیں اب اسے کمزور نہیں پڑنا تھا اس نے وہی دن یاد کیا جس دن اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا
تھا

"میں کچھ غلط کر رہی ہوں"

"نہیں تو غلط تو کچھ نہیں ہے"

"میں اب کیا کروں"

"بھول جاؤ اسے"

"کیا اتنا آسان ہے بھول جانا" اس کی آنکھوں میں کرب تھا

"ہاں"

"آسان نہیں ہے محبت کو ختم کر دینا" اس نے دکھ سے کہا

"اس دنیا میں سب کچھ فانی ہے سب کو ختم ہونا ہے تو یہ جزبے بھی فانی ہیں میری جان ہاں

آسان نہیں ہے اتنا لیکن اگر تم سچے دل سے اس سے نکلنا چاہو گی تو یہ اتنا مشکل بھی نہیں ہے

--- کوئی ہے جو تمہاری مدد کر سکتا ہے"

"کون؟؟؟"

"جس نے یہ احساس تمہارے دل میں پیدا کیا ہے وہی" اس کی آنکھوں میں اب نئی واضح

ہو رہی تھی

"اللہ۔۔۔۔۔ اللہ سے کہو اس کی جانب قدم بڑھاؤ وہ تمہیں اس مشکل سے نکالے گا اور کتنا اچھا ہونہ وہ تمہارے دل کو اپنی محبت کی جانب موڑ دے وہ تمہیں چن لے پتا ہے اس کی محبت بہت انمول ہے اس کی محبت پاتے ہی ہم سر خر ہو جاتے ہیں"

"کیا پھر میں اس تکلیف سے نکل آؤں گی؟"

"بلکل۔۔۔ لیکن تمہارا یقین پختہ ہونا چاہیے اور صبر بھی کرنا ہوگا کیونکہ جتنا ہم میں صبر ہوگا اتنا ہماری دعا میں اثر ہوگا تم اس کی رضا میں راضی رہو گی تو وہ تمہیں اپنی رحمت سے اتنا نوازے گا جتنا تم نے گمان بھی نہیں کیا ہوگا" اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں وجود کانپ رہا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر نکا کھولا پانی آتے ہی اس نے وضو کیا باہر آ کر ڈوپٹہ لپیٹا اور جائے نماز بچھا کر نفل کی نیت باندھی آنسوں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں رکے سلام پھیرتے ہی وہ سجدے میں جھک گئی

"اللہ۔۔۔" پکار میں درد تھا

"میں بہت بری ہوں نا اللہ میں پھر کمزور پر رہی ہوں۔۔۔ اللہ اب تو میں نے آپ کو اپنا دوست بنا لیا تھا اب کیوں پھر سے آ گیا ہے وہ" کمرے میں اب سسکیاں گونجنے لگی

یارب۔۔!

میں ایک کھلونا مٹی کا۔۔!

تیرے کن سے جو تخلیق ہوا۔۔!

تیرے کرم نے ذی روح کیا مجھے

تیرے حکم سے سانسیں چلتی ہیں
تیرے فضل سے ہستی قائم ہے
تو اول تو ہی آخر ہے
تو ظاہر ہے تو باطن ہے
اک اور کرم فرما مجھ پہ
میرے سارے زنگ اتاریا رب
اور اپنا رنگ چڑھا مجھ پہ۔۔!

وہ کرسی کھینچ کر بیٹھی اس وقت ایک دو میز پر ہی لوگ موجود تھے دعا نے ایک سرسری سی نظر
ارد گرد ڈالی ریستورنٹ کی تھیم بلیک اور وائٹ تھی ریستورنٹ کافی فرنشڈ تھا اس کے بیٹھتے ہی
فوراً بیر اس کے پاس آیا اور مینیو کارڈ اس کے سامنے رکھ کر چلا گیا دعا نے موبائل نکال کر علی
کو کال کی

"کہاں رہ گئے ہو علی ہاسپٹل کے لیے لیٹ ہو جائیں گے ہم"

"بس آگیا پیچھے مڑ کر دیکھیں" دعا نے فون کان سے لگائے ہی گردن موڑی کاؤنٹر پر کمپیوٹر کے
پاس کھڑا لڑکا جیسے تھم سا گیا علی چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور کرسی کھینچ کر دعا کے سامنے بیٹھا
لڑکے کی نظریں ان دونوں پر ہی تھی

"کچھ آڈر کیا آپ نے"

"نہیں میں ناشتہ کر کے آئی ہوں"

"کافی تو چلے گی نا" علی کافی کا آڈر دے کر اس کی طرف متوجہ ہوا

"اب بتاؤ ایسی کیا بات ہے جو اتنے دنوں سے بے چینی ہے" دعا نے پوچھا

"مجھے نہیں پتا مجھے یہ بات آپ سے کرنی چاہیے یا نہیں لیکن مجھے یہی مناسب لگا کہ پہلے آپ

سے" دعا کہنی میز پر ٹکا کر تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے علی کو غور سے سن رہی تھی دائیں جانب

کھڑا لڑکا اسے ہی دیکھ رہا تھا

"علی یہ اتنی پہلیاں مت بچھو اؤ سیدھی بات کہو" ویٹر کپ رکھ کر چلا گیا تو وہ دوبارہ بولا

"سیدھا سیدھا بولوں گا تو یہ نا ہو آپ میرے دانت ہی توڑ دیں" دعا ہنسی لڑکے کے لیے یہ منظر

سب سے خوبصورت منظر تھا

"نہیں میں نہیں توڑوں گی اب بتاؤ" علی نے کافی کا گھونٹ لیا پھر بولا

"میں آپ کی بہن سے شادی کرنا چاہتا ہوں" دعا نے رک کر اسے دیکھا پھر ہاتھ میں پکڑا کپ

واپس میز پر رکھا

"ابہا سے؟"

"جی" دعا کو حیرت ہوئی

"ایسے اچانک میرا مطلب آپ ابہا کو جانتے بھی نہیں ہیں اور یوں اچانک شادی"

"ابھی نہیں جانتا لیکن شادی کے بعد جان جاؤں گا مجھے آپ کی اجازت چاہیے تھی کیا میں اپنی

امی کو آپ کے گھر بھیج دوں" کچھ لمحے دعا خاموش رہی پھر مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا

"میں بابا سے بات کر کے آپ کو بتاؤں گی"

"تھینک یو سو مچ"

"بیا بہت تنگ کرتی ہے ابھی سے تیاری پکڑ لیں"

"دو ملاقاتوں میں تھوڑا تھوڑا اندازہ ہو گیا ہے" دعا ہنسی اچانک نظر دائیں جانب گی اور پھر پلٹنا

بھول گئی مسکراہٹ غائب ہوئی

"ایک چیز دیکھانی تھی آپ کو" علی کی آواز پر وہ سیدھی ہوئی

"یہ کیا سمجھ رہا ہو گا علی اور میں ایک ساتھ۔۔۔۔۔" چہرے کا رنگ اڑا اس نے گردن موڑ کر

آیان کو دیکھا جس کی آنکھوں میں درد تھا ٹوٹنے کی کرچیاں تھی دعا کی گردن میں گلٹی ڈوب کر

ابھری

"یہ دیکھیں" علی نے لال مٹھی ڈبیر کھول کر اس میں سے انگوٹھی نکال کر دعا کے سامنے کی

آیان کو اپنا وجود بھاری ہوتا محسوس ہوا

"دیکھیں نادعا" دعا نے ہاتھ اٹھایا ہی تھا جب تیزی سے آیان اپنا کوٹ اٹھا کر ریسٹورنٹ سے

باہر نکلا دعا نے پلٹ کر اسے جاتے دیکھا

"کیسی ہے"

"پیاری ہے" وہ بمشکل کہہ پائی

"یہ میں نے ابیہا کے لیے لی ہے"

"اچھی ہے اب ہمیں چلنا چاہیے" وہ بیک اٹھا کر کھڑی ہو گئی

وہ ریستورنٹ سے نکلتے ہی دائیں جانب بنی سڑک پر چلنے لگا قدموں میں تیزی تھی سانس پھول
رہا تھا لیکن رکنے کے بجائے وہ بھاگنے لگا

تمہارا انتظار ناکرتے ہوئے بھی

ہر موڑ پر تمہارا انتظار کیا ہے

تمہاری امید ناکرتے ہوئے بھی

میں نے ہر قدم پر تمہاری تمنا کی ہے

تمہارے ناچاہتے ہوئے بھی

میں نے تمہیں اتنا چاہا کہ کسی اور کی آرزو بھی نارہی

بھاگتے بھاگتے وہ گھر کے قریب آ گیا تھا آنکھیں لال ہو رہی تھی دل میں ٹیس سی اٹھ رہی تھی
اس نے سراٹھا کر آسمان کو دیکھا جو برسے کو بے تاب تھا کسی بھی وقت ابرے رحمت برس سکتی
تھی ----

منابھل ہلکی سی دستک دے کر کمرے میں آئی صبا بیگم نے سراٹھا کر اسے دیکھا وہ تیار نظر آرہی
تھی کالے سیدھے ٹراؤزر پر مہرون کرتا جس پر کالے دھاگے کا ہلکا کام تھا ساتھ کالڈ وپٹہ لے
رکھا تھا پیروں میں کالی چھوٹی ہیل والی جوتی پہنے۔۔۔ لمبے لیٹر میں کٹے بالوں کی اونچی پونی بنا

رکھی تھی آنکھوں میں گہرا کا جل ہاتھ پر گھڑی وہ مسکراتے ہوئے صبا بیگم کے پاس آکر بیٹھی
ہاتھ میں پکڑا کلچ ایک طرف رکھا

"کہاں کی تیاری ہے؟"

"ہا سپٹل جا رہی ہوں"

"میڈم آپ تو چھٹیوں پر تھی"

"میں بور ہو گی ہوں گھر بیٹھ کر ماما جلدی آجاؤں گی پکا" اس نے ان کا ہاتھ پکڑا

"اچھا ٹھیک ہے جاؤ لیکن جلدی آجانا" وہ جانتی تھی مناہل تک کر گھر نہیں بیٹھ سکتی اس کو اپنے
کام سے جنون کی حد تک پیار تھا

"اپنا خیال رکھیے گا بیابس آنے والی ہو گی اللہ حافظ" وہ صبا بیگم سے گلے مل کر اٹھ گی

"میں نے سلمہ کو فون کر دیا تھا" ہینڈل پر رکھا ہاتھ رکھا

"کیا کہا انہوں نے" رخ نہیں موڑا

"وہ تم سے خود بات کرنا چاہتی ہے"

"آپ کیا چاہتی ہیں؟"

"اپنی بیٹی کی خوشی" وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گی

بیس سالہ لڑکی تیز تیز چلتی یونیورسٹی سے باہر نکلی جہاں شام کے سائے لہرا رہے تھے اور ہلکی

ہلکی بارش بھی شروع ہو چکی تھی

"اب میں گھر کیسے جاؤں گی" اس نے پریشانی سے ارد گرد نظر ڈالی جہاں کوئی رکشہ نہیں تھا
 "کھڑا رہنا تو بیکار ہے بھائی کو فون کرتی ہوں" اس نے بیک سے موبائل نکالا
 "یہ اون کیوں نہیں ہو رہا۔۔۔ اوہنو بیٹری لو ہے اب بھائی کو کیسے بتاؤں انفن سر آپ کو اللہ
 پوچھے کیا ضرورت تھی لیٹ لیکچر لینے کی" اس نے موبائل بیگ میں ڈالا اور پیدل ہی گھر کی
 جانب چل پڑی

آسمان پر اندھیرا پھیل رہا تھا وہ سٹاٹ کٹ کے چکر میں سنسان گلی میں آگئی۔۔۔ وہ ڈرتے
 ڈرتے بیچ سڑک پر تیز تیز چلنے لگی ہلکی ہلکی بارش اب موسلا دھار بارش کا روپ دھار چکی تھی
 گاڑی کے ہارن پر وہ اچھلی ڈر کر پاؤں پھسلا اور وہ زمین پر گری گاڑی والے نے فوراً بیک لگائی
 ایمان اپنی بے بسی پر وہی بیٹھ کر رونے لگی اسے چوٹ آئی تھی گاڑی والا فوراً گاڑی سے اتر کر
 اس کے پاس آیا

"آپ کو چوٹ تو نہیں لگی" ایمان منہ ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی تو وہ گھبرا گیا اور اس کے
 سامنے جھکا

"آپ اٹھیں میں آپ کو ہاسپٹل لے جاتا ہوں" ایمان نے جب کوئی جواب نہیں دیا تو اس نے
 دوبارہ اسے مخاطب کیا

"سنیں بارش بہت تیز ہو رہی ہے پلیز اٹھ جائیں" وہ بھیگ رہا تھا اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا
 ایمان نے سراٹھا کر اسے دیکھا ہاتھ میں رگڑ آنے کے باعث جلن ہو رہی تھی ایمان نے سسکی

لی اور اٹھنے کی کوشش کی لیکن پاؤں لڑکھڑا گیا اس سے پہلے وہ دوبارہ گرتی شہریار نے فوراً اس کا بازو پکڑا

"خیال سے" ایمان نے سراٹھا کر اسے دیکھا شہریار بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا
 "مجھے لگتا ہے آپ کے پاؤں میں بھی چوٹ آئی ہے میں آپ کو، ہاسپٹل لے جاتا ہوں
 آئیں" وہ اس کو سہارا دے کر گاڑی تک لایا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے میں
 مدد دی اور پھر بھاگ کر اپنی سائڈ پر آیا اور گاڑی آگے بڑھائی موڑ کاٹتے ہوئے اس نے اپنے
 ساتھ بیٹھے وجود پر نظر ڈالی جو پوری بھیگی ہوئی تھی اور اب چادر سے اپنے آنسو صاف کر رہی
 تھی شہریار کی نظر اس کے ہاتھ کے زخم پر پڑی
 "آپ اتنی تیز بارش میں اکیلی باہر کیا کر رہی تھیں"

"یونیورسٹی سے گھر جا رہی تھی" آواز بھاری ہو گئی
 "اچھا آپ روئے نہیں" دو منٹ بعد اس نے گاڑی ہاسپٹل کے باہر روکی اور فون پر ایک نمبر ملا
 کر کان سے لگایا

"اسلام علیکم دعا کہاں ہو۔۔۔ یہ تو اچھا ہو گیا دراصل ایک ایمر جنسی ہے میں ہاسپٹل کے باہر
 ہوں ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ ہاں اوکے۔۔۔ بائے" اس نے فون بند کیا اور اتر کر ایمان
 کی طرف آکر دروازہ کھولا اور اپنا ہاتھ آگے کیا "میں خود چل لوں گی"
 "گر جائیں گی" اس نے جھجکتے ہوئے شہریار کا ہاتھ پکڑ لیا اندر آکر ایک نرس ایمان کو دعا کے
 کسین میں لے گی جبکہ شہریار باہر ہی رک گیا

دعا نے دوائی لکھ دی جو کہ شہریار لینے چلا گیا اب نرس اس کی بینڈیج کر رہی تھی اس کے پاؤں میں موج آئی تھی اور ہاتھوں میں رگڑ۔۔۔۔۔

"جب تک ٹھیک نہیں ہو جاؤ گی بیڈ سے بلکل نہیں اٹھناو کے" ایمان کارنگ اڑا ہوا تھا اس نے

سر ہلا دیا

"کیا ہوا کوئی پریشانی ہے" دعا نے پوچھا تو اس نے سراٹھا کر اسے دیکھا

"آپ دعا ہیں نا" دعا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر بولی

"جی میں دعا ہوں" ایمان اسے دیکھے گی دل چاہا اس کے پاؤں میں بیٹھ جائے اور پوچھے کیوں میرے بھائی کی محبت نظر نہیں آرہی کیا برائی ہے اس میں کہاں ملے گا اتنا چاہنے والا

"کیا ہوا" جب وہ کچھ نہیں بولی تو دعا نے اس کے سامنے ہاتھ ہلایا

"ک۔۔۔ کچھ نہیں"

"او کے ماریہ انہیں انجیکشن لگا دیں پھر آپ جاسکتی ہیں" وہ نرس کو ہدایت دیتی باہر آگی جہاں شہریار ہاتھ میں دوائی پکڑے مناہل سے باتیں کر رہا تھا دعا مناہل کو دیکھ کر چونکی

"تم کب آئی"

"مجھے ایک گھنٹہ ہو گیا ہے آئے ہوئے" دعا نے اسے گھورا اب وہ شہریار کے سامنے اسے کیا کہتی

"ابہا کیسی ہے" شہریار نے پوچھا

"ٹھیک ہے تم آؤ نا گھر" مناہل نے کہا

"ہاں آؤں گا بس کام کا برڈن ہے۔۔۔ اچھا عابتاؤ زیادہ تو نہیں لگی" اس نے ایمان کا پوچھا

"ہاں اب ٹھیک ہے ایک ہفتہ آرام کرے گی تو بالکل ٹھیک ہو جائے گی"

"اچھا چلو میں دیکھتا ہوں"

"جی جی دیکھیں باقی باتیں بعد میں پوچھتی ہوں آپ سے اور کہتی ہوں ممانی کو بھی کہ نظر

رکھیں اپنے سپوت پر"

"کچھ بھی" شہریار مسکراتا ہوا کمرے میں چلا گیا اور دعا مناہل کو گھورتی آگے بڑھ گئی مناہل

شہریار کے پیچھے کمرے میں آگئی

"مجھے آپ کا فون مل سکتا ہے بھائی کو کال کرنی ہے"

"جی یہ لیں" شہریار نے موبائل ایمان کی طرف بڑھا دیا مناہل نے شہریار کو اشارہ کر کے

پوچھا تو وہ اسے سب بتاتا چلا گیا

"یہ لیں" ایمان نے موبائل شہریار کی طرف بڑھایا

"تھینک یو آپ نے میری اتنی مدد کی اب آپ جا سکتے ہیں میں نے بھائی کو کال کر دی ہے وہ

آ رہے ہیں سوری آپ کو اتنا تنگ کیا" شہریار ٹھہر کر اسے سنتا رہا پھر مسکرایا سامنے بیٹھی معصوم

سی لڑکی اسے پیاری لگی تھی ایمان نے اپنی نظریں جھکا دی

"تھینک یو کی کوئی بات نہیں ہے آپ یہاں بیٹھیں میں کچھ کھانے کے لیے لے کر آتا

ہوں" مناہل نے شہریار کو مسکرا کر دیکھا تو شہریار اسے گھورتا ہوا باہر چلا گیا وہ اس وقت دعا کے

کیبن میں بیٹھے تھے مناہل کسی پیشینٹ کی فائل دیکھ رہی تھی جب ٹیلی فون کی آواز پر اس نے فائل بند کی

"ڈاکٹر مناہل اسپیکنگ" ایمان نے چونک کر سراٹھایا

"اوکے آپ کل کا کہہ دیں جی۔۔" اس نے فون رکھا تو ایمان فوراً بولی

"آپ مناہل ہیں" مناہل نے اسے دیکھا

"جی میں مناہل ہوں کیوں"

"آپ" وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور لڑکھڑا کر گرتے گرتے بچی

"ارے بیٹھی رہو" مناہل نے اسے واپس کرسی پر بٹھایا ایمان کی آنکھوں میں پانی بھر آیا

"آپ میری مدد کریں گی"

"کیا ہوا ہے" مناہل پریشان ہوگی

"میں آیان زاہد کی بہن ہوں"

"کون آیان زاہد" مناہل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"معیز احمد کا دوست آیان زاہد" مناہل چونکی اسے آیان یاد آگیا تھا

"میری کیا مدد چاہیے آپ کو"

"بھائی دعا کو پسند کرتے ہیں اب سے نہیں بہت پہلے سے انہوں نے دعا کو پوز بھی کیا تھا لیکن

دعا نے منع کر دیا۔۔۔ بھائی سچ میں دعا کو پسند کرتے ہیں میرا بھائی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے

اگر ماہوتی تو میں ان سے کہتی کہ بھائی کی خوشیاں لینے چلیں کسی بھی طرح وہ دعا کو لے آتی

لیکن چونکہ اب ہماری ماما نہیں ہیں اس لیے میں اپنے بھائی کی خوشیاں آپ سے مانگتی ہوں پلیزز
 دعا کو کہیں وہ بھائی کو اپنا لیں بھائی نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے میری ہر خوشی کا خیال کیا
 ہے میں انہیں ان کی خوشی دینا چاہتی ہوں پلیزز آپ دعا کو کہیں جو بھی کچھ آپ کے ساتھ ہوا
 تھا اس میں بھائی کا کوئی قصور نہیں ہے بھائی نے تو معیز بھائی سے اسی دن دوستی ختم کر دی تھی
 جب وہ ایشا سے شادی کر رہے تھے انہوں نے معیز بھائی کو ایشا کا جھوٹ بتانے کی بہت کوشش
 کی تھی"

مناہل نے بہت سے آنسو اندر اتارے وہ دن اس کی زندگی کا سب سے بھیانک دن تھا جسے وہ
 کبھی نہیں بھول سکتی تھی

"آپ کریں گی نابات" ایمان نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا تو مناہل نے اثبات میں
 سر ہلایا

"آپ مجھے اپنا نمبر دے دیں" مناہل نے ایمان سے نمبر پوچھ کر اس کے نمبر پر میسج کر دیا اور
 اٹھ کر باہر چلی آئی

"دعا میرے کیبن میں آؤ" مناہل نے فون کان سے لگاتے ہی کہا

"خیریت کیا ہوا میں ابھی وارڈ میں ہوں"

"نمرہ کو وارڈ میں بھیجو اور تم میری بات سنو"

"اچھا آتی ہوں" دو منٹ بعد ہی دعا اس کے سامنے تھی
 "کیا ہوا مناہل" مناہل اس سے ہاسپٹل میں ہی بات کرنا چاہتی تھی کیونکہ گھر میں یہ باتیں کرنا
 مناسب نہیں تھا

"کیا کبھی تم نے مجھ سے کچھ چھپایا ہے" دعا چونکی
 "میں کیا چھپاؤں گی سب تو بتاتی ہوں تمہیں"
 "کچھ بھی جو مجھے نہیں پتا" دعا نے دماغ پر زور ڈالا تبھی دروازے پر دستک دے کر علی آیا
 "دعا آپ بڑی تو نہیں ہیں؟ تھوڑا کام ہے آپ سے" دعا نے مناہل کو دیکھا
 "جاؤ" مناہل اسے جانے کا اشارہ کر کے اپنے کام میں مصروف ہو گئی
 دعا اور علی ساتھ ساتھ چلتے سیرٹھیوں کی جانب بڑھ گئے علی اس سے کوئی بات کر رہا تھا
 وہ کوریڈور سے گزر کر علی کے کیمین کی طرف جا رہی تھی جب شہریار نے اسے آواز دی وہ
 رک گئی

"دعا وہ ایمان کا بھائی تم سے ملنا چاہ رہا ہے" شہریار نے فاصلے پر بیچ کے پاس کھڑے لڑکے کی
 طرف اشارہ کیا جس کی پشت دعا کی طرف تھی
 "اچھا" وہ تینوں ایمان کی جانب آنے لگے

"بھائی ڈاکٹر سے ملنے کی کیا ضرورت ہے اب دوائی لے لی ہے آپ چلیں بس گھر"
 "نہیں ایمان میں خود بھی ایک دفعہ ڈاکٹر سے پوچھ کر تسلی کر لوں۔"

"ایکسیوزمی" دعا نے اسے بلا یا تو وہ رک کر پلٹا ایمان نے دانتوں تلے لب دبائے وہ دل میں دعا کر رہی ہے تھی کوئی بھی ڈاکٹر ہو پر دعا نہیں سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھتے ہی دعا چونکی جھٹکا تو آیان کو بھی لگا تھا

"انہوں نے چیک اپ کیا ہے آپ کی سسٹر کا" شہریار بولا آیان نے پیچھے کھڑے علی کو دیکھا جو فون کان سے لگائے باتیں کر رہا تھا

"میں اب چلتا ہوں مجھے کافی وقت ہو گیا ہے" شہریار نے اجازت چاہی

"تھینک یو سوچ" آیان نے آگے بڑھ کر شہریار سے مصافحہ لیا

"کوئی بات نہیں" وہ چلا گیا تو آیان دعا کی جانب پلٹا جو اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی

"ڈاکٹر آپ ہی بتائیں بھائی کو اب میں ٹھیک ہوں" ایمان بولی

"جی یہ اب ٹھیک ہیں انجیکشن لگا دیا تھا آپ خیال رکھیے گا ایک ہفتے تک یہ بیڈ سے بلکل نہ

اٹھیں اور جو ٹیوب پاؤں پر لگانے کے لیے دی ہے وہ بھی یاد سے لگانی ہے" آیان نے سر ہلا کر

ایمان کے ہاتھ سے دوایاں پکڑی

"تھینک یو" علی اپنے کسین میں جاچکا تھا کوریڈور اب خالی تھا ایمان آہستہ آہستہ دیوار کو تھامے

باہر کی جانب چلنے لگی دعا بھی جانے کے لیے پلٹ گئی "دعا۔۔" ناچاہتے ہوئے بھی آیان اسے

پکار بیٹھا

دعا واپس اس کی طرف پلٹی لیکن نظریں نہیں ملائی

"زیادہ وقت نہیں لوں گا آپ کا (دعا نے اسے دیکھا یہ وہ آیان تو نہیں تھا جس نے پہلی بار دھڑلے سے آکر اسے شادی کا کہا تھا) میں ہمیشہ آپ کے لیے خوشیوں کی دعا کروں گا لیکن بس ایک سوال کا جواب چاہتا ہوں۔۔" دعا کی آنکھیں لال ہو رہی تھی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"کیوں دعا؟؟؟" ایک آنسو دعا کی آنکھ سے گرا

"میں کیوں نہیں؟ مجھے کیوں سزا دی؟" دعا پلٹ گی وہ اس کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی

"ٹھیک ہے ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا دعا" کہہ کر وہ تیزی سے پلٹ گیا اور ایمان کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب بڑھ گیا دعا نے مڑ کر اسے دیکھا جیسے جیسے وہ دور جا رہا تھا آنکھوں کے آگے دھند آرہی تھی کاریڈور کے کونے پے کھڑی مناہل فوراً دیوار کی اوٹ پے ہو گئی تاکہ آیان کی نظر اس پے نہ پڑے

ٹھنڈی ہوانے پورے شہر کو لپیٹ میں لے رکھا تھا آسمان پر چاند بادلوں کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا دعا نے گاڑی گھر کے باہر پارک کی پورے راستے دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی دعا نے گاڑی سے باہر نکل کر آگے بڑھ کر چابی سے دروازہ کھولا لیکن مناہل ابھی گاڑی میں ہی بیٹھی فون پر بات کر رہی تھی دو منٹ بعد اس نے فون بند کیا اور گاڑی سے باہر نکلی ٹھنڈی ہو اس کے وجود کو چھو کر گزری بارش کسی بھی وقت دوبارہ شروع ہو سکتی تھی اس نے کندھے پر ڈالی شال ٹھیک کی اور آگے بڑھی اس سے پہلے وہ گھر میں قدم رکھتی

"مناہل" آواز نے اس کے قدم روک دیے اس نے دائیں جانب گردن موڑی معیز اپنے گھر کے باہر کھڑا تھا اور اب اسی کی جانب آرہا تھا

"مجھے بات کرنی ہے"

"اس وقت مجھ سے کیا بات کرنی ہے" مناہل سنجیدگی سے بولی

"تم نے شادی کے لیے انکار کیوں کیا ہے؟"

"میں آپ کو جواب دے نہیں ہوں معیز"

"میری بات سنو" وہ جانے لگی تھی تبھی معیز نے فوراً اس کا بازو پکڑا مناہل کی روح تک کانپ گئی اس نے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا معیز کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا اس نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا

"پلیز مناہل میری بات سن لو" مناہل پوری اس کی طرف مڑی

"بولو"

"تمہیں پورا حق ہے کہ تم فیصلہ اپنی مرضی سے کرو لیکن پلیز اس شادی سے انکار نہ کرو میں نے پری کو اتنا پرسکون کبھی ایشا کے ساتھ نہیں دیکھا جتنا وہ تمہارے ساتھ ہوتی ہے وہ میری بیٹی ہے لیکن رات سونے سے پہلے اور صبح اٹھتے ساتھ تمہارا نام لیتی ہے میں جانتا ہوں بلکہ صاف نظر آتا ہے تمہاری نظروں میں اس کے لیے محبت ہے (مناہل نے درد بھری نظریں اس کی جانب کی آج میری آنکھوں میں پری کے لیے محبت دیکھ لی لیکن پانچ سال پہلے میری آنکھوں میں سچائی نہیں دیکھ سکے) تم بے شک مجھے قبول نا کرو لیکن میری بیٹی کو ناٹھکراؤ وہ بکھر

جائے گی اسے ماں کی ضرورت ہے اس نے تمہارا انتخاب کیا ہے مناہل اسے مایوس نا کرو "معیز التجانی لہجے میں بولا تو مناہل سوچ میں پڑ گئی کیا کرے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا "میں تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا" بول کر وہ پلٹ گیا

باہر بادل زور سے گرجے بارش کے ٹپ ٹپ گرتے قطرے شیشے سے لڑھک کر زمین پہ گر رہے تھے وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بھیگی آنکھوں سے باہر برستی بارش کو دیکھ رہا تھا مسجد خالی تھی کچھ دیر تو مولوی صاحب اسے دیکھتے رہے لیکن جب آیان کھویا ہوا باہر ہی دیکھتا رہا تو وہ اس کے پاس آکر بیٹھے

"آیان بیٹا کیا بات ہے پریشان دکھ رہے ہو" وہ جیسے سوچوں سے نکلا "نہیں تو"

"گھر میں سب ٹھیک ہے ایمان بیٹی کیسی ہے" یہ مسجد گھر کے پاس ہی تھی اس لیے آیان کا آنا سامنا مولوی صاحب سے ہوتا رہتا تھا وہ اڈھیر عمر کے اچھے انسان تھے "ٹھیک ہے"

"بتاؤ بیٹا کیا پریشانی ہے؟" انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا "کچھ سوالوں کے جواب چاہتا ہوں مولوی صاحب" وہ سیدھا ہو کر بیٹھا باہر بجلی زور سے چمکی "میں سوچ رہا ہوں زندگی بھی کتنی عجیب ہے ناجب کسی کی چاہت میں گرفتار ہو جاتی ہے تو بس اسی کے در کا سوالی بنا دیتی ہے چاہے وہ آپ کو دھتکارے، آپ کی ذات کو ریزا ریزا کرے

-- اسے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ سب ہنسی خوشی قبول کیئے جاتی ہے (وہ ہنسار د بھری ہنسی --) زندگی تو پھر زندگی ہے نا گزر جاتی ہے ادھی چاہت کے حصول میں اور ادھی دھتکارے جانے کے غم میں کاششش چاہت ہاتھ پکڑے اور بولے میں نے یقین کر لیا، تمہاری آزمائش ختم ہوئی اب سب ٹھیک ہو جائے گا تم میری آزمائش پر پورا اترے لیکن نہیں ایسا نہیں ہوتا (درد سے چور لہجا --) جب ایسا ہی کرنا ہوتا ہے تو کیوں زندگی خراب کرتے ہیں دوسروں کی -- مولوی صاحب محبت کیوں نہیں ملتی --، دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتی -- اس نے دیوار کے ساتھ سر ٹیکادیا

"میرادل کرتا ہے میں ہاتھ اٹھا کر چیخ چیخ کر التجا کروں کہ اللہ تو جسے ہاتھوں کی لکیروں میں نہیں لکھتا اسے پھر دل پر بھی نالکھا کر" آنکھوں سے ابلتے آنسو اس کی ہلکی داڑھی میں جذب ہو رہے تھے مولوی صاحب نے دکھ سے اسے دیکھا

"اتنی مایوسی آیان --، اتنی مایوسی -- اللہ کی رحمت سے مایوس صرف گمراہ لوگ ہوتے ہیں" انہوں نے تاسف سے اسے دیکھا جواب آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا آہستہ سے بولا "ہمیشہ وہی چیز دل کو کیوں بھاتی ہے جو ہمارے لیے ہوتی ہی نہیں ہے؟"

"اسے ہی تو آزمائش کہتے ہیں جب ایک ایسی چیز پر دل آجائے جو آپ کی نہ ہو، نہ ہی ہو سکتی ہو یہی تو امتحان ہوتا ہے کہ آپ اس حالت میں کیا قدم اٹھاتے ہیں حصول کے لیے کون سا راستہ اپناتے ہیں -- حاصل نہ کر سکنے کی صورت میں خود کو کیسے سنبھالتے ہیں اور اس تکلیف سے نکلنے کے لیے کیا کرتے ہیں اور سب سے پہلی بات آزمائش کے دوران آپ کا اللہ پر یقین

کس نوعیت کا ہے؟ اور آیا ان تم اتنے مایوس ہو کیوں؟ کیا اللہ کی رحمت پر یقین نہیں ہے کیا اس ذات پر یقین نہیں ہے وہ تو بہت فضل والا ہے "آیا ان آنکھیں بند کیے انہیں سن رہا تھا "مایوسی تب ہوتی ہے جب خدا سے دوری ہوتی ہے نمازیں پڑھ لینا، قرآن کی تلاوت کر لینا بس یہ سب کافی نہیں ہوتا یہ تو فرض ہیں بیٹا پہلے اس ذات سے تو محبت کر لو جس نے یہ سانس دی ہیں یہ آنسو اس کے آگے بہاؤ وہ بہت چاہتا ہے اپنے بندے کو ایک حدیث کا مفہوم سناتا ہوں اللہ فرماتا ہے

"اے آدم کی اولاد میں تم سے پیار کرتا ہوں تجھے میرے حق کی قسم تو بھی تو مجھ سے پیار کر" بیٹا پہلے اس کا حق ادا کرو وہ کبھی ٹوٹنے نہیں دے گا بکھرنے نہیں دے گا اللہ پر پختہ یقین کر کے تو دیکھو۔۔۔۔۔ تم نے کہا دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتی؟ اس سوال کا جواب تمہیں اب تک معلوم ہو جانا چاہیے کہ کیوں ایسا ہوتا ہے یہ دوری کی وجہ سے ہوتا ہے اللہ سے دور ہو جاتے ہیں ہم اس پر یقین نہیں کر رہے ہوتے ہم دعائیں مانگ تو رہے ہوتے ہیں لیکن دل میں یہ وہم بھی رکھے ہوتے ہیں اگر یہ ناملا تو، یہ ناہوا تو نہیں ایسا نہیں کرنا ہوتا اس کے اکن پر یقین رکھنا ہوتا ہے ہم انسان ہیں ناکن فیا کن کو کبھی نہیں سمجھ سکتے اس کی اہمیت کیا ہے ہم نہیں جان سکتے جس لفظ سے پوری کائنات بنا دی گی اور جس پر ختم بھی کی جائے گی کیا وہ یہ لفظ ایسے ہی کہہ دے نہیں۔۔۔ وہ ہم سے اتنی محبت کرتا ہے تو کیا اس کو کوئی حق نہیں ہے ہم پر بیٹا وہ چاہتا ہے میرا بندہ میرے لیے صبر کرے، وہ مجھ سے دعا مانگے وہ دعا کا راستہ کھلا رکھتا ہے کہ مانگ میرے بندے مجھ سے مانگ میں تجھے سب دوں گا۔۔۔ دعا تو مومن کا ہتھیار ہے دعا آسمان اور

زمین کا نور ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی بندہ اسکی بارگاہ میں سسکتے ہوئے جائے اور وہ اسے سینے سے نہ لگائے سوبس انتظار کرو صبر کرو وہ صبر کرنے والوں کے لیے معجزے کرتا ہے اس کے فیصلوں پر راضی رہنا سیکھو وہ فرماتا ہے اے ابن آدم ایک میری چاہت ہے اور ایک تیری چاہت ہے ہو گا تو وہی جو میری چاہت ہے پس اگر تو نے سپرد کر دیا اپنے آپ کو اس کے جو میری چاہت ہے تو وہ بھی دے دوں گا جو تیری چاہت ہے۔ لیکن اگر تو نے کی مخالفت اس کی جو میری چاہت ہے تو میں تھکا دوں گا تجھے اس میں جو تیری چاہت ہے پھر وہی ہو گا جو میری چاہت ہے "

تو بتاؤ فکر کس چیز کی بس اچھا گماں کرو وہ سوچ سے بھی بڑھ کر نوازتا ہے ہم اپنا اچھا برا نہیں جانتے وہ جانتا ہے ہم نہیں جانتے کیا ہمارے لیے صحیح ہے اور کیا غلط۔۔۔۔۔ پس آیان اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرو اللہ فرماتا ہے

"اور ممکن ہے تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے مضر ہو۔ اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے" جب کبھی لگے کوئی خواہش پوری نہیں ہو رہی تو یہ آیت یاد کر لیا کرو لیکن کبھی بھی مایوس ناہوا کرو مایوسی گناہ ہے سمجھ رہے ہو نہ میری بات کو؟"

آیان انہیں غور سے سن رہا تھا پوچھنے پر سر اثبات میں ہلایا

"اور ایک آخری بات تم نے کہا محبت کیوں نہیں ملتی کیا واقعہ ہمیں محبت کا مطلب پتہ ہے؟ ہمیں نہیں پتہ ہم صرف پاہ لینے کو محبت کہتے ہیں اور اگر جو چاہا ہو وہ نہ ملے تو اسے روگ بنا

لیتے ہیں پہلے محبت کا مطلب سمجھو پھر بات کرنا محبت کی۔۔۔ محبت حاصل کا نام نہیں ہے محبت تو سکون ہے محبت نور ہے پہلے اسے سمجھو "وہ اٹھ کر چلے گئے لیکن آیان پلکے جھپکے بغیر ان کی باتوں پر غور کرتا رہا دل پر بوجھ سا آگیا تھا نظریں اٹھانا مشکل لگ رہا تھا وہ کیسے خدا کی ذات سے ناامید ہو گیا وہ کیسے بھٹک گیا مولوی صاحب اس کی روح کو جنجھور گئے تھے باہر بارش اب ہلکی ہو گی تھی وہ بھاری ہوتے سر کے ساتھ وضو کے لیے اٹھ گیا وضو کرتے ہوئے اس کی آنکھیں نم تھی لیکن یہ آنسو اس ذات کے لیے تھے جس نے اس کو بنایا تھا یہ آنسو شرمندگی کے تھے توبہ کے تھے۔۔۔۔

ابھی اسے سوئے دو گھنٹے ہی گزرے تھے کہ الارم بج اٹھا اس نے بمشکل آنکھیں کھولیں اور موبائل اٹھا کر الارم بند کیا پانچ منٹ تک مکمل ذہن بیدار ہوا تو وہ آہستہ سے اٹھی اور وضو کرنے چلی گی

باہر سے چڑیوں کی آواز آرہی تھی کل بارش کی وجہ سے آج بھی موسم ٹھنڈا تھا نماز پڑھ کر اس نے قرآن کی تلاوت کی دعا مانگنے کے بعد وہ قرآن رکھنے کے لیے اٹھ گی

"دعا کیوں نہیں آئی" وہ کچھ سوچتے ہوئے دعا کے کمرے کی جانب بڑھ گی ہلکی سی دستک کے بعد دروازہ کھولا تو سامنے دعا جائے نماز پر سر جھکائے بیٹھی تھی سر اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا

"اسلام علیکم"

"وعلیکم اسلام کیا حال ہے" مناہل چوکھٹ پر ہی کھڑی تھی
 "ٹھیک ہوں تم بتاؤ آؤ بیٹھو" دعا جائے نماز تمہ کرتے ہوئے بولی
 "نہیں۔۔ آؤ واک پر چلیں اور یہ بیا کہاں ہے"
 "بیا خالہ کے لیے چائے بنا رہی ہے"
 "مجھے یاد کیا جا رہا ہے" ابیہانے مناہل کے کندھے پر تھوڑی رکھی
 "ہاں آؤ واک پر چلیں"
 "مجھے نیند آرہی ہے تم لوگ جاؤ" وہ بیڈ کی جانب بڑھ گی
 "سست لڑکی" مناہل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا
 "آؤ دعا"

"تم چلو میں کچھ دیر تک آتی ہوں" وہ سر ہلا کر چلی گی آسمان پر روشنی پھیل گی تھی مناہل نے
 اپنے گرد شال لپیٹ رکھی تھی ایک ہاتھ میں موبائل پکڑے اس نے دوسرے ہاتھ سے
 دروازہ بند کیا اور سامنے پارک کی جانب چل پڑی
 "اسلام علیکم مناہل سوری میں رات کو فون نہیں اٹھا سکی ابیر کو بخار تھا تو بس اس کے خیال میں
 فون کا پتا ہی نہیں چلا"
 "اوہو کوئی بات نہیں اب ابیر کیسی ہے" مناہل آہستہ آہستہ ٹریک پر چلتی بات کر رہی تھی
 "اب سوری ہی ہے بخار اتر گیا ہے شکر اللہ کا تم بتاؤ تمہاری طبیعت کیسی ہے زخم ٹھیک ہے"
 "جی میں ٹھیک ہوں" بول کر وہ چپ ہو گی

"مناہل تمہارا مسج پڑھا تھا میں نے"

"پھر بتائیں" وہ رک کر لب دبا کر آسمان کو دیکھنے لگی

"تم کیا چاہتی ہو؟"

"مجھے نہیں پتا" سیدھی ہو کر وہ دوبارہ چلنے لگی اور ایک نظر اپنے گھر کے دروازے پر ڈالی دعا

ابھی تک نہیں آئی تھی

"یہ فیصلہ تو تمہیں ہی کرنا ہوگا"

"لیکن میں نہیں کر پا رہی مجھے آپ کی مدد چاہیے"

"اچھا تو پہلے اپنے دل کی سنو وہ کیا کہہ رہا ہے چلو بتاؤ تمہارے دل میں کیا چل رہا ہے"

"کل رات کو۔۔۔" وہ معیز کی باتیں بتاتی چلی گئی

"اب بتائیں میں کیا کروں یہ سب کیا ہو رہا ہے اب کیوں وہ میری زندگی میں آنا چاہتا ہے"

"تم اپنا دماغ مت الجھاؤ اتنا یاد ہے مناہل میں نے کہا تھا ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے۔۔۔۔۔ یہی

اللہ کا فیصلہ تھا اس کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے تو بجائے الجھنے کے بہتری کو دیکھو"

"میں کیا بہتری دیکھو ایک وقت تھا اس کو مجھ سے نفرت ہو گئی تھی اور اب وہ مجھے اپنی زندگی

میں شامل کرنا چاہتا ہے" مناہل کے چہرے پر دکھ واضح تھا

"تمہاری بات بھی درست ہے"

"اچھا آپ بتائیں کیا میں معیز کو ہاں کر دوں؟"

"میں تو یہی کہوں گی کہ تم اس رشتے کے لیے ہاں کر دو دیکھو مناہل ایک وقت تھا تم اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتی تھی اب تمہیں وہ موقع مل رہا ہے ہاں حالات اب مختلف ہیں میں جانتی ہوں ویسے میں حیران ہوں مناہل اللہ کی تدبیر پر اس نے تم دونوں کو ملانے کے لیے کیا کیا۔۔ کیا" مناہل کے چہرے پر سوال رقم ہوا

"کیا مطلب"

"میں بتاتی ہوں اور اس کے بعد تم ضرور راضی ہو جاؤ گی معیز کے لیے"

"پہلے تمہیں ایک بہترین ڈاکٹر بنایا پھر معیز کو بیمار کیا (مناہل جو آہستہ آہستہ چل رہی تھی اب رک کر سننے لگی) اسے تمہارے سامنے لایا گیا ڈونر کے نالنے پر تم سے اتنا بڑا فیصلہ کروایا تم نے اپنی پرواہ کیے بغیر اسے کڈنی دے دی اور پھر معیز کی طرف سے شادی کا پیغام آ گیا جیسا کہ تم نے مجھے بتایا ہے تمہاری رپورٹس میں تھوڑی سی کو میپلیکیشنز ہیں۔۔۔ مناہل اب معیز سے بہتر بیسٹ چوائس کوئی ہے ہی نہیں اولاد کی خواہش ہر کسی کو ہوتی ہے میری باتوں کا برا مت ماننا میں تمہارا فیصلہ آسان کر رہی ہوں (مناہل کی آنکھیں نم ہو گئیں) کل کو اس وجہ سے کوئی تمہیں چھوڑ دے وہ تکلیف زیادہ دردناک ہو گی لیکن اگر تم معیز کو چنتی ہو تو وہ تمہارا ساتھ دے گا اور تمہارا اپنا دل بھی کبھی اداس نہیں ہو گا جانتی ہو کیوں۔۔۔ کیونکہ پریشے تمہیں مکمل کر دے گی اللہ نے ایسے ہی تو اس کے دل کو تمہاری محبت سے نہیں بڑھ دیا نہ وہ بہت رحیم ہے وہ اپنے بندے کا ہمیشہ بھلا چاہتا ہے (مناہل سانس روکے اسے سن رہی تھی) معیز کا تمہارے سے شادی پر زور دینا۔۔۔۔ کوئی نا کوئی مصلحت ہے نا۔۔۔۔ اللہ نے تمہیں ایسے ہی معیز

سے ملانا تھا۔۔۔ تو اب تم اپنے دل سے پوچھو وہ کیا کہہ رہا ہے فیصلہ وہی کرنا جس میں تم مکمل طور پر راضی ہو "مناہل کی گال پر آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے اس نے ہاتھ اٹھا کر گال صاف کیے پر بولی "میری زندگی میں آنے کے لیے شکریہ سارہ "دوسری طرف فون پر موجود لڑکی مسکرائی تبھی پیچھے سے چھ ماہ کی بچی کے رونے کی آواز بھی آئی

"چلو پھر بات ہوگی ابیر اٹھ گی ہے اللہ تمہیں بہت سی خوشیاں دیں اور تمہارے لیے آسانیاں کریں اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا"

"اللہ حافظ "اس نے فون کان سے ہٹا دماغ ابھی بھی سن تھا وہ قسمت پر حیران تھی

سورج مکمل طور پر نکل کر پورے شہر کو روشن کر رہا تھا

بالوں کو جوڑے میں قید کیے وہ کچن میں کھڑی آنڈہ پھینٹ رہی تھی دعائیاں سی اپنے کمرے سے نکلی اور لاؤنج میں رکھے صوفے پر اپنا بیگ رکھ کر کچن میں آگئی مناہل نے فرائی پین پر آنڈہ ڈالتے ہوئے سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ بچھی بچھی سی تھی

"تم پارک میں کیوں نہیں آئی" وہ سینک میں برتن رکھ کر پلٹی

"نیند آرہی تھی۔۔۔، سوری" وہ شیلف کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی

"دعا آج ہم ہاسپٹل تھوڑا لیٹ جائیں گے میں نے نمرہ کو کال کر کے بتا دیا ہے"

"کیوں"

"مجھے تم سے بات کرنی ہے" مناہل ڈائنگ پر برتن لگاتے ہوئے بولی دعا بھی اٹھ کر اس کی مدد کروانے لگی

"ٹھیک ہے"

"بیاماما آجائیں ناشتہ بن گیا ہے" مناہل نے آواز لگائی پانچ منٹ بعد وہ سب بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے

"ایک ہفتے تک ماما بابا پاکستان شفٹ ہو رہے ہیں" بیانے خاموشی توڑی

"یہ تو بہت اچھی بات ہے" صبا بیگم مسکراتے ہوئے بولی

"ہاں ناخالہ میں بابا کو بول رہی تھی یہ فیصلہ آپ نے بہت دیر سے کیا ہے لیکن درست کیا ہے

انکل مختار سے کہہ کر گھر بھی خرید لیا ہے کل جا کر دیکھ لیں گے"

"تم دونوں پھر بھی میرے پاس رہو گے" صبا بیگم بولیں تو دعا اور ابیہا مسکرا دی

"فکرنا کریں ماما ان کو میں نہیں جانے دوں گی" مناہل بولی

"بہت تنگ کر لیا خالہ آپ کو اب ماما بابا کی باری ہے"

"ان کو طلحہ ہی تنگ کرنے کے لیے کافی ہے جیسا وہ ویسی بیوی دونوں نمونے" سب ہنسنے لگے

"کیسے ہیں طلحہ بھائی اور بھابھی کیسی ہیں احد سے کافی ٹائم ہو گیا ہے بات نہیں ہوئی" مناہل دعا

سے پوچھنے لگی

"ٹھیک ہے"

"چلو فون کروں گی آج۔۔ اچھا مجھے آپ سب سے بات کرنی ہے" مناہل نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا

"ماما آپ سلمہ آنٹی کو شادی کے لیے ہاں کہہ دیں" مناہل کے بات پر سب نے اس کی طرف

دیکھا

"مناہل تم۔۔۔"

"ہاں دعا میں دل سے راضی ہوں"

"بیٹا تم واقع ہی"

"جی ماما میں راضی ہوں" صبا بیگم مسکرائی اور اس کو پیار کیا

"خوش رہو" ابہا چختے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کے پاس آکر زور سے اسے گلے لگایا

"مناہل میری جان بہت بہت مبارک ہو واؤ ہمارے گروپ میں سے ایک لڑکی سنگل سے

منگل ہونے والی ہے" مناہل اور دعائیں دی

"جناب آپ کو بھی کچھ دنوں تک ایک خبر ملنے والی ہے" مناہل مزے سے بولی پھر دعا کو دیکھا

جو مسکرا رہی تھی

"کیا؟؟؟ بتاؤ مجھے تم دونوں کیا کھڑی پکار ہے ہو" ابہا نے دونوں کو گھورا

"ابھی نہیں۔، ماما بابا آجائیں پھر بتائیں گے" دعائے کہا

"ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے آکر تم دونوں سے پوچھتی ہوں" وہ صبا بیگم سے مل کر سیدھی ہوئی

"خیال سے جانا"

"مناہل آج تمہاری گاڑی لے کر جا رہی ہوں"

"دھیان سے جانا" بیچلی گی تو وہ سب بھی اٹھ گئے

"میں سلمہ سے بات کرتی ہوں تم دونوں نے آج دیر سے جانا ہے؟"

"جی ماما آج شام تک جائیں گے"

کچن سے فارغ ہو کر دعا اپنے کمرے میں آگی اور مناہل اپنے کمرے میں فریش ہونے چلی گی دعا

بیڈ پر بیٹھ کر ماضی کی یادوں میں گم ہو گی نکل سے بار بار اسے وہی دن یاد آ رہا تھا یونی میں جب

پلے تھا شور کی وجہ سے وہ اٹھ کر باہر ایک طرف آگی آیان جو اسی انتظار میں تھا فوراً اٹھ کر اس

کے پاس باہر آیا دعا فون بند کر کے پلٹی

"اسلام علیکم"

"وعلیکم اسلام جی" دعا نے سوالیہ نظروں سے دیکھا آیان نے پہلے ارد گرد دیکھا پھر بولا

"آپ غصہ نا ہونا مجھے آپ سے بات کرنی تھی"

"جی کہیے"

"پہلے بتائیں غصہ تو نہیں ہوں گی"

"نہیں آپ بولیں"

"میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں" دعا کی آنکھیں پھیلیں آیان نے فوراً ہاتھ اٹھایا

"دیکھیں میں کوئی پریوز وغیرہ نہیں کر رہا اور نا ہی یہ حرکت کروں گا میں ہر لڑکی کی عزت کرتا

ہوں اور آپ کی عزت مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے میں بس آپ کی اجازت چاہ رہا ہوں

میرے والدین تو ہیں نہیں جنہیں آپ کے گھر بھیجو میرے گھر میں بڑی میری پھپھو ہی ہیں
میں بس آپ کی اجازت چاہ رہا ہوں تاکہ انہیں راضی کر کے بھیجوں "دعا کو تو سمجھ ہی نہیں
آ رہی تھی کیا بولے

"کوئی جلدی نہیں ہے آپ سوچ کر مجھے بتا دیجیے گا اور اگر میری بات بری لگی ہو تو سوری۔۔۔
اللہ حافظ "بول پر وہ چلا گیا

دعا سوچوں سے نکلی اور اٹھ کر کھڑکی کے پاس آگئی اس دن کے بعد آیان اور اس کی کوئی بات
نہیں ہوئی سب فائنل میں مصروف ہو گئے تھے اور پھر جس دن سامنا ہوا وہ دن عزیت ناک
تھا اس نے کرب سے آنکھیں میچ لی وہ آیان کے ساتھ مناہل کو ہاسپٹل لائی تھی مناہل آئی سی یو
میں تھی اور دعالب بھیجے سر تھا مے بیچ پر بیٹھی تھی آیان نے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی
"دعا پانی پی لیں"

"آیان میرے سامنے سے چلے جاؤ"

"میں جانتا ہوں جو بھی ہوا بہت غلط ہوا میں معیز کو سمجھاؤ گا "وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی
"نام بھی مت لینا اس کا آج اس کی وجہ سے میری مناہل اس حالت میں ہے اس سے پہلے میں
کچھ الٹا سیدھا بول دوں تم جاؤ یہاں سے"

"میں آپ کو اکیلا چھوڑ کر کہی نہیں جاؤں گا"

"آیان جاؤں یہاں سے خالہ کو فون کر دیا ہے میں نے تم جاؤ "آنسو ٹوٹ کر اس کی گال پر
گرے آیان نے دکھ بھری نگاہوں سے اسے دیکھا

"جانتے ہو یہ جو اندر موجود لڑکی ہے نا" اس نے آئی سی یو کی طرف اشارہ کیا "جان بستی ہے سب کی اس میں لاڈلی ہے سب کی اور تمہارے دوست نے اسے بہت تکلیف دی ہے بہت

--- چلے جاؤ میرے سامنے سے "آخر میں وہ چیخی آیان پلٹ گیا

"اور اب میرے سامنے مت آنا آیان" وہ بولی تو آیان پلٹا

"دعا ایسا مت کرو" وہ التجا کرتے ہوئے بولا لیکن دعا ڈاکٹر کے کیمین کی جانب بڑھ گی دروازے پر دستک ہوئی تو وہ اپنی سوچوں سے نکلی اور پٹی مناہل تیار سی کھڑی تھی "کیا ہو رہا تھا"

"کچھ نہیں" دعا بیڈ پر آ کر بیٹھی

"تم نے دوائی کھالی ہے مناہل زخم کیسا ہے اب"

"ہاں کھالی ہے پہلے کی نسبت بہتر ہے" وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھی

"کیا بات کرنی ہے مجھ سے؟" دعا نے پوچھا

"ایمان یاد ہے جس کو شہر یار ہا سپٹل لایا تھا"

"ہاں" دعا نے نظریں چڑائیں

"وہ آیان کی بہن ہے جانتی ہو آیان کو"

"کون آیان" مناہل مسکرائی دعا پر جی بھر کر پیار آ رہا تھا وہ جانتی تھی دعا اس سے سب سے زیادہ محبت کرتی ہے

"وہی آیان جس کو تم ٹھکرا چکی ہو" دعا نے سراٹھا کر اسے دیکھا مناہل اٹھ کر اس کے پاس آئی

"میرے لیے کیا ہے نایہ سب؟" اس نے دعا کا ہاتھ پکڑا

"آج میں کہہ رہی ہوں دعا آیان کو اپنالو وہ تم سے محبت کرتا ہے اس کی آنکھوں میں درد تھا تم سے دور ہو جانے کا درد اس کی چال میں جیسا غم تھا۔۔۔ جیسی تکلیف تھی دعا میرادل کٹ رہا تھا اس سے زیادہ تمہیں کوئی نہیں چاہ سکتا ماضی میں جو ہوا اسے بھول جاؤ یہی قسمت تھی یہی اللہ کا فیصلہ تھا" دعا نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی مناہل کی آنکھیں بھیگ گئیں

"تم نے تو مجھے دیکھا ہے پھر تم کیوں محبت کرنے والے کو تکلیف دے رہی ہو ختم کر دو اس تکلیف کو دعا اپنالو اسے اپناؤ گی نا؟"

دعا نے روتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا مناہل اس کے گلے لگ گئی

"آئی لو یو دعا میری زندگی ہو تم اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے کہ اپنی خوشی کا بھی خیال نہیں کیا"

سنان دروازے پر دستک دے کر کمرے میں آیا معیز کی نظریں لیپ ٹاپ پر تھیں

"بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

"ہاں بیٹھو" سنان میز کے دوسری جانب کرسی پر بیٹھ گیا

"کیا بات ہے؟" معیز نے اس کی جانب رخ کیا

"بھائی آپ کو پتہ ہی ہے کہ شادی کے دن قریب آگئے ہیں"

"ہاں۔۔۔۔۔ اوہ تم فرنیچر دیکھ آئے تھے؟ اور سب سے پوچھ لو اگر اس نے کمرے کا رنگ بدلو انہ ہے تو بتادے" وہ روانی میں بول رہا تھا

"بھائی میں بابا کے پاس شفٹ ہو رہا ہوں" وہ سنجیدگی سے بولا معیز کے دل میں ٹیس سی اٹھی
کیا اب سنان بھی مجھے چھوڑ دے گا

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی تم اگر جانا چاہتے ہو تو جاؤ" پہلے اس نے خود کہا تھا لیکن دل یہی
کہہ رہا تھا سنان اسے نہیں چھوڑے گا

"آپ کو چھوڑ کر کون جانا چاہتا ہے بھائی آپ کے بغیر بھلا آپ کا سنی رہ سکتا ہے لیکن بابا گھر
میں اکیلے ہوتے ہیں اور وہ بھی تو ہمارا گھر ہے آپ کا گھر ہے" اس نے "آپ کا" پر زور دیا معیز
نے سر ہلادیا

"اگر تم جانا ہی چاہتے ہو تو جاؤ لیکن کچھ عرصہ ادھر ہی رہنا ہو گا پریشے سب کے آنے پر بہت
خوش ہے"

"جی ٹھیک ہے" وہ چلا گیا تو معیز نے سر کر سی کی پشت سے ٹکادیا واحد سنان ہی تو اس کا دوست
رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ جو اس کا یار تھا جان تھا۔۔۔۔۔ دل بر تھا وہ تو اس سے برسوں سے روٹھا ہوا
تھا

"معیز کمینے ٹریٹ دے۔۔۔۔۔ ارے ٹینشن کیسی تیرا یار ہے نا۔۔۔۔۔ تو جب اداس ہوتا ہے نا
تو ایسا لگتا ہے میرادل بھی اداس ہے ارے یار مسکرا نا اب بندے کی جان لے گا کیا
۔۔۔۔۔ فکر ہی نا کر تیری جان تو نہیں چھوڑنے والا میں تیرے بیٹے کے ساتھ گاڑیوں کی
ریس لگایا کرو گا وہ میرا بڈی ہو گا۔۔۔۔۔ یہ دوستی ہم نہیں توڑیں گے توڑیں گے دم اگر تیرا
ساتھ نہ چھوڑیں گے۔۔۔۔۔ مسکراتی آواز کانوں میں گونج رہی تھی اس نے آنکھیں بند کی

"آیاں کہاں چلا گیا ہے یار واپس آجا معیز اپنے دل بر جانی کے بغیر ادھورا ہے۔۔۔ آجانا"

دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں مناہل نے دھوم دھام سے شادی کرنے کے لیے منع کر دیا تھا سنان اور سہل کی مہندی والے دن مناہل اور معیز کا نکاح تھا اور ولیمہ دونوں بھائیوں کا اکٹھے ہونا طے پایا تھا

دعا اور ابہا کچھ دنوں کے لیے اپنے گھر گئی ہوئی تھی اس وقت مناہل صوفے پر کشن گود میں رکھے بیٹھی تھی بظاہر اس کی نظریں ٹی وی پر تھی لیکن سوچ کہی اور ہی تھی صبا بیگم اس کے ساتھ آکر بیٹھی تو وہ چونکی

"کیا ہوا ما کوئی پریشانی ہے؟"

"کیسے نا پریشانی ہوا اتنی جلدی کہاں سب تیاریاں ہوتی ہیں دو دن بعد تمہاری مہندی ہے نکاح کا سوٹ ابھی تک نہیں آیا جیولر کے پاس بھی جانا ہے" مناہل مسکرا کر ان کے گلے لگ گئی

"کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہیں ما سب ہو جائے گا میں نے شہریار کو کال کر دی ہے وہ بس آنے

والا ہو گا اور بیا اور دعا بھی آرہی ہیں سب کچھ ہو جائے گا"

"کیٹرنگ والوں کو بھی تو کہنا ہے"

"وہ ماموں نے کال کر دی ہے اب آپ ریلیکس ہو جائیں"

"مناہل"

"جی ما" وہ ان کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی

"تم خوش تو ہونا بیٹا" انہوں نے استفسار کیا مناہل سیدھی ہوئی اور انہیں دیکھا
"جی میں خوش ہوں بہت خوش ہوں" ڈور بیل کی آواز پر وہ اٹھی کچھ دیر بعد دعا اور ایہا کے

ساتھ شہریار لاؤنج میں آیا

"اسلام علیکم خالہ جان"

"اسلام علیکم پھپھو"

"وعلیکم اسلام کیسے ہو تم سب"

"بلکل ٹھیک"

"چلو مناہل فٹاٹ تیار ہو کر آؤ آج ہم نے بہت شاپنگ کرنی ہے" ایہا کی بات پر وہ مسکراتی
ہوئی اٹھ گی

سلمہ بیگم کی کال پر وہ آفس سے سیدھا ایک بوتیک پر آ گیا ارد گرد نظر دوڑائی ہر طرف ایک
سے بڑھ کر ایک سوٹ تھا اس کو لیڈیز شاپنگ کا کوئی اندازہ نہیں تھا "سرے آئی ہیلپ

یو" ایک سیلز مین اس کے پاس آ کر بولا تو معین نے سر ہلایا

"برائڈل ڈریس دیکھا دیں"

"او کے سر آئیں" وہ اسے آگے لے گیا

"یہ دیکھیں سر یہ سارے لیٹس ڈیزائنز ہیں" معیز کا تو سر ہی گھوم گیا ایک سے بڑھ کر ایک ڈریس تھا وہ آہستہ آہستہ سارے دیکھتا گیا اچانک نظر دائیں جانب پڑی اور وہی ٹھہر گی آسمانی رنگ کے لہنگے کے ساتھ سر مئی بلاؤز تھا پورے لہنگے پر سلورنگو کا کام تھا

"یہ پیک کر دیں"

"واؤ سر آپ نے سب سے بیسٹ ڈریس چوس کیا ہے"

"جو خاص ہو اس کے لیے تو سب کچھ بیسٹ ہی ہونا چاہیے نا"

"بلکل سر" ڈریس تو صرف ویسے کا لینا تھا لیکن وہ ارد گرد اور کپڑے دیکھنے لگا پندرہ منٹ بعد وہ مناہل کے لیے شاپنگ کر کے نکل رہا تھا جب نظر سامنے گاڑی کے پاس کھڑی دعا پر گی اور پھر شہریار کے ساتھ بات کرتی مناہل پر وہ اسے کچھ کہہ رہی تھی جس پر وہ سر ہلا کر آگے بڑھ گیا معیز نے شہریار کو دیکھا وہ آئس کریم لینے گیا تھا اور کچھ دیر بعد تین کون پکڑے ان سب کے پاس آیا معیز کھڑا نہیں ہی دیکھنے لگا مناہل گاڑی کے ساتھ ٹیگ لگا کر مسکرا کر آئس کریم کھاتے ہوئے شہریار سے باتیں کر رہی تھیں

"اس کی مسکراہٹ کتنی پیاری ہے" معیز نے دل میں کہا اور پھر چل دیا مناہل کو کسی اور کے ساتھ ہنستا دیکھ کر دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

میری زمین پر جو چاندنی ہے، وہ سب تیری ہے
میرے فلک پر جو دل کشی ہے، وہ سب تیری ہے

جو تتلیوں کے پروں پہ لکھے ہیں وہ خط میرے ہیں
یہ جگنوؤں میں جو روشنی ہے، وہ سب تیری ہے
جو تیری مٹھی میں خوشبوئیں ہیں وہ سب میری ہیں
جو میری آنکھوں میں روشنی ہے، وہ سب تیری ہے
خوبصورت روشنیوں سے درو دیوار جگمگا رہے تھے پورے گھر میں گلاب اور گیندے کے
پھولوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی آج مناہل کی مہندی کی تقریب تھی جس میں چند قریبی رشتہ
دار ہی شامل تھی تقریب کا انتظام گھر کے لان میں کیا گیا تھا مہمانوں کی آمد و رفت شروع
ہو چکی تھی۔۔۔ گھنی پلکیں آہستہ سے اٹھی کالی گہری آنکھوں نے اپنا عکس دیکھا لبوں کو
بہت ہی دلفریب مسکراہٹ نے چھوا اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اٹھایا اور سر پر رکھا ڈوپٹہ پکڑا
چوڑیوں کی کھنکنے کی آواز آئی
"مناہل یہ پہن لو" دعائے گجرے اس کی طرف بڑھائے تو وہ پلیٹی پیلے رنگ کا غرارہ سوٹ
پہنے جس پر گولے کا کام تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی گجرے پہننے کے بعد دعائے اس کے
بالوں میں پھول لگانے لگی مناہل خود بھی کھلا ہوا پھول لگ رہی تھی
"ماشاء اللہ مناہل بہت پیاری لگ رہی ہو" دعائے اس کو کندھوں سے تھاما
"تھینک یو" مسکرا کر کہا
"میں بیا کو بلاتی ہوں پھر چلتے ہیں سب انتظار کر رہے ہوں گے" وہ پلیٹی ہی تھی کہ دروازہ کھلا

"میں آگی" ابیہا کے ساتھ صبا بیگم اور مناہل کی ممانی اور خالہ بھی تھی دعا اور ابیہا نے ایک جیسے پیلے اور مہرون کام والے سوٹ پہن رکھے تھے سب نے مناہل سے مل کر اسے پیار کیا اور پھر اسکی نظراتاری شہریار کے رشتے سے منع کر دینے کے بعد ممانی کو برا لگا تھا لیکن شہریار نے انہیں جب بتایا کہ وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے تو وہ بیٹے کی خوشی میں خوش ہو گئیں صبا بیگم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تو ان کی آنکھیں بھیگ گئی

"بہت پیاری لگ رہی ہے میری بچی اللہ ہمیشہ خوش رکھیں" مناہل کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں "یہ لیں" ابیہا نے مہندی رنگ کا جالی دار ڈوپٹہ صبا بیگم کو پکڑایا یہ ڈوپٹہ سلمہ بیگم نے بھیجوایا تھا انہوں نے وہ مناہل کو اوڑھادیا اور اس کا گھونگھٹ نکال دیا جس سے مناہل کا چہرہ چھپ گیا پھر سب باہر کی جانب بڑھ گئے موسم بہت خوشگوار تھا لان کی سجاوٹ بہت ہی شاندار انداز میں کی گئی تھی اوپن ایئر ماحول تھا ہلکی ہلکی ہوا اچھاتا ثردے رہی تھی

"ماما بابا یہ ہیں ڈاکٹر علی یہ ان کی مدر اور یہ سسر" دعا نے علی کا تعارف کروایا مہرون کرتا شلووار پہنے ہوئے وہ اچھا لگ رہا تھا

"اسلام علیکم آئی سلام علیکم انکل" اس نے مودب طریقے سے سلام کیا

"آپ سب باتیں کریں میں آتی ہوں وہ سیٹج پر مناہل کے پاس آگی جو سر جھکائے بیٹھی تھی مہندی کی رسم ادا ہو چکی تھی

"مناہل کچھ چاہیے تم ٹھیک ہوں" وہ اس کے پاس بیٹھی

"نہیں کچھ نہیں تم میرے پاس ہی رہو"

"مہمانوں کو بھی تو دیکھنا ہے"

"ماما کدھر ہیں" اس نے سر اٹھایا تو نظر سامنے سلمہ بیگم کے ساتھ بیٹھی پریشے پر گی وہ منہ

پھلائے بیٹھی تھی مناہل مسکرائی

"خالہ ممانی کے ساتھ ہیں"

"پریشے کو کیا ہوا ہے"

"وہ تمہارے ساتھ بیٹھنا چاہتی ہے آنٹی نے زبردستی اسے اپنے پاس بٹھایا ہوا ہے" دعانے ہنستے

ہوئے بتایا

"آنٹی کو کہو بھیج دیں میرے پاس" دعا مسکراتے ہوئے اٹھ گی معیز کی جانب سے کچھ ہی

قیریبی مہمان شامل تھے

ایہا فون پر بات کرتی ایک طرف آگی کچھ دیر بات کرنے کے بعد وہ وہیں کھڑی ہوگی جب علی

اس کے پاس آیا ایہا نے اس کی جانب دیکھا

"اسلام علیکم کیسی ہیں آپ"

"وعلیکم اسلام ٹھیک ہوں" سنجیدگی سے جواب دیا گھر میں علی کے رشتے کی بات ہو چکی تھی

"جواب کیسی جا رہی ہے آپ کی" اس نے بات کرنی چاہی لیکن ایہا کے چہرے پر نولیفٹ کا

نشان تھا

"ٹھیک" دو ٹوک جواب

"غصہ ہیں آپ"

"نہیں"

"اچھا میرے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا" وہ شوخ ہوا۔ ایہا نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا

"نہایت ہی فضول خیال ہے" علی ہنسا اس کی ہنسی سے ایہا تو تپ گی اور پاؤں پٹختی چلی گی۔
"اس لڑکی کے ناک پر ہر وقت غصہ کیوں رہتا ہے کیا بنے گا علی تیرا" وہ بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا آگے بڑھ گیا

سب مہمان تقریباً جا چکے تھے
"یہ لو مناہل کھانا کھا لو پھر تمہیں مہندی لگنی ہے ایہا نے ٹرے میز پر رکھی دعا نے آہستہ سے اس کی چیزی ہٹائی

معین فون پر بات کرتا اپنے کمرے سے نکل کر ٹیرس پر آیا فون پر بات کرتے نظر بائیں جانب والے گھر کے لان میں ٹھہر گی جو لائیٹوں سے جگمگا رہا تھا سٹیج سامنے ہی بنایا گیا تھا اس نے الوداعی کلمات کہہ کر فون بند کیا نظر نے پلٹنے سے انکار کر دیا وہ سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی وہ وہی رک کر اسے دیکھنے لگا اس کے لیے ہی تو وہ سچی تھی سنوری تھی
مناہل نے کمر سیدھی کی اور لمبا سانس لیادرد کی لہر سے اٹھ رہی تھی صبح سے وہ دوائی نہیں کھا پائی تھی

"مناہل تم ٹھیک ہو" دعا جو اس کے کہنے پر پریشے کو لینے گی تھی آتے ہی اس سے پوچھا

"ہاں ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ آؤ پریشے" اس نے پریشے کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھایا

"کھانا کیوں نہیں کھا رہی تھی دادی کے ساتھ"

"مجھے بھوک نہیں ہے"

"تھوڑا سا کھانا پڑے گا" مناہل نے چیخ پریشے کے سامنے کی

"مجھے نہیں کھانا"

"ہم دونوں مل کر کھائیں گے ٹھیک ہے چلو پری جلدی جلدی منہ کھولو" وہ اس کے منہ کے پاس چیخ لے گی تو پریشے نے ہنستے ہوئے منہ کھول لیا سلمہ بیگم مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی معیز بھی پریشے کو ہنستے ہوئے دیکھ کر مسکرایا کچھ دیر بعد فیملی پیکیجز کے لیے سب سٹیج پر آگئے اور سب نے مناہل کے ساتھ تصویریں بنوائی پھر مناہل پریشے کے پاس گئی اور اسے اپنے ساتھ لگا کر مختلف انداز میں تصویریں کھنچوائی

"بھائی" معیز کے کندھے پر سنان نے ہاتھ رکھا تو وہ چونکا اسے احساس ہی نہیں ہوا وہ ایک گھنٹے سے باہر کھڑا تھا

"بھائی ویسے یہ چھپ چھپ کر دیکھنا غلط بات ہے" معیز نے رخ موڑا

"کیا غلط بات ہے میں تو کچھ نہیں کر رہا"

"اب شرمائیں تو نہیں بھابھی کو ہی دیکھ رہے تھے چلتا ہے بھائی" سنان نے اسے چھیڑا

"میں کہاں شرم رہا ہوں"

"یہ دیکھیں گالیں لال ہو رہی ہیں آپ کی" سنان نے اس کی گالوں کی طرف اشارہ کیا

"میں کوئی نہیں شرم رہا"

"ویسے کتنی پیاری لگ رہی ہیں بھابھی" سنان نے مناہل کی جانب دیکھا تو معیز بھی پلٹا وہ مسکراتے ہوئے کچھ کہہ رہی تھی

"ہاں پیاری تو لگ رہی ہے" وہ آہستہ سے بولا

"کیا؟؟؟ بھائی کیا کہہ رہے ہیں آواز نہیں آئی" سنان نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا

"سنی دفعہ ہو جاؤ یہاں سے" معیز اندر کمرے میں چلا گیا تو سنان نے مسکرا کر مناہل کو دیکھا

"بھابھی مجھے پورا یقین ہے آپ بھائی کو بدل دیں گی جلدی سے آجائیں بس"

آسمان پر ہلکی ہلکی روشنی چھا رہی تھی سٹریٹ لائٹس ابھی روشن ہی تھی باہر سے چڑیوں کے چہچہانے کی آوازیں آرہی تھی مناہل نے قرآن مجید الماری میں رکھا اور درود شریف پڑھتی بیڈ پر بیٹھ کر دعا مانگنے لگی اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جن پر مہندی بہت بچ رہی تھیں تبھی موبائل بج اٹھا اس نے گردن موڑ کر سکرین دیکھی جہاں سارہ کالنگ لکھا ہوا آ رہا تھا اس نے مسکراتے ہوئے کال اٹھائی

"اسلام علیکم کیسی ہیں"

"وعلیکم اسلام الحمد للہ ٹھیک تم سناؤ میں نے تصویریں دیکھی ہیں بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ

تمہیں ہمیشہ خوش رکھیں"

"تھینک یو سارہ لیکن میں آپ سے ناراض ہوں آپ آئی کیوں نہیں"

"میری مجبوری ہے ناجان موسم بدلنے کی وجہ سے ابیر کی طبیعت خراب ہے دوسرا آج بلال بھی آرہے ہیں"

"اوہ بلال بھائی آرہے ہیں پھر آپ ان کے ساتھ لاہور آجائیں"

"ہاں انشاء اللہ ضرور اچھا تم سناؤ کیسا لگ رہا ہے آج آپ پیانگھر جانے والی ہیں" مناہل مسکرائی اور اٹھ کر ٹیرس پر آگئی نیلا آسمان بہت خوبصورت لگ رہا تھا چڑیوں کے چہچہانے کی اور مسجد سے آتی تلاوت کی آواز بہت بھلی محسوس ہو رہی تھی

"بہت اچھا لگ رہا ہے دل اللہ کا شکر ادا کرتے نہیں تھک رہا بس ماما کے لیے پریشان ہوں بابا کی یاد ستار ہی ہے تھوڑی سی اداسی ہے آپ دعاؤں میں یاد رکھنا" اس نے ٹھنڈی گرل پر ہاتھ رکھا آنکھیں نم ہو گئیں

"ضرور انشاء اللہ" مناہل واپس اندر جانے کے لیے پلٹی تو نظر دائیں جانب ٹیرس پر چائے کا کپ تھا مے معیز پر پڑی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا نظریں ملنے پر اس نے رخ موڑ لیا تو مناہل نے فوراً اندر کی جانب دوڑ لگائی

آسمان پر جو نہی سیاہی پھیلی دونوں گھر جگ مگا اٹھے لڑیوں نے گھروں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا اور پورا گھر ان کی روشنی سے جگ مگا رہا تھا مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا تھا تقریب کا انتظام گھر کے سامنے پارک میں ہی کیا گیا تھا معیز کا نکاح اور سنان کی مہندی کی تقریب ایک ساتھ ہونا طے پائی تھی سفید کوٹن کے شلوار قمیض پر مہرون واسکٹ گھنے بال

سلیقے سے بنائے معیز مہمانوں کا استقبال کر رہا تھا احمد صاحب بھی مسکراتے ہوئے باتیں کر رہے تھے معیز نے جیب سے موبائل نکالا جس میں سنان کی کال آرہی تھی

"ہاں کیا ہوا"

"یار بھائی کمرے میں آؤ اتنا موٹا لگ رہا ہوں ان کپڑوں میں اور بال بھی نہیں سیٹ ہو رہے"

"سنی میں مہمانوں کو دیکھ رہا ہوں" وہ بات کرتا دائیں جانب آگیا

"بھائی ایسے ناکرو بابادیکھ لیں گے ماما نے مجھے ڈانٹ ڈانٹ کر ادھا کر دیا ہے میری شادی ہے

یار" معیز ہنسا

"ہنسوں نہیں خود تو شہزادے لگ رہے ہو پلیز زنا جلدی آ جاؤ" سفید گاڑی آ کر رکی ڈرائونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر شہریار اتر اس نے پیچھے کا دروازہ کھولا دعا اپنا ڈوپٹہ سنبھالتی باہر نکلی معیز ان کی جانب ہی دیکھ رہا تھا دعا نے مڑ کر گاڑی میں بیٹھی مناہل کی طرف ہاتھ بڑھایا مناہل نے حنائی ہاتھ دعا کے ہاتھ پر رکھا کلائی پر موجود چوڑیاں کھنکی گولڈن ہیل میں قید پاؤں آہستہ سے گاڑی سے نکال کر سڑک پر رکھا گیا پھر آہستہ سے وہ کھڑی ہوئی معیز سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا چوڑی دار پا جامے پر ٹخنوں تک آتا سفید فرائی جو گولڈن نگوں سے جگ مگا رہا تھا معیز نے آہستہ سے نظریں اوپر اٹھائیں مناہل کا چہرہ لال چنری سے چھپایا گیا تھا دعا نے اس کا ڈوپٹہ ٹھیک کیا اور اس کا ہاتھ تھامے گھر کی جانب بڑھ گی گاڑی کے ہارن کی آواز پر وہ چونکا پھر چہرے پر ہاتھ پھیرتا سنان کے پاس چلا گیا۔۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی مناہل نے آہستہ سے چمڑی ہٹائی صبا بیگم اس کے پاس آئی
 "ماشاء اللہ۔۔ ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو" انہوں نے اس کی پیشانی چومی تو وہ مسکرائی
 "ماموں ممانی آگئے؟" اس نے پوچھا

"شہریار گیا ہے لینے" دعانے بتایا
 "چلو تم تھوڑی دیر آرام کر لو میں مہمانوں کو دیکھ لوں" وہ چلی گئیں تو دعانے اس کے پاس آ کر
 اس کی نتھ ٹھیک کی

"میں عشاہ پڑھ کر آتی ہوں بعد میں لیٹ ہو جائے گا" مناہل نے سر ہلا دیا اب کمرے میں کوئی
 نہیں تھا مناہل نے پاؤں ہیل سے آزاد کیے اور اٹھ کر الماری سے جائے نماز اور کالی چادر نکالی
 ڈوپٹہ سیٹ تھا اس لیے اس نے چادر ہی اپنے گرد لپیٹ لی پھر نماز کی نیت باندھی

حسن و رنگ کی فضا چاروں سوچھائی ہوئی تھی سنان سیٹج پر بیٹھا ہنستے ہوئے باتیں کر رہا تھا
 خوشگوار ماحول میں مہندی کی رسمیں ادا کی جا رہی تھی ایک طرف نکاح کے لیے سیٹج بنایا گیا تھا
 دودیوان آمنے سامنے رکھ کر بیچ میں سفید جالی دار پردہ لگایا گیا تھا معیز ویٹر کو ہدایت دے کر
 ایک طرف آگیا احمد صاحب اس کے ساتھ آ کر کھڑے ہوئے تو اس نے گردن موڑ کر انہیں
 دیکھا

"بہت پیارے لگ رہے ہو" انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا معیز نے ان کے ہاتھ کو دیکھا احمد صاحب جانتے تھے وہ چاہے جتنا بھی خفا کیوں نہ ہو ان کا ہاتھ کبھی نہیں جھٹکے گا پریشے بھاگتے ہوئے معیز کے پاس آئی اس نے پیلے اور مہندی رنگ کا لہنگا پہن رکھا تھا "ڈیڈی میرے سینڈل نہیں بند ہو رہے" معیز مسکراتا ہوا گھٹنوں کے بل نیچھے بیٹھا "ڈیڈی ہیں نا" اس نے پریشے کے سینڈل بند کیے پری نے مسکراتے ہوئے اس کی گال پر پیار کیا

"تھینک یو ڈیڈی" معیز نے اس کے سر پر لگی پن صحیح کی اور سیدھا ہو گیا پریشے واپس بھاگ گئی تو احمد صاحب بولے

"جیسے تم پریشے سے جیتے ہونا میں بھی تم سے ہی جیتا ہوں" معیز نے سراٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھا جہاں نمی تھی معیز کی آنکھیں بھی لال ہونے لگی احمد صاحب نے اس کا کندھا تھپکا چلو مولوی صاحب آگئے ہیں میری دعا ہے اب تمہاری زندگی میں کوئی دکھ نا آئے منابل اور تم دونوں ایک ساتھ ڈھیروں خوشیاں دیکھو میرا بیٹا واپس میرے پاس آجائے" وہ پلٹ گیا دل بھاری ہو رہا تھا

منابل نے جائے نماز الماری میں رکھ کر چادر اتاری اور اسے تہہ کر کے بیڈ پر رکھا پھر بیٹھ کر جوتے پہنے درد آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا اس نے آہستہ سے ہاتھ زخم والی جگہ پر رکھا درد کے ساتھ بے چینی الگ تھی دعا اور ایسا کمرے میں آئیں تو وہ فوراً سیدھی ہوئی

"مناہل چلو مولوی صاحب آگئے ہیں آؤ میں تمہارا ڈوپٹہ ٹھیک کروں" دعائے اس کا ڈوپٹہ صحیح کیا پھر لال جالی دار چنری سے گھونگھٹ نکال دیا

"چلو" صبا بیگم کا ہاتھ تھامے سب کے ساتھ چلتی وہ معیز کے سامنے فاصلے پر رکھے دیوان پر جا کر بیٹھی ان کے درمیان جالی دار پردہ تھا

پریشے معیز کے ساتھ بیٹھے سنان کی گود میں تھی مناہل کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا اس کا پورا وجود پسینے میں بھیگ رہا تھا دونوں کی نظریں جھکی ہوئی تھی نامعیز نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور نہ مناہل نے سر اٹھایا۔۔۔ مولوی صاحب شروع کریں مناہل کے ماموں نے کہا

"بسم اللہ الرحمن الرحیم" مولوی صاحب نے نکاح کے کلمات پڑھنا شروع کیے مناہل کی ہتھیلیاں بھیگنے لگی دعائے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور اس کے کان کی طرف جھکی

"ریلیکس مناہل"

"مناہل ندیم ولد ندیم امتیاز آپ کو دو لاکھ حق مہر کے عوض معیز احمد ولد احمد وقار سے نکاح قبول ہے؟" مناہل نے زور سے آنکھیں بند کی آنسو آنکھ سے ٹوٹ کر گال پہ پھسلا وہ جس کو اس نے چاہا تھا وہ ہمیشہ کے لیے اس کا ہو رہا تھا جس نام کی گونج اس کے دل میں ہوتی رہی تھی وہ اس کا ہو رہا تھا اس نے سر اٹھا کر سامنے پردے کے پیچھے چھپے بیٹھے معیز کو دیکھا لب آہستہ سے ہلے آواز میں لرزش تھی

"قبول ہے" معیز نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تین دفعہ بولنے کے بعد شہریار نے پیپر اس کے سامنے کیے اس نے جھک کر کانپتے ہاتھوں سے دستخط کیے

مولوی صاحب اب معیز سے پوچھ رہے تھے دل تو معیز کا بھی زور سے دھڑک رہا تھا
 "معیز احمد ولد احمد وقار کیا آپ کو مناہل ندیم ولد ندیم امتیاز سے 2 لاکھ حق مہر کے عوض نکاح
 قبول ہے" مولوی صاحب تیسری دفعہ پوچھ رہے تھے
 "قبول ہے" اس کی بھاری مردانہ آواز مناہل کی دھڑکن بڑھا گئی۔۔۔۔

معیز نے جھک کر نکاح نامے پر دستخط کیے ہر طرف مبارک باد کی صدا گونجنے لگی سب نے آگے
 بڑھ کر معیز کو مبارک باد دی مناہل کے ماموں نے مناہل کو گلے لگایا "اللہ میری بیچی کو ہمیشہ
 خوش رکھیں" وہ سسک پڑی آج ندیم صاحب کی کمی بہت محسوس ہو رہی تھی صبا بیگم جو
 خاموش آنسوں بہا رہی تھی آگے بڑھی اور مناہل کو گلے لگایا سب کی آنکھیں نم تھیں لڑکی کے
 گھر والوں کے لیے یہ وقت بہت بھاری ہوتا ہے لاڈوں میں پالی اپنی گڑیا کو کسی کے حوالے کرنا
 آسان تھوڑی ہوتا ہے جسم سے جان نکلنے جیسا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ منہ میٹھا کرنے کے بعد وہ
 دونوں کھڑے ہوئے درمیان میں لگا پردہ ہٹ گیا اب صرف دو قدم کا فاصلہ تھا مولوی میکر اور
 فوٹو گرافر یہ خوشگوار لمحے قید کر رہے تھے چلیں بھائی بھائی کا گھونگٹ اٹھائیں "سنان کی چہکتی
 آواز آئی

"ہاں بیٹا ہٹاؤ" نوشین بیگم بولی معیز ہلکے سا مسکرا کر دو قدم آگے آیا مناہل نے آنکھیں میچ لی
 معیز کے ہاتھ اٹھے اس نے آہستہ سے مناہل کا گھونگٹ ہٹا دیا چاروں طرف سے گلاب کے
 پھولوں کی برسات شروع ہو گئی وہ ششدرہ گیا کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے ارد گرد
 جیسے سب غائب ہو گئے وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا اس کی لرزتی پلکیں اس کے دل میں ادھم

"معیز میری بیٹی کا بہت خیال رکھنا" انہوں نے مناہل کا ہاتھ معیز کو پکڑا یا جسے معیز نے مضبوطی سے تھام لیا صبا بیگم نے آگے بڑھ کر مناہل کو گلے سے لگایا اور اپنی اکلوتی بیٹی کو ڈھیروں دعائیں دی

"ماما آپ نے اپنا بہت خیال رکھنا ہے میں جا رہی ہوں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں آپ کی جان چھوڑ دوں گی بلکل بھی نہیں ایک بھی دوائی مس نہیں ہونی چاہیے" صبا بیگم مسکرائیں باقی سب بھی مسکرا دیے پھر مناہل بڑوں کی دعائیں لیے اپنے پیانگھر چلی گی ایک نئی شروعات کرنے۔۔۔ ایک نیا باب کھولنے۔۔۔ ایک نئی منزل کی طرف۔۔۔۔۔ ایک نئی آزمائش کی طرف۔۔۔۔۔

سلمہ بیگم کچھ لڑکیوں کے ساتھ مناہل کو اوپر سجاے ہوئے کمرے میں بیٹھا گی تھیں پریشے تو مناہل کا ہاتھ چھوڑ ہی نہیں رہی تھی لیکن کسی طرح سے اسے سمجھا بچھا کر سنان اپنے ساتھ باہر لے گیا کمرے میں گلاب کے پھولوں کی مہک چاروں سو پھیلی ہوئی تھی مناہل کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا اس نے قریب کھے تکیوں سے ٹیک لگائی کمر درد سے اکڑ رہی تھی اس نے کمرے کا جائزہ لیا جو بہت ہی نفاست سے سیٹ تھا پھولوں سے کمر گلشن لگ رہا تھا اس نے سر پیچھے ٹیکادیا اور سوچوں میں گم ہو گئی جو کچھ بھی ماضی میں ہوا بھولنا آسان نہیں تھا اس نے ارادہ کیا وہ پہلے معیز سے بات کرے گی نئی زندگی کی شروعات غلط فہمی کو دور کر کے ہی ہوگی

"معیز تم نے جتنا مجھے ستایا ہے نہ ڈبل بدلہ لوں گی" وہ مسکرائی پھر کچھ یاد آنے پر سیدھی ہوئی اس کا سامان ایک دن پہلے ہی آگیا تھا لیکن ایک چھوٹا بیگ اس نے دعا سے کہا تھا وہ اس کے ساتھ جائے گا اس میں کچھ ضروری سامان تھا وہ اٹھی اور ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گی بیگ کھولا اور اس میں سے ایک پیک ڈبہ نکال کر کمرے میں آئی وہ معیز کا تحفہ تھا جو کہ گھڑی تھی وہ معیز کو بتانا چاہتی تھی کہ اسے اس کی کلائی میں گھڑی کتنی پیاری لگتی ہے مناہل نے دیوار پر لگی گھڑی کی جانب دیکھا جو کہ بارہ بج رہی تھی وہ اپنا ڈوپٹہ سنبھالتی گھڑی کے پاس آگئی ستاروں کی جھرمٹ میں چاند پوری آب و تاب سے جگمگا رہا تھا وہ مسکراتی ہوئی آئینے کے سامنے آگئی اور اپنی نتھ اتارنے لگی جو اسے اب الجھن میں مبتلا کر رہی تھی یکدم ہی دروازہ کھلا مناہل کا دل اچھل کر حلق میں آگیا وہ دشمن جان دروازہ بند کر کے پلٹا پچھلے ایک گھنٹے وہ اپنے آپ سے جنگ لڑتا رہا تھا معیز کے مخصوص پرفیوم کی خوشبو اب گلابوں کی مہک کے ساتھ شامل ہونے لگی اس نے آہستہ سے سر اٹھا کر آئینے میں نظر آتے معیز کے عکس کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا مناہل نے نظریں جھکا دی جھکی لرزتی پلکیں، پیشانی پر جگماتی بندیاں وہ اس کے دل میں اتر رہی تھی وہ اپنی نظروں کو اس پر سے ہٹانے سے باز نہیں رکھ سکا۔۔۔ رکھتا بھی کیوں وہ اس کا محرم تھا اس کو محبت کے جذبے سے آشنا کروانے والی وہی تو تھی معیز آہستہ سے قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھنے لگا مدہم روشنی، گلاب اور موتیے کے پھولوں کی مہک اس کے حواسوں پر چھانے لگی مناہل کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگی معیز نے آہستہ سے اس کی کمر کے گرد بازو پھیلائے مناہل نے آنکھیں زور سے بند کر لی پورے جسم کی

توانائی زائل ہوئی جارہی تھی ایک عرصہ جو اس کے دل پر حکومت کرتا آیا تھا اب اس کے اس قدر قریب آنے پر وہ خوف زدہ تھی سانسیں اٹک رہی تھی وہ اسے کچھ بتانا چاہتی تھی نظریں جھکی ہوئی تھی لبوں نے جنبش کی "مع۔۔ معیز"

"شششش" وہ اس کے کندھے پر تھوڑی ٹکا کر اس کے کان میں جکھا مناہل نے زور سے آنکھیں بھینچ لی

"تم اس قدر حسین ہو کہ مجھے اپنا آپ تمہارے حسن میں بھسم ہوتا نظر آ رہا ہے" مناہل کی حنا آلود ہتھیلیوں میں پسینہ قطرہ قطرہ جمع ہونے لگا

"لیکن اس حسین چہرے کے پیچھے کتنا بھیانک روپ ہے یہ صرف میں جانتا ہوں" کمر پر گرفت مضبوط ہوئی درد کی ٹیس سی اٹھی مناہل نے جھٹکے سے سراٹھا کر اس کے عکس کو دیکھا معیز کی آنکھوں میں سرد مہری دیکھ کر مناہل چونکی

"اس دفعہ میری جیت ہوئی ہے مناہل تم نے کیا سوچا تھا جو چھ سال پہلے تم نے میرے ساتھ کیا وہ میں تمہیں اپنی بیٹی کے ساتھ کرنے دوں گا" کمر پر گرفت اس قدر مضبوط تھی مناہل نے کراہتے ہوئے اس کا ہاتھ ہٹانا چاہا آنکھوں میں پانی بھر آیا "کیوں ہو تم ایسی" وہ اس کی درد کی پرواہ کیے بغیر بول رہا تھا "معیز چھوڑو مجھے"

"اب چھوڑنے کی بات بھی مت کرنا تمہیں میں اپنی بیٹی کے لیے لایا ہوں اگر تم نے کبھی بھی اس کو کوئی نقصان پہنچانے کی غلطی کی تو مجھ سے برا کچھ نہیں ہوگا" مناہل دم سادھے اسے دیکھے گی وہ پریشے کو کبھی مر کہ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی معین نے جھٹکے سے اسے چھوڑا

"کیوں کیا تم نے ایسا مناہل میری بیٹی کو اپنا دیوانہ بنایا پھر اسے چھوڑ کر چلی گی ایک مہینہ وہ تمہارے لیے تڑپی تمہاری یاد میں سسکیاں لے کر روئی۔۔۔، تم ایک خود غرض اور مطلبی لڑکی ہو تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھینا ہے" معین سرخ متورم آنکھیں لیے بول رہا تھا اور وہ شاک کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی

"میرے بھی سینے میں دل ہے میں بھی انسان ہوں ہر بار میں ہی کیوں میں ہی کیوں۔۔۔۔۔" ضبط کے باوجود اس کی آنکھ سے آنسوؤں ٹوٹ کر گرا وہ زندگی میں پہلی بار ایسے بول رہا تھا اپنے دل کا حال بتا رہا تھا

"ہر بار مجھے ہی کیوں سب چھوڑ کر جاتے ہیں تم نے۔۔" وہ آگے بڑھا اور مناہل کو کندھوں سے تھاما

"تمہاری وجہ سے پریشے کو بھی سزا ملی تمہاری وجہ سے میرا دوست مجھے چھوڑ گیا میرا سب کچھ چھینا ہے تم نے، اگر تم نے پریشے کے جذبوں کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کی نا مناہل تو یاد رکھنا میں تمہیں۔۔۔۔۔" وہ بھیگی آنکھوں سے شدید کھڑی اسے دیکھ رہی تھی معین نے جھٹکے سے اسے چھوڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا کرے سے باہر نکل گیا اور پیچھے وہ معین کے جھٹکے سے ڈریسنگ سے ٹکرائی اور شاک کی کیفیت میں آئینے کے سامنے پڑی کر سی پر ڈھے گی وہ

کیا سوچتی رہی تھی اور کیا ہو گیا تھا اس نے بے یقینی سے سر اٹھایا سامنے اس کا سجا سنورا روپ جگمگا رہا تھا جسے کچھ دیر پہلے معیز نے بھیانک کہا تھا اپنے عکس کو دیکھتے ہی دل چاہا اپنا وجود ختم کر دے اتنی نفرت کرتا تھا معیز اس سے درد بڑھتا جا رہا تھا ایسا لگ رہا تھا دائیں جانب کی ساری پسلیاں ٹوٹ گی ہیں اس نے جھٹکے سے ڈوپٹہ کھینچ کر اتار پھینکا پیشانی پر چمکتی بندیاں اتار کر ڈریسنگ پر پھینکی ساتھ وہ سسکیاں لیتے ہوئے رو رہی تھی چوڑیاں اتارتے کلائی زخمی ہو رہی تھی لیکن دل کا درد اتنا تھا کہ اسے باقی زخموں کی کہاں پرواہ تھی

"وہ جس کے لیے میں نے ہر حد پار کی اس کے لیے میں ایک مطلبی لڑکی ہوں" اس نے کھینچ کر گلے کا ہار اتارا

"کیوں معیز کیوں۔۔۔۔" وہ چیخی درد بھری چیخ چاند اس کی تکلیف دیکھ کر بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا ہوا نہیں بھی ٹھہر گئی لیکن وہ سب اس کے درد صرف دیکھ سکتے تھے افسوس اور دکھ کر سکتے تھے اسکی تکلیف کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا تھا۔

وہ تو شکر تھا باقی گھر والے اپنے کمروں میں سوچکے تھے

مناہل کا سانس اکھڑنے لگا درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی وہ لڑکھڑاتے قدموں سے ڈریسنگ روم تک آئی سانس پھولتا جا رہا تھا آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے کانپتے ہاتھوں سے بیگ کھول کر دوائی نکالی اور بغیر پانی کے جلدی سے حلق میں اتاری اور پھر وہی زمین پر بیٹھ گئی دماغ سن ہو رہا تھا افیت بڑھتی جا رہی تھی وہ دیوانہ وار بھاگتے چلے جانا چاہتی تھی اتنا دور اتنا دور جہاں معیز احمد کا نام و نشان بھی نہ ہو جہاں اس کی آوازیں اس تک نہ پہنچ سکے اتنا دور جہاں اس کا دماغ

معین احمد کی پہچان سے بھی خالی ہو جائے اس نے زور سے بیگ کو ہاتھ مارا اور چہرہ ہاتھوں میں
چھپا کر رونے لگی کاش یہ اذیت ختم ہو سکتی کاش۔۔۔۔۔

عکس کتنے اتر گئے مجھ میں

پھر نجانے کدھر گئے مجھ میں

یہ جو میں ہوں زر اسباقی ہوں

وہ جو تم تھے وہ مر گئے مجھ میں

میرے اندر تھی ایسی تاریکی

آکے آسیب ڈر گئے مجھ میں

میں نے چاہا تھا زخم بھر جائیں

زخم ہی زخم بھر گئے مجھ میں

پہلے اُتر میں دل کے دریا میں

پھر سمندر اُتر گئے مجھ میں

کیسا خاکہ بنا دیا مجھ کو

کون سا رنگ بھر گئے مجھ میں

میں وہ پیل تھا جو کھا گیا صدیاں

سب زمانے گزر گئے مجھ میں

کمر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا پردوں کے پیچھے سے باہر لان میں جلتے بلب کی ہلکی ہلکی روشنی آرہی تھی وہ اس وقت سٹی میں بیٹھا سگریٹ سلگا رہا تھا لال آنکھوں میں نمی واضح تھی وہ شدید مضطرب تھا اسے اب احساس ہو رہا تھا وہ بہت زیادہ بول آیا ہے اس نے سگریٹ مسل کر پھینکی اور سر ہاتھوں میں گرا دیا تبھی مؤذن کی آواز پورے شہر میں گونجنے لگی اس نے سر اٹھایا کوئی اسے یہاں دیکھے گا تو کیا سوچے گا یہ سوچ آتے ہی وہ اٹھ کر باہر آیا گھر میں خاموشی کا راج تھا ایک نظر سیڑھیوں پر ڈال کر وہ گھر سے باہر نکل گیا احمد صاحب جو کچن میں پانی پینے کے لیے جانے لگے تھے معیز کو سٹی سے نکلتا دیکھ کر چونکے رات بی پی لو ہونے کی وجہ سے سلمہ بیگم نے انہیں یہی روک لیا تھا

"کیا ہوا" انہیں دروازے پر کھڑا دیکھ کر سلمہ بیگم نے پوچھا

"کچھ نہیں میں مسجد جا رہا ہوں" وہ معیز کے پیچھے مسجد کی جانب بڑھ گئے

آسمان پر روشنی چھانے لگی سارے نمازی اپنے اپنے گھروں کی جانب روانے ہو چکے تھے لیکن وہ اُدھر ہی بیٹھا زمین کو گھور رہا تھا

"بیٹا کیا ہوا" ایک بزرگ نے آکر پوچھا تو وہ چونکا اور نفی میں سر ہلا کر اٹھ گیا گھر کے قریب

پہنچتے ہی احمد صاحب نے اسے آواز دی وہ پلٹا

"مجھے تم سے بات کرنی ہے معیز"

"لیکن مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی" کہہ کر وہ پلٹ گیا

"معیز پلیرزا اگر تم میری تھوڑی سے بھی عزت کرتے ہو تو میرے پاس کچھ دیر بیٹھ جاؤ" وہ رک گیا احمد صاحب اس کا ہاتھ پکڑ کر پارک میں آگے دونوں بیچ پر بیٹھ گئے معیز گھاس کو دیکھ رہا تھا جانے کیا تلاش کر رہا تھا

"معیز تم بھول جاؤ میں تمہارا باپ ہوں سمجھو میں تمہارا دوست ہوں تمہارا اہم ہوں بیٹا مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے" معیز نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا وہ واقعی ہی اس وقت کسی ہمدرد کا سہارا چاہتا تھا

"مجھے بتاؤ کیا بات ہے تم خوش نہیں ہو شادی سے؟"

"خوش ہونا چاہتا ہوں لیکن ہو نہیں پارہا" آواز میں درد تھا احمد صاحب کا دل کٹ کر رہ گیا

"بیٹا مت ظلم کرو اپنے ساتھ آگے قدم بڑھا کر تو دیکھو"

"دل کہتا ہے وہ ایسی ہو ہی نہیں سکتی لیکن دماغ ہمیشہ دل پر حاوی ہو جاتا ہے" وہ پھر سے گھاس کو دیکھنے لگا

"تو اپنے دل کی سن لو ایک فحہ اس کی سن کر دیکھو"

"چھ سال پہلے جو ہوا اسے بھول جاؤ ایشا کو اپنا کر دیکھ لیا ناب کیا مناہل کو ایک موقع بھی نہیں دے سکتے اور مجھے پورا یقین ہے مناہل تمہیں بہت خوش رکھے گی"

"اس کے ساتھ ہی خوش ہونا چاہتا تھا میں تو جس جس کے ساتھ خوش ہونا چاہتا ہوں وہ بدلے میں میری مسکراہٹ بھی چھین لے جاتے ہیں" آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا احمد صاحب دکھ سے اسے دیکھنے لگے

"اسے دیکھتے ہی دل اتنے سالوں بعد دھڑکا تھا لیکن ابھی اس دھڑکن کو محسوس بھی نہیں کر پایا تھا کہ وہ تھم گی میرا ماضی مجھے کبھی آگے نہیں بڑھنے دے گا میں ایک بار اہوا شخص ہوں پتا ہے آج بھی میرے کانوں میں آوازیں گونجتی ہیں معیز احمد یو آر آلوزر آج بھی وہ لمس جس سے مجھے بے انتہا محبت تھی مجھے محسوس ہوتا ہے مجھے اپنی آوازیں آتی ہیں کتنی التجا کی تھی میں نے کہ مجھے چھوڑ کر مت جاؤ کتنا رویا تھا لیکن سنے والا تو کوئی نہیں تھا آپ نے چھین لیا نہیں"

"احمد صاحب نے نفی میں سر ہلایا لیکن معیز بول رہا تھا

"مناہل کو دیکھتے ہی لگا تھا شاید زندگی میں اب رنگ بھر آئیں گے اس کی مسکراہٹ دیکھتے ہی دل میں ایک نی امنگ جاگی تھی کہ کاش یہ مسکراہٹ میں ہر روز دیکھوں لیکن پھر وہ بھی چلی گی میں مانتا ہوں میں بولا تھا اس وقت مجھے غصہ تھا لیکن وہ چلی کیوں گی یہی ہوتا آیا ہے محبت کے دعوے کرنے والے سب سے پہلے چھوڑ کر جاتے ہیں"

"اب لوٹ بھی تو آئی ہے" معیز کا سرا بھی بھی جکا ہوا تھا

"چھ سال سے یاد کیا ہے کیا سے اندازہ ہے میرے درد کا" وہ نظریں اٹھا کر بولا کون بتائے اسے کہ وہ بھی تو پیل پیل اس کی یاد میں تڑپی ہے

"اس کے آنسوؤں میرے دل پر گرتے ہیں" معیز اپنے ہوش میں نہیں لگ رہا تھا جس جذبے کو وہ خود بھی جان نہیں پایا تھا آج زبان پر اظہار آ گیا تھا کہ وہ مناہل سے محبت کرتا ہے وہ اس قدر الجھا ہوا تھا کہ احمد صاحب کو بھی سمجھ نہیں آئی وہ اپنے بیٹے کو کیسے سمیٹیں

"تو اس کاہر آنسوؤں پوچھ لو نا تم سب کچھ بھول کر ایک نئی شروعات کرو"

"کیسے کروں جب اچھی لگنے لگی تھی تو دور ہو گی تھی
 اب محبت کرنے لگا ہوں تو ڈر ہے کہی چھوڑ کہ نہ چلی جائے"
 "معیز جب محبت کرتے ہو تو اس محبت پر بھروسہ بھی کرو اٹھو شاہباش جاؤ اس کے پاس وہ اپنا
 گھر چھوڑ کر تمہارے پاس آئی ہے پریشہ سمیت اس نے تمہیں قبول کیا ہے اب تمہاری باری
 ہے اسے کھلے دل سے قبول کرو اسے جانو اور مجھے یقین ہے جب تم اسے جانو گے اس کے ساتھ
 وقت گزارو گے تو دل میں موجود سارے گلے شکوے دور ہو جائیں گے اٹھو۔۔۔ بیٹا جو پیچھے
 چھوٹ گیا وہ چھوٹ گیا ماضی کو جتنا یاد کرو گے وہ تمہیں کبھی آگے نہیں بڑھنے دے گا ماضی
 بدلہ نہیں جاسکتا لیکن حال اور مستقبل تو اب بھی ہاتھوں میں ہے تو اپنے حال کو سنو اور جو کہ
 مناہل کے ساتھ ہے اپنے مستقبل کو خوشحال بناؤ" وہ اس کا کندھا تھپک کر اٹھ گئے پیچھے اس
 نے آنکھیں بند کر کے سر تھام لیا
 "اتنا آسان نہیں ہے ماضی کو بھولنا"

اس نے آہستہ سے کمرے کے دروازہ کھولا کمرے میں خاموشی کا راج تھا نظر زین پر پڑے
 ڈوپٹے کی جانب کی پھر ارد گرد پھیلے کانچ پر اس نے آہستہ سے دروازہ بند کیا مناہل بیڈ کے ساتھ
 گھٹنوں میں منہ چھپائے بیٹھی تھی کپڑے وہ تبدیل کر چکی تھی معیز کا دل بھاری ہونے لگا وہ
 قدم قدم چلتا اس تک آیا
 "مناہل" آہستہ سے پکارا لیکن دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا

"مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے" وہ شیلف پر چڑھ کر بیٹھ گئی
 "ہاں بولو"

"علی کیسا ہے" دعانے مسکراہٹ دہائی

"بہت پیارا"

"میں یہ نہیں پوچھ رہی اس کی نیچر کیسی ہے یہ بتاؤ"

"تم تو انٹرسٹڈ نہیں تھی بلکہ تمہارا تو اس کے بارے میں نہایت ہی فضول خیال تھا" دعانے
 سے بولی جبکہ ابہا سے گھورنے لگی

"پہلے فضول خیال تھا اب سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا کیونکہ باباما کو وہ اتنا پسند آ گیا ہے کہ صبح
 سے اس کے قصیدے پڑھ رہے ہیں اور اگلے ہفتے اسے گھر بلانے کا بھی سوچ لیا ہے"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے" دعانے چائے کا کپ اس کی طرف بڑھایا

"میڈم زیادہ خوش نہ ہوئیں آپ کی بات بھی چل رہی ہے" دعانے رک کر اسے دیکھا
 مسکراہٹ غائب ہوئی

"کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں تم سب کو ناشتے کے لیے بلاؤ" وہ مڑ کر کپ ٹرے میں رکھنے لگی

دروازے پر دستک ہوئی تو معیز جو کہ کچھ دیر پہلے ہی سویا تھا آواز پر اٹھ گیا اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا وہ مناہل کا ہاتھ پکڑے ہی بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا دوبارہ دستک ہوئی تو وہ آہستہ سے اٹھ گیا دروازہ کھولا تو پریشہ سامنے کھڑی تھی معیز نے اسے گود میں اٹھایا

"اسلام علیکم ڈیڈی گڈ مارنگ"

"وعلیکم اسلام پرنس" معیز نے اس کی گال پر پیار کیا

"پری اٹھ گی"

"نہیں"

"اوکے آپ جلدی سے بریک فاسٹ کرنے آ جاؤ دادی بلار ہی ہیں"

"اوکے میں دو منٹ میں آتا ہوں" اس نے پریشہ کو نیچے اتارا وہ اوکے کہتی باہر بھاگ گی معیز واپس پلٹا مناہل جاگ گی تھی اور اب اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی معیز اس کے پاس آیا اور اسے سہارا دے کر بیٹھایا

"اب طبیعت کیسی ہے" مناہل نے بمشکل آنکھیں کھولتے اسے دیکھا جو فوراً اپنی نظریں پھیر

گیا

"میں ناشتہ کمرے میں منگو اتا ہوں اس کے بعد دوائی کھا لینا" معیز اٹھ کر باہر چلا گیا کچھ دیر بعد واپس آ کر الماری سے کمرے نکالے اور بغیر اس کی طرف دیکھے نہانے چلا گیا مناہل کے حلق میں آنسو کا گولا سا اٹکا اسے دعا کی یاد آرہی تھی گھومتے سر کے ساتھ وہ آہستہ سے اٹھی نیوی بلیو سوٹ میں وہ مرجھائی سی لگ رہی تھی کلائی پر بینڈیج دیکھ کر وہ چونکی "کیا یہ معیز نے" اسے

حیرت ہوئی اس سے پہلے کوئی ناشتہ لے کر کمرے میں آتا وہ اٹھی اور بکھری چیزیں سمیٹنے لگی ہمت تو بالکل نہیں تھی لیکن وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو کچھ بھی پتا چلے جب تک اس نے اپنے کپڑے اور چیزیں سنبھالی معیز شاہ لے چکا تھا وہ ٹاول سے بال رگڑتا کمرے میں آیا مناہل بیڈ پر بیٹھی اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہی تھی

"فاطمہ (ملازمہ) کمر صاف کر دیتی" مناہل نے سراٹھا کر اسے دیکھا وہ ایسے تھا جیسے ان کے درمیان کچھ ہوا ہی نہیں ہے ہاں البتہ وہ نظریں نہیں ملاتا تھا مناہل بنا کچھ بولے اپنے کپڑے نکال کر چلی گی جب تک وہ فریش ہو کر آئی ملازمہ ٹیبل پر ناشتہ لگا چکی تھی وہ ڈریسنگ کے پاس آگی گیلے بال وہ ڈرائیر سے خشک کر چکی تھی معیز نے کپ میں چائے نکالی اور سراٹھا کر مناہل کو دیکھا جو سونے کی چین گلے میں ڈال رہی تھی یہ سیٹ سلمہ بیگم نے اسے دیا تھا بال بنانے کے بعد اس نے ڈوپٹہ کندھے پر ڈالا وہ مکمل طور پر معیز کی موجودگی کو فراموش کر گی تھی پھر معیز کے سامنے والے صوفے پر جا کر بیٹھ گی اور اپنے لیے چائے نکالی سر میں شدید درد تھا بیٹھنے کی بلکل ہمت نہیں تھی لیکن وہ پھر بھی صحیح نظر آنے کی مکمل کوشش کر رہی تھی دونوں کے درمیان خاموشی تھی دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھ بھی نہیں رہے تھے کچھ دیر بعد معیز بولا "مجھے دوائی بتا دو میں لے۔۔۔" ابھی اس کا جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا وہ اٹھی اور سائڈ دراز سے دوایاں نکال کر ایک ہی گھونٹ میں اندر لے گی معیز نے سر پر ہاتھ پھیرا تبھی پریشے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی

"گڈ مارنگ پری" وہ مناہل سے لپٹ گی

"گڈ مارنگ پرنس " مناہل نے اس کو پیار کر کے اپنے پاس بٹھایا
" چلو پریشے مجھے اپنا گھر دیکھاؤ "

" یہ آپ کا گھر بھی ہے پری " پریشے کی بات پر وہ ٹھہر سی گی معجز بھی اسے دیکھنے لگا مناہل کی
آنکھیں نم ہوئی اس نے پریشے کو گلے لگایا
" آئی لو پو پریشے "

" آئی لو پو ٹوپری چلیں آئیں " وہ اس کا ہاتھ تھامے باہر کی جانب بڑھ گی ملازمہ کچن میں کام
کر رہی تھی اور سنان لاؤنج میں بیٹھا وی دیکھ رہا تھا مناہل کو دیکھتے ہی وہ کھڑا ہوا
" اسلام علیکم بھابھی " مناہل مسکرائی

" وعلیکم اسلام دو لہے میاں آپ یہاں آرام سے بیٹھے ہیں تیاری ہو گی ساری آنٹی کہاں ہیں "
" بھابھی میں نے کیا تیاری کرنی ہے بس منہ دھونا ہے اور چل پڑنا ہے " مناہل مسکرائی
" ماما اپنے کمرے میں ہیں زبردستی بھیجا ہے ورنہ تو دو دن سے انہیں اپنی پرواہ ہی نہیں ہے "
" میں ان سے مل کر آتی ہوں پری آپ چاچو کے ساتھ بیٹھو میں آتی ہوں "

اس نے آہستہ سے دستک دے کر دروازہ کھولا سلمہ بیگم الماری سے سامان نکالتے ہوئے پلٹی
مناہل کو دیکھ کر وہ مسکرائی
" اسلام علیکم آنٹی "

" وعلیکم اسلام میں تمہارے پاس ہی آنے والی تھی طبیعت کیسی ہے معجز بتا رہا تھا بخار ہو رہا
ہے " انہوں نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا

"میں ٹھیک ہوں" اس نے پیار سے ان کے ہاتھ پکڑے

"سوری آنٹی آج میرا پہلا دن تھا اور میں آپ کے ساتھ مل کر ناشتہ نہیں کر پائی"

"مناہل کیسی باتیں کر رہی ہو تم میری بیٹی ہو ایسی باتیں کرو گی تو میں ناراض ہو جاؤں گی"

"ارے نہیں اچھا میں اب ایسی کوئی بات نہیں کروں گی آپ بتائیں کوئی کام ہے؟ رات کے

فنکشن کی تیاری ہو گی"

"نہیں کوئی کام نہیں ہے تم اپنی اور معیز کی تیاری دیکھ لو پتا نہیں معیز نے کپڑے دیکھے یا نہیں

اچھا تم بیٹھو میں پریشے کے کپڑے نکال کر آتی ہوں"

"آج اپنی بیٹی کو میں اپنے ہاتھوں سے تیار کروں گی" مناہل کی بات پر سلمہ بیگم نم آنکھوں سے

مسکرائی اور اس کے سر پر پیار کیا "اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھیں"

"آمین اب آپ کچھ دیر آرام کر لیں میں پریشے کو دیکھتی ہوں"

"یہ لیتی جاؤ" سلمہ بیگم نے جھک کر بیڈ سے دلال مچلی ڈبے اٹھا کر مناہل کی طرف بڑھائے

"ان کی کیا..."

"بس چپ یہ ایک ماں کی طرف سے بیٹی کو تحفہ ہے انکار نہیں کرنا" مناہل نے سر ہلا کر ڈبے

پکڑ لیے

آسمان پر سیاہی پھیل چکی تھی پرندے کب کہ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو چکے تھے بادلوں نے

پورے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا ٹی پنک رنگ کا سوٹ جس پر سلورنگو کا کام تھا مناہل پر

بہت بچ رہا تھا ہلکے میک اپ نے اسکے حسن کو دوبا لا کر دیا تھا وہ آنے کے سامنے بیٹھی پریشی کے
بال بنا رہی تھی

"یہ دیکھو یہ لگا دوں؟" مناہل نے جھک کر سامنے سے پن اٹھائی

"جو آپ کو اچھا لگ رہا ہے وہ لگا دیں"

"چلو ٹھیک ہے یہی لگا دیتی ہوں"

"چلو جی ہو گی میری پرنس تیار" مناہل نے اس کو اپنے سامنے کیا

"کیسی لگ رہی ہوں"

"بہت پیاری" مناہل نے اس کی گال پر پیار کیا

"آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہو میں دادی کو دیکھا کرتی ہوں"

"ہاں جاؤ" پریشہ باہر بھاگ گی تو مناہل نے آنے کے سامنے پھیلی چیزیں سمیٹی پھر بیڈ سے

ڈوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈال کر معیز کے کپڑے نکالنے لگی تبھی وہ بھی کمرے میں آ گیا معیز نے

گھڑی اتار کر ٹیبل پر رکھی مناہل نے پہلے اس کی کلائی دیکھی پھر الماری میں رکھا گفٹ جو کہ اس

نے معیز کے لیے لیا تھا پھر سر جھٹک کر کپڑے اس کی طرف بڑھائے

"یہ کپڑے پریس کر دیے تھے" معیز نے سراٹھا کر اس کی طرف دیکھا پھر اس کے ہاتھ سے

کپڑے تقریباً جھپٹتے ہوئے بولا "میرا کوئی بھی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ ڈریسنگ

کی جانب بڑھ گیا پیچھے مناہل کی آنکھوں میں نمی آ گی کیسا دھوپ چھاؤں سا تھا آنکھوں میں

آئے آنسو چھپاتی وہ موبائل اٹھا کر باہر کی جانب چل دی

سلمہ بیگم مناہل کو اپنے رشتے داروں سے ملواری تھی وہ بہت ہی پیاری مسکراہٹ چہرے پر
 سجائے سب سے مل رہی تھی
 "کتنی پیاری لگ رہی ہے" صباء بیگم مناہل کو دیکھتے ہی بولی مناہل کی جو نہی نظر دعا اور باقی سب
 پر پڑی وہ فوراً ان کے پاس آگئی
 "اسلام علیکم ماما" وہ زور سے صباء بیگم کے گلے لگ گئی
 "وعلیکم اسلام کیسی ہے میری گڑیا"
 "میں بلکل ٹھیک کیسی ہو دعا" دعا نے زور سے اسے گلے لگالیا
 "میں بھی ٹھیک ہوں" آپ لوگ اتنی دیر سے کیوں آئے ہو
 "ہاسپٹل سے آتے آتے دیر ہوگئی"
 "بیا اور باقی سب کیوں نہیں آئے"
 "بیا کی آج میٹنگ تھی اور بابا نے بھی کہیں جانا تھا کل تمہارے ولیمے پر آئیں گے سب"
 "مناہل تم خوش ہونا" صباء بیگم نے اس کا ہاتھ تھامادعا بھی اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی
 "جی ماما میں بہت خوش ہوں" وہ مسکراتے ہوئے بولی
 "اللہ ہمیشہ خوش رکھیں میں سلمہ سے مل کر آتی ہوں" ان کے جاتے ہی دعا فوراً مناہل کے
 پاس بیٹھ گئی
 "سچ سچ بتاؤ تم خوش ہو یا نہیں زکوٹا جن نے کچھ کہا تو نہیں گن گن کر بدلے لینا" مناہل ہنسی

"شرم کرو شوہر ہے میرا خبردار جو برے برے ناموں سے بلایا تو
 "اچھا جی ایک دن بعد ہی میڈم کے تیور بدل گئے کوئی نہیں میں زکوٹا جن ہی کہوں گی"
 "اچھا یہ بتاؤ علی کی بات ہو گی خالو سے"
 "ہاں اگلے ہفتے بلایا ہے بابا نے"
 "اچھا چلو تم بیٹھو میں آتی ہوں" وہ اٹھ کر پریشے کی جانب بڑھ گی جو اپنے فرائد کار بن
 باندھنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی ایسے ہی ہنستے مسکراتے سنان اپنی دلہن کو ہمیشہ ہمیشہ
 کے لیے اپنا ہم سفر بنا کر لے آیا

گھر آتے ہی سب نے سنان اور سبیل کو گھیر لیا اور پتا نہیں کون کون سی رسموں کے بعد آخر کار
 مناہل سبیل کو کمرے میں بیٹھا کر اب پریشے کے پاس آئی جو کے اپنے ڈیڈی سے لاڈیاں کرنے
 میں مصروف تھی مناہل مسکراتے ہوئے ہاتھ باندھ کر چوکھٹ سے کمریٹکا کر کھڑی ہو گی
 پریشے کے ساتھ معیز کی ہنسنے کی آواز بھی شامل تھی یہ منظر اس کے لیے دنیا کا سب سے حسین
 ترین منظر تھا

"ارے پری آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں ادھر آئیں" معیز کی گود میں بیٹھے اس نے اپنا ہاتھ آگے
 کیا مناہل مسکراتی بیڈ پر معیز کے ساتھ بیٹھی اور پریشے کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا
 "پری آپ آج بہت پیاری لگ رہی تھی ہے نا ڈیڈی؟" اس نے معیز سے استفسار کیا مناہل نے
 سر جھکا دیا

"ہوں" معیز ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا

"میری پری بھی بہت پیاری لگ رہی تھی اور اب میری پری کو سو جانا چاہیے آؤ چینیج کریں پھر

میں آپ کو سٹوری سناتی ہوں" پریشے اوکے کہتی فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے اتری

"آپ چلو میں دو منٹ میں آتی ہوں"

"اوکے"

جب تک وہ اپنے کپڑے تبدیل کر کے پریشے کے پاس آئی وہ بھی منہ ہاتھ دھو کر بیڈ پر بیٹھی تھی

"ویری گڈ میری جان" پریشے پر کنبیل ڈالتی وہ بھی اس کے ساتھ لیٹ گی اور لیمپ کی روشنی

مدہم کر کے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی دس منٹ بعد ہی پریشے نیند کی وادیوں میں

چلی گی تو مناہل نے مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی پر پیار کیا اور کنبیل ٹھیک کر کے باہر آ گی

رات کے ایک بج رہے تھے پورا گھرانہ دھیرے اور خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا کچن میں آ کر اس

نے ایک کپ دودھ نیم گرم کر کے گلاس میں نکالا اور کمرے کی جانب بڑھ گئی کمرے میں

معیز نائٹ سوٹ پہنے بیڈ پر نیم دراز موبائل پر میل چیک کر رہا تھا مناہل نے آہستہ سے گلاس

اس کی طرف والے سائیڈ میز پر رکھا پھر دراز سے دو ایٹیاں نکال کر گلاس کے ساتھ رکھ کر

پلٹ گئی معیز نے گردن موڑ کر گلاس کو دیکھا پھر آئینے کے سامنے کھڑی مناہل کو جو اپنے بالوں

کی چٹیاں بنا رہی تھی وہ رات کو بال باندھ کر ہی سوتی تھی

"میری پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے لے جاؤ اسے یہاں سے" مناہل غصہ ضبط کرتی اس کی طرف پلٹی

"اتنی خوش فہمی کیوں ہے تمہیں کہ میں تمہاری پرواہ کر رہی ہوں جی نہیں مسٹر معیز میں تمہاری نہیں پریشی کی پرواہ کر رہی ہوں تم سے پیار کرتی ہے وہ تم ٹھیک رہو گے تو وہ خوش رہے گی تم بیمار ہوتے ہو تو اس کی جان پر بن آتی ہے" معیز تو گویا حیرت سے اسے دیکھنے لگا کہاں سنا تھا اس نے مناہل کو ایسے بولتے ہوئے وہ بیڈ کی دائیں جانب آئی اور تکیہ اٹھایا "مجھے پہلے ہی بتا دو میں نے کہاں سونا ہے یہ ناہود و منت بعد اگلا فرمان جاری کر دو کہ اٹھو یہاں سے" معیز نے موبائل میز پر رکھنا جانے کیوں لبوں پر مسکراہٹ پھیلی وہ رخ پھیرے ہی بولا

"یہی سو جاؤ"

"شکریہ" مناہل نے لیٹتے ہی منہ کسبل میں چھپا لیا دھڑکن تیز تھی معیز نے دوائی کھاتے پلٹ کر اسے دیکھا پھر خود بھی سونے کے لیے لیٹ گیا

سردی کا زور ٹوٹ چکا تھا سورج نے پورے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھی تھی دعا کی نظریں موبائل کی سکرین پر تھی جبکہ ابیہارد گرد نظریں گھما رہی تھی پھر آخر تنگ آ کر بولی

"دعا کہاں ہے وہ؟" دعا نے سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"کیا؟" وہ فوراً گڑ بڑا کر سیدھی ہوئی یہ بات ابیہا اور مناہل کے بیچ کی تھی

"کوئی ویٹر ہی نہیں ہے یہاں" دعانے گردن موڑ کر دیکھا ریسٹورنٹ میں کافی رش تھا۔ یہاں سے آج زبردستی شاپنگ پر باہر لے کر آئی تھی

"تم کاؤنٹر پر جا کر اوڈر دے آؤ یار کو میں ہی جاتی ہوں" وہ اٹھی ہی تھی کے ساتھ سے جاتے ویٹر کا پاؤں کرسی سے اٹکا وہ خود تو گرنے سے بچ گیا لیکن ہاتھ میں تھا ماگرم کافی کا کپ دعا کا ہاتھ جلاتا زمین پر گر کر کرچی کرچی ہو گیا دعانے سسکی لی مینیجر جو کہ دائیں جانب بنے کمرے سے باہر نکل رہا تھا آواز پر اسی جانب آنے لگا

"سوری میم" ویٹر شرمندگی سے سر جھکائے بولا ابہانے دعا کا ہاتھ پکڑا جولال ہو گیا تھا

"کیا ہوا ہے یہاں" مینیجر آگے آ کر بولا دعا اور ابہانے سر اٹھا کر اسے دیکھا

سر وہ غلطی سے۔۔۔" ابھی جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا آیان کی نظر دعا پر پڑی اور پھر اس کے ہاتھ پر

"یہ۔۔۔، تم اندھے ہو" وہ چیختے ہوئے دو قدم آگے آیا آج سے پہلے کسی نے آیان کو غصے میں نہیں دیکھا تھا آیان نے ٹیبل پر پڑی ٹھنڈے پانی کی بوتل اٹھائی اس نے دعا کا ہاتھ پکڑنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ رک گیا دعانے اسے دیکھا دونوں کی نظریں ملیں "ہاتھ آگے کریں" دعانے ہاتھ آگے کیا تو آیان نے ٹھنڈا پانی اس کے ہاتھ پر ڈالا

"جلن ہو رہی ہے؟" اس نے سر اٹھا کر پوچھا تو دعانے نفی میں سر ہلایا آیان غصے سے ویٹر کی جانب مڑا

"تم اسی وقت اپنے گھر جاؤ اور اب سے کام پر آنے کی ضرورت نہیں ہے"

"سر پلیز"

"اس نے جان کر نہیں کیا میں ٹھیک ہوں" دعا فوراً بولی آیان ویٹر کو جگہ صاف کرنے کا بول کر

باہر نکل گیا دعا پلٹی تو ابیہا ہاتھ گال کے نیچے رکھے آرام سے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی

"کوئی شرم ہے یہاں بہن کا ہاتھ جل گیا ہے اور تم آرام سے بیٹھی ہو کوئی خیال ہی نہیں ہے

"دعا منہ پھلا کر بیٹھ گی ہاتھ میں ابھی بھی جلن ہو رہی تھی

"خیال رکھنے والا جب آ گیا تھا تو مجھے کیا ضرورت تھی بیچ میں ہڈی بنے کی" دعا جو ہاتھ کو دیکھ

رہی تھی جھٹکے سے سراٹھا کر ابیہا کو دیکھا

"ویسے نا بہت ہی زلیل بہن ہو کبھی مجھے کچھ نا بتانا مناہل نے مجھے سب بتا دیا ہے یہ آیان ہی تھا

نا؟" وہ غصے سے بولی

"تم کیا بول رہی ہو ابیہا مجھ معصوم پر الزام مت لگاؤ"

"صدقے جاؤ اس معصومیت کے دنیا میں دو ہی تو معصوم ہیں ایک تم اور ایک وہ علی"

"گھر چلتے ہیں بیامیراموڈ نہیں ہے کچھ کھانے کا"

"لیکن اب تو آڈر دے چکی ہوں میں"

"پیک کروالو" وہ کلچ اٹھا کر کھڑی ہو گی تو بیا کو بھی ناچار اٹھنا پڑا کاؤنٹر پر آتے ہی ابیہا نے

ریسٹورنٹ سے باہر دیکھا آیان فون کان سے لگائے کھڑا تھا

"دعا"

"ہوں"

"جاؤ آیان سے بات کرو"

"پاگل ہو میں نہیں جا رہی"

"ایک تو تم بہت ہی سڑیل ہو بابا نے کوئی اور ڈھونڈ لیا نا تو پھر رونا مت"

"میں کیوں روگی بابا جو کریں گے ٹھیک ہی کریں گے"

"دفعہ ہو جاؤ دعا جاؤ وہ تم سے محبت کرتا ہے پہلے وہ تمہارے پاس آیا تھا اب تمہیں ہی جانا ہوگا"

ورنہ تم اسے کھو دو گی "دعا نے ابہا کو دیکھا پھر مڑ کر باہر کھڑے آیان کو"

"جاؤ دعا" وہ آہستہ سے آیان کی جانب بڑھنے لگی

آیان فون بند کر کے پلٹا دعا اس کے سامنے کھڑی تھی آیان نے سوالیہ نظروں سے اس کی

طرف دیکھا

"آیان کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟" آیان حیرت سے دعا کو دیکھنے لگا

"ابھی؟؟؟"

"نہیں ابھی نہیں ابھی تم بڑی ہو؟"

"اوکے" دعا نے ہاتھ اس کے سامنے پھیلا یا "موبائل" آیان نے اپنا موبائل اسے پکڑا دیا اپنا

نمبر سیو کر کے دعا نے موبائل واپس آیان کو دیا

"مجھے ٹائم اور جگہ بتا دینا" بول کر وہ پلٹ گئی جبکہ آیان ابھی بھی حیرت میں ڈوبا سے جاتا دیکھ رہا

تھا

کینے میں کافی گہما گہمی تھی وہ آڈردے کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ اسے دعا آتی دکھائی دی پستے رنگ کے سوٹ میں حجاب کیے۔۔۔ ڈوپٹہ کندھے پر ڈال رکھا تھا آج بھی وہ اس کے دل میں اتر رہی تھی لیکن نہیں وہ اب ایسا نہیں کر سکتا آیان نے فوراً نظریں جھکا دی یہ سارا نظر کا ہی تو کھیل ہے دل کو تباہ کرنے میں سب سے زیادہ خوفناک چیز نظر ہی تو ہے نظر کے ذریعے ہی تو شیطان دل میں اترتا ہے لیکن نظر کو جھکا لینا ایک ایسی طاقت ہے جو عرش تک کو ہلا دیتی ہے نظر کو جھکا دینا ایسا نور ہے جو اللہ کی بارگاہ میں انسان کو سرخرو کر دیتا ہے دعا آہستہ سے اس کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھی

"اسلام علیکم"

"وعلیکم اسلام" آیان نے آہستہ سے جواب دیا

"کیسا ہے اب ہاتھ؟"

"اب تو بالکل ٹھیک ہے"

"کیا بات کرنی ہے آپ کو" اس نے سنجیدگی سے پوچھا

"آیان اس دن آپ نے مجھے اور علی کو ایک ساتھ دیکھ کر غلط سمجھا تھا" آیان نے سراٹھا کر

اسے دیکھا

"میرے اور علی کے درمیان ایسا کچھ بھی نہیں ہے"

"وہ انگوٹھی؟" آیان کے بولنے پر دعانے سکون کا سانس لیا چلو شکر بولا تو ورنہ اسے لگ رہا تھا

اُسے کچھ سننے میں دلچسپی نہیں ہے

"وہ ابیہا کے لیے تھی علی اور ابیہا کی انگیجمنٹ بھی ہوگی ہے اب تو کچھ مہینوں بعد شادی بھی ہونے والی ہے" آیان کے دل سے جیسے بوجھ ساہٹ گیا

"یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہیں" اور بس یہیں دعا کی بولتی بند ہوگی

"اچھا سوال ہے میں آپ کو یہ کیوں بتا رہی ہوں" اس نے گود میں رکھا کلچ میز پر رکھا ویٹر جو س رکھ کر جا چکا تھا آیان کو کچھ کچھ سمجھ آنے لگا اس کے لبو کو مسکراہٹ نے چھوا

"میری سزا ختم کر دیں" آیان بولا تو دعائے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

"سوری آیان میں نے آپ کو بہت ہرٹ کیا ہے"

"سوری مت کہیں آپ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھی معیز نے مناہل کے ساتھ بہت غلط کیا اگر میں بھی آپ کی جگہ ہوتا تو شاید یہی کرتا لیکن میرا یقین کریں میں نے معیز کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی میں پرانی باتوں کو دوبارہ نہیں دہراؤں گا ایسے ہم دونوں کو ہی تکلیف ہوگی"

"مجھے کوئی شکایت نہیں ہے جو ہونا تھا وہ ہو گیا قسمت میں یہی لکھا تھا اب میں چلتی ہوں آنے کے لیے تھینک یو" بس اس سے زیادہ وہ آیان کو نہیں بول سکتی تھی اب وہ خود سے شادی کے لیے تو پرپوز کرنے سے رہی آخر آیان ہی بول پڑا

"کیا جو میں سمجھ رہا ہوں وہ صحیح ہے" آیان کی بات پر دعارک گی

"کک۔۔ کیا سمجھ رہے ہو" آیان نے جیب میں ہاتھ ڈال کر لال ڈبیہ نکال کر کھولی دعائے انگوٹھی کو دیکھا پھر آیان کو

"will you marry me Dua"

ناجانے کیوں آیان کی آنکھوں میں آنسو تھے دعا شد سی اسے دیکھنے لگی پھر آہستہ سے بولی
 "ابھی نہیں پہنوں گی گھر آکر پہنانی پڑے گی" وہ رسان سے بولی
 "بہت جلد آؤں گا" دعائیں آنکھیں لیے مسکراتی ہوئی کلچ اٹھا کر کھڑی ہوگی

ٹوٹا ہے دل ہمارا تمہارا تو نہیں
 میں تھک کے گرا ہوں ابھی ہارا تو نہیں
 تم روز جیسے بے وجہ ستاتے ہو ذرا سنو
 تنہا ہوں چلو ٹھیک بے سہارا تو نہیں
 میں لوٹ بھی آتا تو کس کے لئے آتا
 دل سے کبھی تو نے مجھے پکارا تو نہیں
 تم میری دعاؤں کو بے اثر سمجھتے ہو سنو
 مولا کو ابھی میں نے پکارا تو نہیں
 میں چاہ کے بھی یہ درد تجھے کیوں دوں
 آنکھوں میں تیری اشک یہ گوارہ تو نہیں
 آتوڑ ہی ڈالیں یہ عجب رسم محبت
 مرجائیں جواک بار جینا دو بار تو نہیں

مناہل سبیل کے ساتھ مل کر ڈانگ پر رات کا کھانا لگا رہی تھی سنان اور معیز کچھ دیر پہلے ہی آفس سے آئے تھے پریشے شیف پر بیٹھی مناہل سے باتوں میں مصروف تھی

"اتنی زبردست خوشبو آرہی ہے مجھ سے تو اب بالکل انتظار نہیں ہو رہا" سنان کچن میں آکر بولا

ساتھ ہی پریشے کو پیار کیا

"بھابھی نے کھانا بنایا ہے" سبیل نے فریج سے سلاد کی پلیٹ نکال کر شیف پر رکھی

"اب تو بالکل انتظار نہیں ہو رہا" اس نے سلاد کی پلیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ سبیل نے اس کے ہاتھ پر تھپڑ لگایا

"پیچھے کرو اپنا ہاتھ جاؤ باہر جا کر بیٹھو معیز بھائی آجائیں پھر کھانا شروع کرتے ہیں" مناہل نے مسکراتے ہوئے پریشے کو شیف سے نیچے اتار سنان اور سبیل کی بچو کی طرح جنگ چلتی رہتی تھی جتنا لڑتے تھے اس سے کہی زیادہ ایک دوسرے سے پیار کرتے تھے

"بھابھی جائیں بھائی کو بلائیں نہانے جاتے ہیں تو بھول ہی جاتے ہیں کہ باہر بھی آنا ہے"

"آپ سب بیٹھو میں معیز کو بلاتی ہوں"

وہ کمرے میں آئی تو معیز ٹراؤزر شرٹ پہنے آئینے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا

"معیز جلدی کریں سب کھانے پر انتظار کر رہے ہیں" وہ دونوں چند باتوں کے علاوہ ایک دوسرے سے بات تک نہیں کرتے تھے شادی کو چار مہینے ہونے کو آئے تھے لیکن درمیان میں حائل دیوار کم نہیں ہوئی تھی ہاں البتہ پریشے بہت خوش رہنے لگی تھی شادی کے بعد ہاسپٹل سے ایک ماہ کی چھٹی لے کر مناہل نے اپنا سارا وقت گھر اور پریشے کو دیا تھا اور اب

ہا سپٹل اور گھر دونوں ساتھ چل رہے تھے اس کی محبت اور توجہ نے سب کا دل جیت لیا تھا سبجل تو اسے اپنی بڑی بہن مانتی تھی دونوں مل کر باتیں کرتی شام پریشے کے ساتھ پارک جاتیں زندگی میں مانوں خوشیاں ہی خوشیاں تھی لیکن جس لڑکی نے یہ خوشی پھیلائی تھی وہ خود دل سے کتنی خالی ہو رہی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا

سب ڈانگ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب سلمہ بیگم بولیں "معیز شادی کے بعد تم مناہل کو کہی باہر نہیں لے کر گئے کہی گھومنے چلے جاؤ" مناہل اور معیز کی نظریں ملیں مناہل نے فوراً نظریں پلٹ کی جانب جھکا لیں "ماما بھی تو جانا مشکل ہے آفس میں بہت کام ہے بعد میں چلے جائیں گے"

"بھائی کام میں دیکھ لوں گا آپ بے فکر ہو کر جائیں"

"پریشے کے فائنل ایگزیمز ہونے والے ہیں اس لیے سکول سے چھٹی نہیں کروا سکتے اور پریشے کے بغیر میں کہی جاؤں گا نہیں" مناہل سر جھکائے ہی پلٹ میں چیخ ہلانے لگی دل بھر سا آیا وہ جانتی تھی وہ بہانے بنا رہا ہے آنکھوں میں نمی آگئی اس نے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا معیز جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اس نے اپنا ہاتھ کھانے سے روک لیا "کیا ہوا" سلمہ بیگم نے پوچھا

"کچھ نہیں بھوک نہیں ہے" وہ اٹھ کر کمرے میں چلا گیا جب تک مناہل پریشے کو سلا کر کمرے میں آئی وہ سوچکا تھا اس نے لیمپ کی روشنی مدہم کر دی اور وضو کر کے عشاہ کی نماز پڑھ کر دعا مانگنے کے لیے ہاتھ اٹھائے تو دل بھر آیا آنکھیں بھیگ گئی لیکن زبان سے ایک لفظ بھی

نہیں نکلا ویسے بھی وہ ذات تو دلوں کی بات بھی جانتی لیتی ہے بس اس کے آگے ہاتھ پھیلا لو وہ
 تب بھی سنتا ہے ایک اللہ ہی تو ہے جو بنا کہے سب سمجھ جاتا ہے بنا کہے ہمیں سمیٹ لیتا ہے وہ
 خاموشی کو بھی سنتا ہے مناہل گال صاف کر کے اپنی جگہ پر آکر لیٹ گی تھکن کی وجہ سے معیز
 گہری نیند میں تھا مناہل نے آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

محبت نامہ سے می سرا

اگر چاہو گے تم مجھ کو

تمہاری سانس سے پہلے

تمہاری جان بن جاؤں گی...

اگر دیکھو گے تم مجھ کو

تمہاری آنکھ سے پہلے

تمہارا خواب بن جاؤں گی..

اگر سوچو گے تم مجھ کو

تمہارے پاؤں سے پہلے

تمہاری راہ بن جاؤں گی...

آسمان پر روشنی چھانے لگی چڑیوں کے چہچہانے کی آواز بھلی محسوس ہو رہی تھی وہ قرآن الماری
 میں رکھ کر کمرے سے باہر نکلی اور سلمہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھ گی پریشہ حجاب لپیٹے ہاتھ

باندھے ان کو کلمے سنار ہی تھی سلمہ بیگم کے ساتھ رہنے سے اس کی جلدی اٹھنے کی عادت بن گئی تھی وہ پریشے کو صبح قرآن پڑھاتی تھی جب ہم بچوں کو سکول کے لیے زبردستی اٹھا سکتے ہیں کہ وہ دنیا میں ایک کامیاب انسان بنے تو کیا ہم اس کو قرآن اور نماز کے لیے نہیں بول سکتے اس کو ایک گھنٹہ پہلے نہیں اٹھا سکتے تاکہ وہ آخرت میں بھی کامیاب ہو جائے دین کے معاملے میں ہی ہم کیوں ہلکے پر جاتے ہیں؟؟؟ زرا سوچیں اس بات پر۔۔

مناہل مسکرا کر اسے دیکھنے لگی پریشے نے جب آنکھیں کھولیں تو سامنے مناہل کو دیکھتے ہی فوراً اس کے پاس آکر اس سے لپٹ گئی
مناہل نے اس کی گال پر پیار کیا

"چلو آؤ سکول کے لیے جلدی سے ریڈی ہوتے ہیں"

کمرے میں آکر مناہل نے جلدی جلدی اسے تیار کیا اب وہ اس کے بال بنا رہی تھی جب پریشے بولی

"آج آپ میرے ساتھ سکول آئیں گی؟"

"اوکے آج میں ہی آپ کو چھوڑ دوں گی"

"میں آپ کو اپنی نیوٹیچر سے ملواؤں گی وہ بہت اچھی ہیں"

"ٹھیک ہے" وہ اس کا ہاتھ پکڑے ڈانگ میں آگئی

"اسلام علیکم چاچی" سبج ناشتہ بنا رہی تھی پریشے کے آنے پر اس کے پاس آئی اور اس کو پیار کیا

"وعلیکم اسلام چاچی کی جان"

"سجّل تم آرام کرو میں بنا لیتی ہوں ناشتہ"

"اوہو بھابھی کتنا آرام کروں اب تو آرام کر کے تھک گی ہوں"

"بلکل بھابھی کام کروایا کریں اس سے موٹی ہوتی جا رہی ہے" سنان نے پیچھے سے ہانک لگائی

"ہااااا دیکھیں بھابھی یہ مجھے ایسے ہی تنگ کرتا ہے" سجّل روہانسی ہوئی

"سنی مت تنگ کیا کرو میری پیاری سی بہن کو" اس نے پیار سے سجّل کو اپنے ساتھ لگایا

"وہ پہلے بھی تمہاری شکایت لگا چکی ہے سدھر جاؤ"

"اچھا تو موٹی میری تعریفیں کرتی رہتی ہے" وہ ڈانگ کی کرسی کھینچ کر بیٹھا

"اتنی خوش فہمی کیوں ہے کہ میں تمہاری تعریفیں کرتی ہوں"

"مان کیوں نہیں لیتی کہ میرے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبی ہوئی ہو" وہ جوس کا گلاس لبو

سے لگاتے ہوئے بولا مناہل کے چہرے پر مسکراہٹ تھی وہ پریشہ کانچ باکس بیگ میں ڈالنے

لگی

"استغفر اللہ بھابھی وہ کیا کہتے ہیں ہاں انسان جانور پال لے لیکن خوش فہمی ناپالے" وہ ایک ادا

سے بول کر پریشہ کے ساتھ بیٹھ گی جبکہ سنان کا کھلا منہ دیکھ کر مناہل کی ہنسی چھوٹ گی معیز جو

سلمہ بیگم کے ساتھ آ رہا تھا مناہل کو ہنستادیکھ کر رک گیا پہلی بار وہ اسے ہنستادیکھ رہا تھا وہ جو اسکی

مسکراہٹ پر دل ہار بیٹھا تھا ہنسی کا تو مانوں دیوانہ ہو گیا سلمہ بیگم کی آواز پر وہ ہوش میں آیا

"ہر وقت لڑتے رہتے ہو اب تو اما بابنہ والے ہو سدھر جاؤ" وہ انہیں ڈپٹے ہوئے بولی

"میں کہاں لڑتی ہوں سنی ہی مجھے تنگ کرتا ہے"

"معیز کیا ہم نارمل لائف نہیں گزار سکتے ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کر کے ایک دوسرے پر بھروسہ کر کے ایک پرفیکٹ لائف جس میں تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہ ہو جس میں تمہاری نظر میں ایک گری ہوئی لڑکی مطلبی لڑکی نہ ہوں مجھے ایک موقع دے کر دیکھو معیز" اس کی آواز بھیگ گئی معیز اسے روکنا چاہتا تھا لیکن الفاظ ادا ہی نہیں ہوئے مناہل جلدی سے پلٹ کر باہر نکل گئی اور وہ اسے جاتا دیکھتا رہا

محبت بھیک تھوڑی ہے
 محبت بھیک ہوتی تو
 تمہارے در پہ جھک جاتے
 خدا کا واسطہ دے کر
 یہ تم سے مانگ لیتے ہم
 صدا دیتے
 خدا کے واسطے یہ ڈال دو جھولی ہماری میں
 مگر یہ بھیک تھوڑی ہے
 جو جھک کے مانگ لی جائے
 فقط احساس ہے جاناں
 محبت آس ہے جاناں
 بہت احساس ہے جاناں
 کبھی احساس کو بازار میں بکتے ہوئے دیکھا؟
 کسی بھی آس کو کشکول میں ڈالا نہیں جاتا
 محبت ایک جذبہ ہے
 جو مانگے سے نہیں ملتا

اگر یہ بھیک ہوتی تو
 بھکاری بن گئے ہوتے
 مگر یہ بھیک تھوڑی ہے
 سہولت سے جو مل جائے
 سہولت سے نہیں ملتی
 بڑی مشکل سے ملتی ہے
 یہ دل کو دل سے ملتی ہے
 تمہیں احساس ہی کب ہے
 ہماری آس ہی کب ہے
 تمہیں احساس ہوتا تو
 ہمارے ہو گئے ہوتے
 فقط یہ سوچ کے تم سے جدائی کا ارادہ ہے
 محبت بھیک تھوڑی ہے
 جو تم سے مانگتے پھرتے
 مگر یہ ذہن میں رکھنا
 زمانہ بیت جائے تو
 ہماری یاد آئے تو
 ہمیں آواز دے لینا
 ہمیشہ پاس پاؤ گے
 ہمارے دل میں چاہت کا
 سدا احساس پاؤ گے

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے ریسٹورنٹ میں لوگوں کی آمد و رفت جاری تھی

"کیسی ہیں مناہل" آیان نے اس کو مل سی لڑکی کو دیکھا جو اس وقت میرون اور کالے سوٹ میں موجود تھی

"ٹھیک ہوں کافی بدل گئے ہو" مناہل نے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا

"وقت کے ساتھ تو سب کچھ بدل جاتا ہے" مناہل ہلکا سا مسکرائی

"ہونہہ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا آیان کہ تم دعا کو پسند کرتے ہو" بغیر تمہید کے اس نے استفسار کیا

"دعا ایسا نہیں چاہتی تھی" مناہل نے سر ہلایا۔

کچھ دیر دونوں کے بیچ خاموشی رہی

"تھینک یو آیان" آیان نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"میرے لیے بولنے کا"

"کر تو میں پھر بھی کچھ نہیں سکا" آیان نے افسردگی سے اس سے نظریں چراتے ہوئے کہا

"کوشش تو کی نہ۔۔۔۔۔ آیان تم کیسے جانتے تھے کہ میں معیز سے محبت کرتی ہوں" مناہل

نے آخر کار یہ سوال کر ہی لیا

"مناہل آپ کی آنکھیں آپ کی محبت کی گواہی دیتی ہیں محبت پہچان لی جاتی ہے اور یہی سچائی

میں معیز کو دکھانا چاہتا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں تو پٹی بندھی ہوئی تھی"

"میں نے شادی کر لی ہے" آیان نے دکھ سے اسے دیکھا

"مبارک ہو" اس نے کھلے دل سے مبارکباد دی ہی تھی کہ مناہل بول پڑی

"معیز سے" آیان کو جھٹکا لگا وہ بے یقینی سے مناہل کو دیکھنے لگا
 "معیز سے لیکن وہ تو ایشا۔۔۔" آیان کو حیرت ہوئی
 "ان کی طلاق ہوگی تھی میری کیسے معیز سے شادی ہوئی بہت لمبی کہانی ہے قسمت میں ہمارا ملن
 ایسا ہی لکھا تھا" مناہل نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا
 "کیا آپ خوش ہیں؟" آیان کے سوال پر وہ کچھ دیر خاموش رہی جب اس نے دوسرا سوال
 کر ڈالا

"کیا معیز کو ایشا کی سچائی کا پتا ہے اس نے آپ سے معافی مانگی" مناہل کی نظریں چرانے پر وہ
 سب سمجھ گیا اس نے بے بسی سے سر پکڑا
 "مناہل آپ نے اس سے شادی کیوں کی"
 "پری کے لیے معیز اور ایشا کی بیٹی پریشے کے لیے اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات کی بنا پر میں نے
 یہ کیا لیکن آیان میں یہ باتیں کرنے نہیں آئی میں تمہیں یہ کہنے آئی ہوں معیز سے اپنا تعلق
 پہلے جیسا کر لو کیوں چھوڑ کر گئے اسے واپس آجاؤ آیان پلیز میرے لیے اسے چھوڑا تھا نہ اب
 میں کہہ رہی ہوں پلیز واپس معیز کے پاس آجاؤ پلیز پہلے جیسے دوست بن جاؤ وہ بہت اکیلا
 محسوس کرتا ہے اپنے آپ کو" آیان نے اپنی نظریں موڑ لی جن میں نمی واضح ہو رہی تھی وہ بھی
 تو اس کے بغیر اکیلا تھا ایک معیز نہیں اس نے تو اپنا پورا گھر چھوڑا تھا ایک ماں ایک بھائی ایک
 دوست۔۔۔۔۔

"پلیز آیان" مناہل نے التجا کی

"ٹھیک ہے" آیان نے سر ہلایا

"کیا! یہ کیا کہہ رہی ہیں معیز نے شادی کر لی ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں نہیں مان سکتی" ایشا کو

یقین ہی نہیں آیا

"یہی سچ ہے پانچ مہینے ہو رہے ہیں اس کی شادی کو" ایشا کی ماں نے اسے اور معلومات

فراہم۔ کیں

"پانچ مہینے اور آپ مجھے اب بتا رہی ہیں"

"تمہارے بابا نے مجھے آج ہی بتایا ہے" انہوں نے صاف گوئی سے کہا

"اتنے سال بعد معیز شادی کیسے کر سکتا ہے" وہ پر سوچ انداز میں بولی

"کیوں نہیں کر سکتا تم نے اس کی قدر نہیں کی نہ تم ایک اچھی بیوی بن سکی اور نہ ایک اچھی

ماں"

"بس ماما مجھے مت بتائیں میں کیسی ہوں اچھی بیوی بن کر کون سا میں تیرا لیتی معیز کی

آنکھوں میں کبھی میں نے اپنے لیے محبت نہیں دیکھی تو میں کیوں اپنا کیرئیر برباد کرتی گھر بیٹھ

کر گھر داری کرنے میں" ایشا نے چڑ کر کہا

"واہ بیٹا کیا بات کی ہے۔۔۔۔ تم سے زیادہ مجھے خود پر غصہ آرہا ہے لیکن ایک بات کی خوشی ہے

اب جو اس کی زندگی میں آئی ہے وہ ہیرا ہے دونوں ایک ساتھ مکمل لگتے ہیں"

"کون ہے وہ حور پری نام تو بتائیں" وہ تمسخر اڑانے والے انداز میں بولی لیکن نام سنتے ہی جیسے وہ
سکتے میں چلی گی ایسا لگا پہاڑ ٹوٹ کر اس پر آگرا ہو

"مناہل ڈاکٹر ہے گھر اور ہاسپٹل دونوں ایک ساتھ اچھے سے چلاتی ہے بہت پیاری بچی ہے"
دوسری جانب وہ ششدر سی کھڑی تھی مناہل نام اس کو خنجر کی طرح لگا تھا فون کٹ کر کے اس
نے بیڈ پر پھینکا

"مناہل --- مناہل --- مناہل ---" اس نے ڈریسنگ کی ساری چیزیں ہاتھ مار کر گرا دی
"تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں تمہاری وجہ سے معیر میرا کبھی نہیں ہو سکا نہ ہوتے ہوئے بھی
تم ہمیشہ ہمارے درمیان رہی ہو" وہ طیش سے ہر چیز تہس نہس کر رہی تھی
"میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی" اس نے جھٹکے سے فون اٹھا کر کال ملائی
"پاکستان جانے والی پہلی فلائٹ میں میری سیٹ بک کرواؤ فوراً" وہ چیخی

ہم تیرے بغیر جینے کی

پہلے کوشش میں

مارے جائیں گے ---

وہ کچھ دیر پہلے ہی ہاسپٹل سے گھر آئی تھی سر درد کی وجہ سے وہ آج جلدی گھر آئی تھی عصر
کی نماز پڑھ کر دوئی کھا کر وہ اب لاؤنج میں آئی جہاں سلمہ بیگم کے ساتھ سب منہ پھلائے
بیٹھی تھی

"کیا ہو گیا منہ کیوں پھولا ہوا ہے"

وہ بھی ان کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی

"کچھ نہیں بھا بھی" وہ جھنجھلا کر کھڑی ہو گئی

"کہاں چلی"

"چائے بناتی ہوں آپ کے لیے"

"ارے نہیں رہنے دو میں خود بنا لوں گی" اس نے سبیل کا ہاتھ پکڑ لیا

"بھا بھی دو منٹ لگے گے ساری تھکن اتر جائے گی"

"اچھا جاؤ" وہ سلمہ بیگم کی طرف مڑی

"کھانا کھایا آپ نے دوائی کھالی تھی" مناہل نے فکر مندی سے پوچھا

"ہاں بیٹا تم بتاؤ طبیعت صحیح نہیں ہے کیا؟ رنگ کیوں پیلا ہو رہا ہے" سلمہ بیگم نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے استفسار کیا

"بس سر میں درد ہے" مناہل نے انہیں مطمئن کرنا چاہا

"دوائی کھائی ہے؟" وہ فکر مند ہوئیں

"جی کھالی ہے پریشے کب سوئی ہوم ورک کر لیا تھا"

"ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئی ہے ہاں ہوم ورک سبیل نے کروا دیا تھا" مناہل نے ان کے کندھے پر سر رکھ دیا سلمہ بیگم نے اس کے سر پر پیار کیا اور اس کا ہاتھ پکڑا

"مناہل بچے میں جانتی ہوں میری بچی کتنی تکلیف میں ہے بیٹا سب ٹھیک ہو جائے گا"

"جانتی ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن ڈر رہی ہوں سب ٹھیک ہوتے ہوتے میں نہ ختم ہو جاؤں کبھی کبھی تو ایسا لگتا ہے میں ہار جاؤں گی زندگی بہت مشکل لگنے لگتی ہے مجھ سے معیز کی بے رخی نہیں برداشت ہوتی" آخر میں وہ سسک پڑی اور ان کے کندھے پر منہ چھپالیا

"بس بچے میری بیٹی تو بہت بہادر ہے بیٹا اس کے ماضی نے اسے ایسا بنایا ہے وہ اپنا درد اپنے اندر دبائے بیٹھا ہے تم ہی ہو جو اسے اس سب سے نکالو گی اسے سمیٹنے والی صرف تم ہو اگر تم ہی ہمت ہار جاؤ گی تو سب ٹھیک کیسے ہو گا" مناہل سیدھی ہوئی اور ان کی آنکھوں میں دیکھا

"میں جاننا چاہتی ہوں آپ معیز کی والدہ نہیں ہیں تو کون ہے کیوں معیز انکل سے بات نہیں کرتا پلیز مجھے بتائیں۔۔۔۔۔ معیز رات کو ڈر جاتا ہے وہ نیند میں بولتا ہے مجھے مت چھوڑ کر جائیں مجھے ساتھ لے جائیں کیا ہے ماضی؟"

"میں تمہیں سب بتاتی ہوں میرے ساتھ آؤ" وہ دونوں اٹھ کر کمرے میں آگئیں سبیل انہیں چائے دے کر اپنے کمرے میں چلی گئی

"معیز چھ سال کا تھا جب احمد نے مجھ سے شادی کی تھی احمد میرے ماموں کا بیٹا ہے اور طیبہ احمد کے چچا کی بیٹی۔۔۔، معیز طیبہ اور احمد کا بیٹا ہے دونوں کا رشتہ بڑوں نے ہی کیا تھا طیبہ احمد سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اسے یونیورسٹی میں کوئی پسند تھا کسی طرح زبردستی شادی ہو گئی احمد نے اس کا بہت خیال رکھا اس بات پر تو میں قسم کھا سکتی ہوں احمد بہت اچھے شوہر ہیں لیکن طیبہ نے خاندان میں احمد کو نیچا دیکھانے اور زلیل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی وہ اولاد نہیں چاہتی تھی کیونکہ اس طرح وہ اس رشتے کو کبھی نہیں توڑ سکتی تھی لیکن معیز کی پیدائش نے

اسے اس رشتے کو چلانے پر مجبور کر دیا معیز (وہ نم آنکھوں سے مسکرائیں) معیز تو طیبہ کا عاشق تھا جب بھی ہم ماموں کے گھر آتے میں تو بس معیز کی طیبہ کے لیے دیوانگی دیکھتی رہ جاتی رات کو تو معیز اس کے بغیر سوتا ہی نہیں تھا وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی تب ہی جا کر وہ سوتا بچپن سے ہی بہت ضدی ہے کچھ سالوں بعد طیبہ کو نوکری کا بھوت سوار ہو گیا احمد نے تو پہلے کبھی اس پر پابندی نہیں لگائی تھی اب بھی اجازت دے دی لیکن جہاں وہ نوکری کر رہی تھی وہ آفس اس لڑکے کا تھا جسے وہ پسند کرتی تھی طیبہ رات رات بھر گھر سے باہر رہتی پارٹیز وغیرہ میں جاناروز باروز بڑھتا جا رہا تھا وہ معیز کو توجہ نہیں دے رہی تھی دوسری طرف ہر وقت دونوں آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے طیبہ کی حرکتوں سے احمد تنگ آگئے تھے طیبہ کو جانا تھا چلی جاتی لیکن وہ معیز کو تباہ کر گی اس کا بچپن تباہ کر گی وہ اس کو ڈانٹتی مارتی اپنے سے دور کرتی لیکن وہ اس سے دور نہیں ہوتا تھا طیبہ نے اسے باپ سے بھی دور کر دیا اس کی نظروں میں احمد کو گرا دیا"

"کیا مطلب۔۔" مناہل نے پوچھا

"اس نے معیز کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ احمد ظالم ہے وہ اسے گھر سے نکال دے گا وہ اچھا انسان نہیں ہے وہ خود چلی جائے گی اور یہ سنتے ہی معیز تڑپ جاتا وہ اس کی منتیں کرتا کہ مجھے چھوڑ کر نہ جائیں مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں وہ معیز کے سامنے جان کر مظلوم بن جاتی" سلمہ بیگم

آبدیدہ ہو گئیں

"لیکن ایسا کیوں کیا انہوں نے"

"احمد سے بدلہ لینے کے لیے احمد اس کی زندگی میں زبردستی آیا تھا وہی بدلہ اس نے لیا ہے، احمد کی جان ہے معیز میں۔۔۔۔ آج اتنے سال گزر گئے لیکن طیبہ کا پھیلا یا زہر نہیں ختم ہوا۔۔۔ جب برداشت کی حد ہو گی تو احمد نے اسے طلاق دے دی وہ روز روز کے لڑائی جھگڑے سے تنگ آگئے تھے جانتی ہو جس دن طیبہ گھر سے جا رہی تھی میں تائی جان اور چچی وغیرہ ادھر ہی تھے معیز سیڑھیوں سے گرا تھا لیکن پھر بھی اس کے پیچھے دروازے تک بھاگا۔۔۔ ان کی آواز بھیک گی

"ممی مجھے چھوڑ کر مت جائیں" وہ روتا ہوا طیبہ کا ہاتھ پکڑ کر بولا
 "میں یہاں نہیں رہ سکتی" انہوں نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا
 "کیوں نہیں رہ سکتی"

"اس شخص کے ساتھ میں ایک پل نہیں رہ سکتی" وہ آگے بڑھ گی احمد نے معیز کو پکڑ لیا لیکن وہ تڑپتے ہوئے روتے ہوئے چیخ رہا تھا

"مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا ممی پلیز ز مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی۔۔۔۔" وہ احمد کے بازوؤں میں ہی جھول گیا مناہل کی گال پر آنسوؤں لڑیوں کی طرح بہہ رہے تھے

"سات دن مناہل سات دن وہ بخار میں پتتار ہا غنودگی میں وہ صرف اپنی ماں کو بلاتا تھا اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی تھی تو مجھے طیبہ سمجھ کر زور سے میرے ہاتھ کو پکڑ لیتا جیسے یہ ہاتھ کبھی نہیں چھوڑے گا ماموں نے گھر اور معیز کی دیکھ بھال کے لیے احمد کا نکاح مجھ سے کر دیا

ایک سال تک معیز مجھ سے صرف نفرت کا اظہار کرتا رہا پورا پورا دن کمرے میں بند رہتا لیکن پیار اور محبت سے اپنا آپ منوایا جاسکتا ہے روز میں اس سے باتیں کرتی جواب نہیں دیتا تھا لیکن میں اپنی پوری کوشش کرتی کہ کبھی نہ کبھی تو مجھے ماں بلائے گا آہستہ آہستہ وہ مجھ سے ٹھیک ہوتا گیا ایک دن بی بی پی لو ہونے کی وجہ سے میں بے ہوش ہو گئی گھر میں صرف ہم دو ہی تھے اتنا پریشان ہو گیا تھا کہ دو دن تک میرے پاس سے ہلا ہی نہیں اور جب اس نے مجھے ماما بلا یا تو مناہل مجھے لگا میری زندگی مکمل ہو گئی ہے بے شک معیز میری اولاد نہیں ہے لیکن سنان سے بھی زیادہ محبت ہے مجھے اس سے سنان کے آنے کے بعد اس میں کافی تبدیلی آئی بلکل بڑے بھائیوں کی طرح اس کا خیال رکھتا اس سے کھیلتا لیکن جیسے جیسے بڑا ہوتا تھا وہ سنجیدہ ہوتا جا رہا تھا احمد سے چند ایک باتوں کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا وہ آج بھی احمد کو ہی سب کا قصور وار سمجھتا ہے میں نے بہت سالوں بعد اس کی آنکھوں میں چمک دیکھی تھی جانتی ہو کب "مناہل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"جب وہ تم سے ملتا تھا لیکن بد قسمتی دیکھو وہ تم سے بھی دور ہو گیا" مناہل حیرت سے انہیں دیکھنے لگی

"ہاں مناہل وہ تم سے محبت کرنے لگا تھا لیکن شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا ایشا اسکی زندگی میں آگئی اور میرا بیٹا ایک بار پھر ٹوٹ گیا" مناہل نے ان کا ہاتھ پکڑا آنکھیں نم تھی

"آئی کیا آپ کو بھی لگتا ہے اس دن ایشا کے ساتھ جو بھی کچھ ہوا تھا میں نے کروایا ہے"

"نہیں بلکل بھی نہیں میں مان ہی نہیں سکتی" مناہل ان کے گلے لگ گئی

"میں کیسے معیز کو یقین دلاؤں میں بے گناہ ہوں وہ سمجھتا ہے میں نے جان کر پریشے کو قابو میں کیا ہے میں پریشے سے محبت نہیں کرتی انٹی ایسا نہیں ہے میں بہت پیار کرتی ہوں اس سے " مناہل غمزہ سی کہنے لگی

"میں جانتی ہوں مناہل اور ایک دن معیز کو بھی تم پر یقین آجائے گا تم اللہ پر بھروسہ رکھو "

"میں سب ٹھیک کر دوں گی دیکھیے گا " وہ ایک عزم سے بولی

"پری " دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا پریشے چوکھٹ پر کھڑی تھی مناہل نے فوراً اپنی گال صاف کی پریشے اس کے پاس آئی اور اس کے گلے لگ گئی آنکھیں نیند سے اٹھنے کی وجہ سے لال ہو رہی تھیں مناہل نے اسے اپنی گود میں بیٹھایا

"پری مجھے مس کر رہی تھی " مناہل نے اس کی گال پر پیار کیا

"پری اٹھ گی " سبل سامنے صوفے پر آ کر بیٹھی

"بھابھی میں آپ کی امی کی طرف گی تھی صبح۔۔ اتنے مزے کا ساگ بناتی ہیں انٹی بھیجا بھی ہے انہوں نے " مناہل مسکرائی

"بیٹا تم بھی مل آؤ اتنے دن ہو گئے ہیں گی ہی نہیں ہو دو قدم پر گھر ہے "

"بات ہوئی ہے کل جاؤں گی ابھی تو ماموں کی طرف گی ہیں "

"سبل تم نے دوائی کھائی ہے "

"جی کھالی تھی "

"کل تم میرے ساتھ ہی ہاسپٹل چلنا " مناہل نے کہا

"او کے" وہ اٹھ گی کیونکہ اس کا موبائل بج رہا تھا اس نے منہ بناتے فون کان سے لگایا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی

"سلام کر لیتے ہیں سکول میں تھوڑی سی اخلاقیات سیکھ لیتی اسلام علیکم" سنان کی چہکتی آواز

آئی

"و علیکم اسلام" وہ دانت پیستے ہوئے بولی

"لال مرچ لگ رہی ہوگی یقیناً"

"کیوں فون کیا ہے"

"حال چال پوچھنے کے لیے کیسی ہو جانم"

"ٹھیک ہوں"

"خفا ہو؟"

"تمہیں کیا فرق پڑتا ہے میں خفا ہوں جیوں یا مروں" اس نے صبح سنان سے شاپنگ پر جانے کا

بولا تھا جس پر اس نے منع کر دیا کہ وہ خود اسے شاپنگ پر لے جائے گا

"سجّل" وہ غصے سے بولا مسکراتی آواز فوراً غائب ہوئی

"کیوں ایسی باتیں کرتی ہو یقیناً مانوں تمہاری جان اپنے ہاتھوں سے لے لوں گا اگر دوبارہ

مرنے کی بات کی تو" وہ جانتا تھا آج کل طبیعت کی وجہ سے اس کا موڈ بدلتے رہتا ہے

"سوری"

"اٹھ کر تیار ہو جاؤ"

"کیوں"

"ڈنر پر جانا ہے"

"میرا موڈ نہیں ہے سنی"

"موڈ میں آکر خود بنا لوں گا اور تمہیں پتا ہے میرے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے" وہ واپس

اپنی ٹون میں اچکا تھا سبیل کی گالیں لال ہوئی

"شرم کرو"

"چلو میری گول گپا اٹھ جاؤ اور تیار ہو جاؤ" فون بند کر کے وہ باہر آگئی مناہل اور پریشہ جانے

کے لیے تیار تھیں

"کہاں جا رہی ہیں بھابھی"

"پری پارک جانے کا بول رہی ہے آ جاؤ تم بھی"

"ٹھیک ہے چلیں" وہ تینوں پارک آگئی مناہل اور سبیل بیچ پر بیٹھ گئیں جبکہ پریشہ جھولے لینے

چلی گئی وہ دونوں باتیں کر رہی تھیں مناہل کی نظر پریشہ پر بھی تھی پریشہ پینگ کی طرف بھاگی

"ایک منٹ سبیل میں آتی ہوں اس سے جھولا لیا نہیں جائے گا اور بچے بھی ہیں وہاں کہیں چوٹ

ہی نہ لگ جائے" وہ اٹھ گی لیکن آمنہ کی مسلسل آتی کال نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا

"اسلام علیکم آمنہ" وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آگے بڑھنے لگی

"جی پرسو کی appointment ہے آپ ایسا کریں کل انہیں ٹیسٹ کے لیے

بلو الیں۔۔۔ جی" وہ رک کر آمنہ سے بات کرنے لگی پریشہ آرام سے جھولا لے رہی تھی لیکن

اچانک ایک بچہ جھولے کے سامنے آنے لگا تو پریشے نے پاؤں زمین پر رکھنا چاہا جس سے وہ جھولے سے گر گئی

"پریشے ے ے ے" مناہل چیخ کر اس کی طرف بھاگی اور اسے اٹھایا پریشے کے سر سے خون نکل رہا تھا وہ روتے ہوئے مناہل سے لپٹ گئی سب اس کے ارد گرد جمع ہونے لگے جس سے وہ اور گھبرا گئی مناہل کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے

"بھابھی آپ پریشان ناہوں گھر چلیں" وہ سر ہلا کر پری کو اٹھاتی گھر کی جانب بھاگی "کیا ہوا پریشے کو" سلمہ بیگم اس کے سر سے خون نکلتا دیکھ کر گھبرا گئی

"کچھ نہیں ہوا آئی سبیل تم میرے کمرے سے فسٹ ایڈ باکس لے کر آؤ اور آپ باؤل میں پانی لائیں" اس نے ملازمہ سے کہا

"پری رو نہیں ابھی آپ ٹھیک ہو جاؤ گی کچھ نہیں ہوا شش" کچھ دیر میں ہی مناہل نے اس کی بینڈج کر دی وہ تو شکر تھا چوٹ گہری نہیں تھی

"یہ لو میری پری جلدی سے جو ختم کرے گی" مناہل نے گلاس اس کے لبوں سے لگایا پریشے جو س پی کر مناہل کے گلے لگ گئی

"آؤ سونے چلتے ہیں صبح تک دیکھنا پری بالکل ٹھیک ہو گی" وہ اسے لیے کمرے کی جانب بڑھ گئی "بھابھی پری سے کتنا پیار کرتی ہیں ایسا لگتا ہی نہیں ہے کہ پری ان کی بیٹی نہیں ہے پری کے درد پر کیسے تڑپ گئیں ہیں"

"انمول ہے مناہل" سلمہ بیگم نم آنکھوں سے مسکرائیں

پریشے دوائی پی کر کب کی سوچکی تھی لیکن وہ اس پر سورتیں پڑھ پڑھ کر پھونک رہی تھی کبھی
اس کا سر چومتی تو کبھی ہاتھ

"میری جان" مناہل نے جھک کر اس کے سر پر پیار کیا اس کا اپنا سر درد بڑھ چکا تھا آنکھیں بند
ہو رہی تھی کچھ دوائی کا بھی اثر تھا وہ اٹھ کر باہر آئی

"آنٹی میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے میں کچھ دیر آرام کرنے جا رہی ہوں سب معیز آئے تو
پلیز مجھے اٹھا دینا"
"اوکے بھابھی"

کمرے میں آتے ہی وہ سونے کے لیے لیٹ گئی

میرے قصے میں تم آتے ہو

میرے حصے میں کیوں نہیں

"اسلام علیکم" سنان اور معیز نے سلام کرتے سلمہ بیگم کے آگے سر جھکایا

"وعلیکم اسلام"

"آج گھر میں اتنی خاموشی کیوں ہے پریشے کہاں ہے" سنان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے

استفسار کیا

"وہ سو رہی ہے" سلمہ بیگم کو پریشانی ہونے لگی معیز کا رد عمل انہیں ڈرا رہا تھا

"اس وقت "معیز کو حیرت ہوئی اس وقت تو وہ ٹی وی دیکھ رہی ہوتی ہے یا ڈرائنگ کرتی ہے
سجیل نے معیز اور سنان کے سامنے پانی کا گلاس کیا سنان نے آنکھوں کے اشارے سے تیار نہ

ہونے کا پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

"میں پری کو دیکھ کر آتا ہوں "معیز گلاس میز پر رکھ کر کھڑا ہو گیا

"معیز پانی تو پی لو"

"آتا ہوں ماما" وہ اوپر اس کے کمرے کی جانب بڑھ گیا

"مامی اب کیا ہوگا" سجیل پریشان ہوئی

"کچھ ہوا ہے کیا؟"

"پریشے کے سر پر چوٹ لگی ہے"

"کیا"

"وہ ٹھیک ہے پریشانی والی بات نہیں ہے"

دومنٹ بعد ہی معیز غصے سے لال ہوتا نیچے آیا

"پریشے کے سر پر کیا ہوا ہے اسے چوٹ کیسے لگی ہے" معیز کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ہر چیز تہس

نہس کر دے سلمہ بیگم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"معیز پریشان ہونے کی بات نہیں ہے کچھ نہیں ہوا"

"اسے چوٹ لگی ہے ماما"

"بھائی وہ پارک میں گر گئی تھی" سجیل نے بتایا

"وہ اکیلی گی تھی؟"

"نہیں بھابھی اور میں تھی لیکن جب تک بھابھی اس تک پہنچتی وہ۔۔۔" ابھی سچل کی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی وہ تلملاتا ہوا کمرے میں گیا باقی سب بھی اس کے پیچھے تھے وہ شدید غصے میں تھا اس نے جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھولا مناہل کی ایک دم ڈر کر آنکھ کھلی

"معیز کیا ہوا ہے" وہ اٹھ کر بیٹھی معیز نے بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا

"یہ کیا بد تمیزی ہے معیز" اس نے اپنا بازو چھڑانا چاہا

"کیا کیا ہے تم نے پریشے کے ساتھ" مناہل کو جھٹکا لگا

"میں نے کچھ نہیں کیا وہ گر۔۔۔"

"میں نے تمہیں کہا تھا مناہل اگر تمہاری وجہ سے میری بیٹی کو تکلیف ہوئی تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا"

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا میں نے کچھ نہیں کیا وہ گرگی تھی میں نے بینڈ پیج کر دی ہے"

"معیز چھوڑو اسے یہ کیا بد تمیزی ہے مناہل نے تھوڑی نہ اسے گرایا ہے" سلمہ بیگم نے اس کا ہاتھ ہٹایا مناہل کی نظر دروازے پر پڑی سنان اور سچل بھی وہاں ہی کھڑے تھے اس نے

شرمندگی سے سر جھکا دیا پریشے بھی شور سن کر ان کے کمرے کی جانب آگئی

"جان کر ہی کیا ہو گا آپ نہیں جانتی ماما سے" وہ غصے میں اور بھی بول رہا تھا جب وہ دھاڑی

"بس بس۔۔۔" سنان اور سچل پلٹ گئے پیچھے پریشے کھڑی تھی سنان نے آگے بڑھ کر اسے اٹھا

لیا اور سچل کا ہاتھ پکڑے چلا گیا "بس معیز اس سے آگے ایک لفظ نہیں سنوں گی میں بہت

کہہ لیا تم نے اور بہت سن لیا میں نے لیکن اب نہیں۔۔۔ سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپ کو کس نے حق دیا ہے تمہیں کہ تم ہر بار مجھ پر الزام لگاتے رہو ہر بار تم مجھے زلیل کرتے رہو میں ایسی ہوں ویسی ہوں میں آخری بار کہہ رہی ہوں میں کل بھی بے گناہ تھی میں آج بھی بے گناہ ہوں تمہیں ماننا ہے یا نہیں آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔ تم خود کیسے انسان ہو "وہ اس کے سامنے کھڑی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی آنکھیں نم تھی آواز آنسوؤں سے بھاری ہو رہی تھی معیز چونکا یہ آنکھیں ہاں یہ وہیں تھی وہیں کالی آنکھیں۔۔۔۔"

"میں بتاتی ہوں تم ایک کمزور مرد ہو جس کو صرف دوسروں پر الزام لگانا آتا ہے جو ماضی کو روگ بنا کر بیٹھا ہے جو زندگی میں آگے بڑھنا ہی نہیں چاہتا "معیز نے حیرت سے اسے دیکھا "تم وہی دیکھتے ہو جو تم دیکھنا چاہتے ہو دوسرے کی بات تم سننا ہی نہیں چاہتے معیز جو لوگ تمہیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں تم ان کی یاد میں ہی رہنا چاہتے ہو تم میں آگے بڑھنے کی ہمت ہی نہیں ہے ایک ناکام انسان کی طرح اور اب اگر تم نے مجھ سے بد تمیزی کی یا مجھ پر کوئی الزام لگایا تو معیز احمد یہ یاد رکھنا میں برداشت نہیں کروں گی۔۔۔"

"تم حد سے بڑھ رہی ہو"

"اسے حد سے بڑھنا نہیں کہتے میں تو سچائی بتا رہی ہوں اور پتا ہے سچائی کیا ہے وہ سب تمہیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں کبھی نہ واپس آنے کے لیے اور تم اب بیٹھ کر ان سب کے جانے کا غم مناؤ کیونکہ تم۔۔" اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی کمرے میں تھپڑ کی آواز گونجی مناہل نے بے یقینی سے گال پر ہاتھ رکھ کر معیز کو دیکھا معیز کی آنکھیں ضبط سے لال ہو رہی تھیں

"نہیں ہوں میں کمزور سمجھی آئندہ مجھ سے ایسے لہجے میں بات مت کرنا" وہ غصے سے کمرے سے باہر نکل گیا

"مناہل" سلمہ بیگم نے مناہل کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ بیڈ پر بیٹھ گی کھڑے رہنے کی طاقت نہیں تھی اب.....

"کیوں کیا تم نے ایسا"

"جب تک معیز اپنے اندر دبے غصے کو نکالے گا نہیں تب تک وہ کبھی آگے نہیں بڑھ سکے گا اور اس سب میں سب سے زیادہ نقصان میرا ہو رہا تھا" وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

ہمیں کاش تم سے محبت نہ ہوتی

کہانی ہماری حقیقت نہ ہوتی

نہ دل تم کو دیتے نہ مجبور ہوتے

نہ دنیا نہ دنیا کے دستور ہوتے

قیامت سے پہلے قیامت نہ ہوتی

ہمیں کاش تم سے محبت نہ ہوتی

ہم ہی بڑھ گئے عشق میں حد سے آگے

زمانے نے ٹھوکر لگائی تو جاگے

اگر مر بھی جاتے تو حیرت نہ ہوتی

ہمیں کاش تم سے محبت نہ ہوتی

وہ تیز رفتاری سے گاڑی چلا رہا تھا بال بکھڑے ہوئے۔۔۔۔ آنکھیں لال ہو رہی تھی پندرہ منٹ بعد گاڑی ایک شاندار گھر کے سامنے رکی اس نے جھٹکے سے دروازہ کھولا اور گھر کی جانب بڑھ گیا چونکہ معیز کو دیکھتے ہی فوراً دروازہ کھولا وہ اسے پہچانتا تھا

"صاحب اس وقت خیریت ہے؟" ملازم نے استفسار کیا

"بابا کہاں ہیں؟"

"وہ کچھ دیر پہلے ہی گھر آئیں ہیں آپ کی طبیعت ٹھیک ہے" وہ پریشان ہوا معیز کوئی جواب دے بغیر آگے بڑھ گیا

"بابا۔۔۔" اس نے زور سے آواز دی

احمد صاحب جو بیڈ پر بیٹھے ہی تھے معیز کی آواز سن کر چونکے

"بابا۔۔۔" دوسری آواز پر وہ فوراً باہر آئے معیز کو دیکھتے ہی انہیں جھٹکا لگا آج اتنے سال بعد وہ گھر آیا تھا

"معیز بیٹا" وہ آگے بڑھے

"مت کہیں مجھے بیٹا" وہ غصے سے بولا

"کیا ہوا ہے معیز"

"کیوں کیا آپ نے ایسا میرے بارے میں کیوں نہیں سوچا آپ نے" وہ چیخا

"معیز تم ٹھیک ہو" وہ اس کی حالت دیکھ کر گھبرا گئے

"نہیں ہوں میں ٹھیک جواب دیں مجھے میرا تو سوچ لیتے۔۔۔۔۔ آپ دونوں نے مجھے برباد کر دیا اگر ایسا ہی کرنا تھا تو مار دیتے۔۔۔" احمد صاحب نے اس کی گال پر تھپڑ رسید کیا

"چپ ہو جاؤ جواب لینے آئے ہو تو آؤ میرے ساتھ" وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کمرے میں آئے پھر الماری سے ایک فائل نکال کر اس کو دی

"دیکھو انہیں اور پھر بتاؤ کون تھا غلط میں یا تمہاری ماں تم کہہ رہے ہو میں نے اپنی زندگی دیکھی۔۔۔۔۔ نہیں معیز میرے لیے تم اہم تھے میں نے تمہیں طیبہ سے دور نہیں کیا وہ تمہیں خود چھوڑ کر گئی ہے اسے تم سے محبت نہیں تھی" معیز نے فائل کھولی اس میں چند تصویریں تھی اور کچھ کاغذات تصویریں دیکھتے ہی معیز کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں وہ طیبہ اور ایک لڑکے کی تصویریں تھی

"دیکھو انہیں اور خود بتاؤ کیا کوئی مرد گوارہ کرتا ہے اس کی بیوی باہر یہ سب کرتی پھرے یہ پڑھو"

"انہوں نے ایک کاغذ سے پکڑا یا جس میں صاف صاف لکھا تھا کہ معیز کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ کبھی بھی اس کی کسٹڈی نہیں مانگے گی اس کو معیز سے کوئی غرض نہیں ہے بلکہ وہ معیز کو بیٹا ہی نہیں مانتی" آخری جملہ پڑھتے ہی معیز کے ہاتھ سے کاغذ چھوٹ گیا

"یہ میں نے اس لیے لکھوایا تھا تاکہ کل کو وہ تمہیں مجھ سے دور نالے جائے معیز وہ تم سے محبت نہیں کرتی تھی میں جانتا تھا تم اس سے عشق کرتے ہو لیکن میرے پاس طلاق دینے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا میں تھک گیا تھا برداشت کرتے کرتے طیبہ کو تم سے کوئی غرض نہیں تھی وہ تمہیں خود نہیں لے کر جانا چاہتی تھی لیکن میں نہیں جانتا تھا وہ تمہارے دل میں

میرے لیے نفرت کا بیج بوگی ہے بیٹا میرا یقین کرو مجھے تم سب سے زیادہ عزیز ہو میں تمہیں اس عورت کے حوالے نہیں کر سکتا تھا "معیز ششدر کھڑا نہیں سن رہا تھا داغ سن ہو رہا تھا اتنے سال وہ دھوکے میں رہا اتنے سال وہ جس عورت کو یاد کرتا رہا جو کہ اس کی ماں تھی اس کو تو معیز سے کوئی غرض ہی نہیں تھا وہ تو اسے کچھ مانتی ہی نہیں تھی وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا اسے اپنی ماں سے محبت تھی اور بے انتہا محبت تھی لیکن اس ایک محبت نے اسے کہی کا نہیں چھوڑا احمد صاحب اسے نم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے معیز نے نظریں اٹھائیں جو کہ بھیگی ہوئی تھی

"بابا کیا انہیں کبھی میری یاد نہیں آئی انہیں تو پتا تھا کہ جب تک وہ میرے بالوں میں ہاتھ نہیں پھیرتی میں نہیں سوتا انہیں مجھ سے پیار کیوں نہیں تھا "آنسوؤں ٹوٹ کر گال پر گر رہے تھے احمد صاحب نے اسے گلے لگالیا

"خدا کے لیے معیز ایسا نہ کرو تمہارے بوڑھے باپ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ تمہیں اس حالت میں دیکھے مجھے معاف کر دو اگر مجھے تھوڑا سا بھی اندازہ ہوتا کہ تم اس کے جانے کے بعد اس طرح بکھر جاؤ گے میں اسے کبھی طلاق نہ دیتا میں اسے گھر میں بند کر دیتا لیکن تم سے جدا نہ کرتا"

"وہ کہاں ہیں میں ان سے ملنا چاہتا ہوں پوچھنا چاہتا ہوں کیوں کیا میرے ساتھ ایسا "

"طیبہ اب اس دنیا میں نہیں ہے "معیز نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا

"ایسے کیسے چلی گئیں --- مجھ سے ایک بار تو مل لیتیں گلے لگا لیتی کہتی معیز میں تم سے بہت
 محبت کرتی ہوں" وہ رونے لگا احمد صاحب اسے گلے لگائے اس کی کمر سہلانے لگے
 "بس بیٹا صبر کرو" کچھ دیر بعد وہ سنبھلا تو احمد صاحب نے اسے پانی پلایا
 "معیز بیٹا تم ٹھیک ہو" انہوں نے یقین دہانی چاہی معیز نے سر ہلادیا
 "مجھ سے اب بھی ناراض ہو" معیز نے سراٹھا کر انہیں دیکھا پھر نفی میں سر ہلا کر ان کے گلے
 لگ گیا

"مجھے معاف کر دیں بابا آپ مجھے پہلے یہ سب بتادیتے"
 "کیسے بتاتا تم نے کبھی مجھے سنا ہی نہیں" وہ شرمندہ ہوا
 "کچھ ہوا تھا کیا کوئی بات ہوئی تھی تم اچانک کیسے کس نے یہ نیکی کر دی" وہ بھگیگے لہجے میں
 بولے ان کے لیے تو یہ نیکی ہی تھی بیٹا جو کب سے روٹھا ہوا تھا انہیں وہ واپس مل گیا
 "مناہل نے" معیز بولتے ساتھ ہی ٹھہر گیا
 "دیکھا میں نے کہا تھا وہ سب ٹھیک کر دے گی مناہل ہیرا ہے جو جہاں جائے گی خوشیاں لے کر
 جائے گی" معیز نے اپنا ہاتھ سامنے کیا
 "میں نے --- میں نے اسے تھپڑ کیسے مار دیا میں کیسے اسے مار سکتا ہوں" وہ کھڑا ہو
 "کہاں جا رہے ہو معیز"
 "گھر جانا ہے ایک بہت بڑی غلطی کر آیا ہوں"

"آج یہی رہ جاؤ صبح چلے جانا" اس نے احمد صاحب کو دیکھا جن کی آنکھوں میں التجا تھی وہ ان کے سینے سے لگ گیا

احمد صاحب نے بھی شفقت سے اسے خود سے مضبوطی سے جکڑ لیا اور رو دیئے انکا دل خدا کا شکر بجالارہا تھا کہ انکی زندگی میں ہی انکے بیٹے کو ان سے ملا دیا ساتھ ساتھ مناہل کے لیے دل سے سینکڑوں دعائیں نکل رہی تھیں

کچن میں برتنوں کی آواز سن کر اس نے آنکھیں کھولیں پھر گھڑی کی جانب دیکھا جو صبح کے سات بج رہی تھی

"اتنے جلدی کیوں اٹھ گئے بھائی" وہ منہ بناتی کچن میں آئی آیان تیار سا کھڑا آملیٹ پلیٹ میں نکال رہا تھا

"اسلام علیکم" آیان پلٹا

"وعلیکم اسلام اچھا ہوا اٹھ گی میں نے تمہارا فیورٹ چیز آملیٹ بنایا ہے"

"اتنا شور کریں گے تو کون نہیں اٹھے گا" اس نے سر ڈانگ ٹیبل پر رکھ دیا

"اب تو اٹھ گی ہو جاؤ منہ ہاتھ دھو کر آؤ" آیان نے اس کے بالوں میں لگا کیچر اتار دیا

"یہ جو آج کل اتنی نواز شیں ہو رہی ہیں سب جانتی ہوں میں" آیان نے اسے دیکھا

"جی جی ایڈی آپ جاسوس سب جانتی ہوں میں۔۔۔ (وہ اسی کے انداز میں بولا) جاؤ فوراً فریش

ہو کر آؤ" ایمان جاتے ہوئے پلٹ کر بولی

"میں بتا رہی ہوں دعا بھابھی اور آپ کی ساری شاپنگ میں کروں گی اور آپ سے بہت سے گفٹ بھی لوں گی تیار رہیے گا" وہ مزے سے بولی آیان اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر ایک ادا سے کھڑی ہوئی "اب بتائیں جاسوس ہوں یا نہیں" آیان مسکرایا

"موٹی اگر دو منٹ سے پہلے نہ آئی تو سارا آلیٹ کھا جاؤں گا"

"بھائی خبردار آپ نے میرا آلیٹ کھایا میں ناراض ہو جاؤں گی" وہ فوراً کمرے کی طرف بھاگی پیچھے آیان نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اٹھایا دعا کے گھر جانے سے پہلے ایک بہت ضروری کام کرنا تھا اس نے کچھ سوچتے ہوئے موبائل اٹھایا

سورج آج خوب چمک رہا تھا صبح کا وقت تھا اس لیے تپش میں کچھ کمی تھی مناہل نے سلمہ بیگم کو چائے دی پھر پریشے کو دیکھا پریشے کا شیک جوں کا توں پڑا تھا

"پری جلدی پیو"

"مجھے نہیں پینا"

"کیوں میری جان" مناہل اس کے ساتھ بیٹھی سلمہ بیگم نے مناہل کو دیکھا کل رات وہ کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی چاہتی تو آج پریشے کی ذمہ داریوں سے بھی انکار کر دیتی لیکن نہیں وہ مناہل تھی پیار اور محبت سے بنی ہوئی جس کی رگوں میں احساس اور پیار دور تا تھا

"ڈیڈی کے پاس جانا ہے؟ وہ آفس گئے ہیں آج انہیں کام۔۔" وہ بول رہی تھی جب پریشے

بولی

آیان جب سے آیا تھا پریشے کو اپنے پاس سے ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا وہ اس کے لیے اتنے تحفے لے کر آیا تھا کہ پریشے کی بھی آنکھیں کھلی رہ گئی

"آیان بیٹا ایمان کو بھی لے آتے" سلمہ بیگم نے کہا

"اس کے پیپر زہور ہے ہیں یونیورسٹی کی ہوئی تھی" مناہل نے ملازمہ کے ساتھ مل کر میز پر چائے کے ساتھ کھانے پینے کی اشیاء رکھی

"اللہ کامیاب کریں بیٹا تم نے اچھا نہیں کیا تھا کیا میں تمہاری کچھ نہیں لگتی تھی"

"ارے آنٹی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ تو میری ماں ہیں" وہ اٹھ کر ان کے پاس آ گیا اور ان کا ہاتھ پکڑا

"معزز تو تھا ہی ضدی تم تو میرے سمجھ دار بیٹے تھے" ڈوربل بجی تو مناہل دروازہ کھولنے چلی گئی کچھ دیر بعد سنان اور سبل اس کے ساتھ لاؤنج میں آئے سنان سبل کو ہاسپٹل لے کر گیا ہوا تھا اس کے اندر آتے قدم تھم گئے آیان بھی اسے دیکھ چکا تھا

"آیان بھائی" آیان کھڑا ہوا سنان بھاگ کر اس کے گلے لگ گیا

"کیسے ہو سنی؟"

"اب بالکل ٹھیک ہوں یار کوئی ایسا بھی کرتا ہے کتنا مس کرتے تھے ہم آپ کو بھائی کتنا یاد کرتے ہیں آپ کو ہاں کہتے نہیں ہیں لیکن میں جانتا ہوں بہت یاد کرتے ہیں"

"پتا ہے بھائی نے کوئی اور دوست نہیں بنایا"

"بنا کر تو دیکھتا جان نکال دیتا اسکی" سب مسکرانے لگے

"ہے کہاں؟؟؟"

"اپنے بابا کے پاس" سب نے سلمہ بیگم کی طرف دیکھا جو مناہل کو مسکرا کر دیکھ رہی تھیں

مناہل ہلکا سا مسکرا کر پلٹ گئی

میری مسکراہٹ پہ اس قدر غور نہ کرنا

اس گہرائی میں چھپی اداسی بہت ہے

کچھ دیر بعد آیان بھی جلد دوبارہ آنے کا بول کر اٹھ گیا

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کی نظر سامنے کھڑی گاڑی پر پڑی جو ابھی آکر رکی تھی اس میں سے دعا

باہر نکلی وہ اسے دیکھ چکی تھی دونوں کی نظریں ملی دعا ہلکا سا مسکرا کر صبا بیگم کے گھر کی جانب

بڑھ گئی

آیان کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا اس نے جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی اسے معیز سے ہر

حال میں آج ملنا تھا مناہل نے اس کے لیے اتنا کچھ کیا تھا تو اب اس کا فرض تھا مناہل کے لیے

کچھ کرنے کا

وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو لاؤنج میں احمد صاحب تیار بیٹھے تھے لیکن ان کے ساتھ کوئی اور بھی تھا اس

کی معیز کی جانب پشت تھی اس لیے وہ اسے پہچان نہیں سکا

"لو آگیا معیز" احمد صاحب کے بولنے پر آیان کھڑا ہو کر پلٹا معیز کو جھٹکا لگا دونوں آمنے سامنے

کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے دونوں کی آنکھیں نم ہو گئیں

"تم دونوں بیٹھو میں چلتا ہوں" وہ دونوں کو اکیلا چھوڑنا چاہتے تھے
 معیز نے رخ موڑ لیا اور آگے بڑھنے لگا جب آیان نے اس کا بازو پکڑ لیا اور زور سے اس کے گلے
 لگ گیا

"بس کرنا یا کب تک ایسے روٹھا رہے گا بس کر بہت یاد آتی ہے تیری" آیان نے زور سے
 اسے بھیج رکھا تھا

"جانتا ہوں تجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تیرے پاس سب ہیں لیکن تو جانتا ہے نامیرے پاس تو تو ہی
 تھا بس" معیز نے زور سے اس کے پیٹ پر مکار سید کیا
 "آااہ"

"کمینے انسان مجھے کہہ رہا ہے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بغیر تیرے جان تھا تو دلبر تھا سوچ بھی کیسے لیا
 میں تیرے بغیر رہ سکتا ہوں تو چھوڑ کر گیا مجھے ایک دفعہ بھی سوچا میں کیسے رہوں گا" دونوں کی
 گال بھگنے لگی

"تو نے بھی تو غلط کیا تھا" آیان بولا معیز چپ رہا
 "اب آجانا میری محبوبہ" آیان نے بازو کھولے تو معیز ہنستے ہوئے اس کے گلے لگ گیا
 "خود تو تو جلا دے بیٹی مجھ پر چلی گی ہے"
 "تو کب ملا پری سے"

"ابھی وہی سے آیا ہوں بھابھی سے بھی ملا" آیان کی بات پر معیز نے سر جھکایا
 "جانتا ہے مجھے کس نے کہا ہے تجھ سے ملنے کے لیے" معیز نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"مناہل نے آج میں بالکل نہیں چاہتا کہ پرانی باتیں کھولوں لیکن میں تجھے سب بتانا چاہتا ہوں" وہ دونوں بیٹھ گئے

"اس دن ایشا کے ساتھ جو کچھ بھی ہو اس میں مناہل کا کوئی ہاتھ نہیں تھا وہ سب ایشا نے جان کر خود کروایا تھا" معیز نے حیرت سے آیان کو دیکھا

"اس دن جو بھی کچھ ہوا تھا سب جھوٹ تھا ایشا تمہیں حاصل کرنا چاہتی تھی معیز میں تجھے یہی کہہ رہا تھا ایشا کی بات نہ سن اپنے دل کی سن اگر تو اس دن ان آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ لیتا تو جان جاتا کوئی ہے جو تجھ سے بے انتہا محبت کرتا ہے (معیز سانس روکے اسے سن رہا تھا)

مناہل کی محبت کا اندازہ اس سے لگا کہ اس نے جھوٹی قسم نہیں کھائی حلا کہ وہ اس وقت ایشا کی چال میں بری طرح پھنس چکی تھی لیکن تیری محبت سے بڑھ کر اسے کچھ عزیز نہیں تھا تو جانتا ہے تیرے جانے کے بعد اسے برین ہیمرج ہوا تھا" معیز نے جھٹکے سے سراٹھایا

"اگر اب بھی میری بات پر یقین نہیں ہے نہ معیز تو اپنے دل میں جھانک کر دیکھ کیا کہہ رہا ہے وہ" معیز نے اپنا سر تھامہ

"یہ میں نے کیا کر دیا آیان میں نے بہت غلط کر دیا ہے یار میں کیا کروں" اس کی آنکھیں نم ہونے لگی

"اب بھی کچھ نہیں بگڑا معانی مانگ جا کر اپنے پیار کا یقین دلا دل میں چھپی محبت کو دبا مت بلکہ اس کا اظہار کر وہ لڑکی تو تیری ایک مسکان پر جان نثار کرتی ہے تو ایک قدم اس کی طرف بڑھائے گا وہ دورتی ہوئی آئے گی" معیز اس کے گلے لگ گیا

"تم جانتے ہوں مناہل تم پر کیوں چلائی تھی تاکہ تم اپنے اندر دبا غصہ نکال سکو اور تم نے کیا کیا اس پر اتنا گھٹیا الزام لگا دیا پری کی خوشی کے لیے وہ کیا نہیں کرتی مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی معیز بہت مایوس کیا ہے تم نے مجھے "سلمہ بیگم کی فون پر کہی باتیں اس کے کانوں میں گونجنے لگی اس میں مناہل کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی مناہل واپس پلٹ گی"

"میں تمہیں معاف نہیں کروں گی معیز تم نے سوچ بھی کیسے لیا میں پریشے کو تکلیف پہنچا سکتی ہوں"

معیز نے زور سے اپنا ہاتھ گاڑی پر مارا
"کیوں کیا میں نے ایسا کیوں" !!!

بیڈ پر لیٹ کر مناہل نے اپنا ہاتھ گال کے نیچے رکھا نیند کہاں آئی تھی پوری رات ایسے ہی گزر گئی نہ وہ دوبارہ کھڑکی کے پاس گی اور نہ معیز کمرے میں آیا فجر کی اذان فضا کو چیرتی ہوئی پھیلی اذان سنتے ہی اس نے بالوں کا ہلکا سا جوڑا بنایا اور اٹھ گی

باہر سے چڑیوں کے چہچہانے کی آواز آرہی تھی ہلکی ہلکی باد صبا نے شہر کو لپیٹ میں لیا ہوا تھا ہاں طرف سکون سا تھا

کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھل کر بند ہوا مناہل جائے نماز پر خدا کے آگے ہاتھ پھیلائے بیٹھی تھی وہ آہستہ آہستہ چلتے اس کے روبرو آکر بیٹھ گیا کس قدر نور تھا مناہل کے چہرے پر۔۔۔،

گھنی سیاہ پلکیں جھکی ہوئی تھیں لب لرز رہے تھے محب تو محبوب کی آہٹ پہچان لیتا ہے بند آنکھوں کے پار سے آنسو ٹوٹ کر گال پر بہا مناہل کا ہاتھ پہلوں میں گر گیا معیز نے آہستہ سے

اس کا دایاں ہاتھ تھام کر اپنی پیشانی اس کے کندھے پر رکھ دی مناہل نے سسکی لی آنکھیں ہنوز بند تھی

"مجھے معاف کر دو میں جانتا ہوں میں معافی کے لائق نہیں ہوں لیکن پلیزز مجھے معاف کر دو پلیزز مناہل" اس کے آنسو مناہل کے دل پر گر رہے تھے

"کیوں کیا ایسا تم نے مناہل" معیز نے اس کی ہتھیلی دیکھی مناہل نے دھیرے سے آنکھوں کے دروا کیے اس نے نظریں اٹھا کر مناہل کی آنکھوں میں دیکھا جہاں آنسوؤں کے ساتھ بہت سے شکوے بھی آباد تھے

"اب بھی نہیں پہچان پائے" الفاظ بھی جیسے بھیگ سے گئے

"اس دن مجھے گرنے سے بچانے والی لڑکی تم ہی تھی نا" مناہل نے سر جھکا دیا معیز نے جھک کر اپنے لب اس کی ہتھیلی پر رکھے

"میں تمہارے لائق نہیں تھا مناہل"

"یہ مجھے تم نہیں بتاؤ گے کہ کون میرے لائق ہے کون نہیں" شکوہ کناں انداز میں کہا

"میں اتنا چاہے جانے کے قابل نہیں تھا" معیز نے مناہل کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامہ

"میرے دل میں جھانک کر دیکھو جان جاؤ گے کہ کتنی چاہت کے قابل ہو"

"اپنے آپ کو اس تکلیف میں کیوں مبتلا کیا میں تو ایک ہارا ہوا انسان تھا" معیز کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی

"ایک دفعہ مجھ پر بھروسہ کر کے دیکھتے میں جینا سیکھا دیتی"

"کیوں مجھ سے اتنی محبت کرتی ہو؟" مناہل نے اس کی گال پر ہاتھ رکھا "معین احمد سے محبت کرنے کے لیے مناہل کو کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہے" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

"مجھے پلینرز معاف کر دو میں نے بہت غلط کیا ہے تمہارے ساتھ" مناہل اپنا ہاتھ چھڑا کر اٹھ گئی

"تم نے میرے ساتھ بہت غلط کیا ہے معین مجھے بہت تکلیف دی ہے میں سب برداشت کرتی گی لیکن کل۔۔۔ (وہ روتے ہوئے بول رہی تھی) تم نے سوچ بھی کیسے لیا میں پری۔۔" الفاظ دم توڑ گئے آواز بھیگ گئی معین نے اس کے سامنے آ کر اپنے ہاتھ جوڑے

"پلینرز مجھے معاف کر دو میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا ہے مجھے معاف کر دو پلینرز مناہل مجھے معاف کر دو" مناہل نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے اور روتے ہوئے اس کے ہاتھوں پر سر رکھا "میں نے تمہیں معاف کیا معین لیکن پلینرز میری محبت پر یقین کر دو میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں"

"بولو تمہیں میری محبت پر یقین ہے" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولی معین نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ نم آنکھوں سے مسکرائی ان آنکھوں میں صدیوں کی مسافت طے کر لینے کے بعد منزل کے حصول کی چمک تھی

معیز کھو گیا اس کی محبت میں اس کی چاہت میں وہ اس کی محبت پر ایمان لے آیا ایک قدم اٹھا کر
 وہ اس کے قریب آیا اور جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے مناہل نے روتے ہوئے اپنا
 سر اس کے سینے پر رکھ دیا
 جب بھی جاننا چاہو گے محبت کی انتہا
 محبت کی داستان ہم نہیں ہماری دھڑکن بتائے گی
 چاند مسکراتا ہوا بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا محبت نے سکھ کا سانس لیا ملن آج مکمل ہوا تھا آج
 محبت کی جیت ہو گی تھی

محبت ذات ہوتی ہے
 محبت ذات کی تکمیل ہوتی ہے
 کوئی جنگل میں جا ٹھہرے، کسی بستی میں بس جائے
 محبت ساتھ ہوتی ہے
 محبت خوشبوؤں کی لے
 محبت موسموں کا دھن
 محبت آبشاروں کے نکھرتے پانیوں کا من
 محبت جنگلوں میں رقص کرتی مورنی کا تن
 محبت برف پڑتی سردیوں میں دھوپ بنتی ہے
 محبت چلچلاتے گرم صحراؤں میں ٹھنڈی چھاؤں کی مانند

محبت اجنبی دنیا میں اپنے گاؤں کی مانند

محبت دل

محبت جاں۔۔!!!

اس کی کچھ دیر پہلے ہی آنکھ لگی تھی جب دروازے پر ہونے والی دستک سے وہ اٹھ گی ابھی ذہن پوری طرح بیدار بھی نہیں ہوا تھا جب دوبارہ دستک ہوئی معیز بھی آواز سے اٹھ گیا "میں دیکھتا ہوں" وہ دروازہ کھولنے چلا گیا مناہل نے گھڑی کی طرف دیکھا جو صبح کے گیارہ بج رہی تھی وہ جھٹکے سے اٹھی معیز نے دروازہ کھولا تو پریشے سامنے کھڑی تھی "پری" وہ اسے گود میں اٹھانے ہی لگا تھا جب پریشے اس کو نظر انداز کرتی پیچھے مناہل کے پاس چلی گی معیز نے حیرت سے مڑ کر اسے دیکھا جو اب مناہل سے لاڈیاں کر رہی تھی "کیسی ہے میری جان" مناہل نے اس کی گال پر پیار کیا "ٹھیک میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی" وہ بول رہی تھی جب معیز اسے گود میں اٹھا کر مناہل کے ساتھ بیٹھا "مجھے آپ کے پاس نہیں آنا" وہ اس کی گود سے اٹھ کر مناہل کے پاس آگی مناہل نے معیز کو دیکھا "کیوں" پریشے نے اسے گھورا "میں آپ سے بات نہیں کرتی" وہ مناہل کے گلے لگ گئی

"میں نے کیا کر دیا"

"آپ پری کو غصہ ہوئے تھے اس لیے میں آپ سے بات نہیں کروں گی" مناہل نے معیز کو

اشارہ کیا (اب بتاؤ بچوں) اور پریشے کو زور سے گلے لگا لیا

"اب نہیں غصہ کروں گا"

"نہیں پہلے سوری بولیں پری کو آپ کی وجہ سے وہ روئی تھیں" معیز نے مناہل کو دیکھا جو مسکرا

کر پریشے کو دیکھ رہی تھی دل کو شرمندگی نے گھیر لیا کتنا رولا یا ہے اس نے مناہل کو مناہل نے

سراٹھا کر اسے دیکھا

"پری آپ نے ڈیڈی سے بات نہیں کرنی چلیں ڈیڈی سوری بولیں"

"چلو معیز سوری بولو میں ناراض ہوں" معیز مسکرایا اور اپنے کان پکڑے

"سوری پری میں اب غصہ نہیں کروں گا"

"نہیں"

Sorry not accepted "

مناہل نے رخ موڑ لیا پریشے نے باپ کو دیکھا جس کا منہ لٹک گیا تھا

"پری سوری آسپیٹ کر لیں اب ڈیڈی غصہ نہیں کریں گے" پہلے وہ اس کا ساتھ دے رہی

تھی اور اب معیز کا۔۔۔۔۔ مناہل نے مسکراہٹ دہانی

"ٹھیک ہے سوری آسپیٹڈ" پریشے زور سے اس کے گلے لگ گئی ان دونوں کو مسکراتا دیکھ کر

معیز نے دونوں کے گرد بازو پھیلا لیے مناہل نے نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا وہ آہستہ سے بولا

"آئی ایم سوری"

"ڈیڈی آپ کی punishment ہے آپ ہمیں آئس کریم کھلائیں گے"

"آئس کریم کیا ہم ڈنر بھی آج باہر کریں گے"

"سچی"

"یس"

"تھینک یو ڈیڈی" وہ معیز کے گلے لگ گئی

وہ دونوں جانے کے لیے تیار تھے مناہل نے موبائل کلچ میں ڈالا پھر جھک کر بیڈ سے ڈوپٹہ اٹھا

کر گلے میں ڈالا مہرون اور سکون رنگ کے سوٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی معیز ڈریسنگ

سے کوٹ لے کر آئینے کے سامنے آ کر پہننے لگا مناہل نے پہلے اسے دیکھا پھر سائڈ دراز سے

گفٹ نکال کر اس کی جانب بڑھی

"یہ معیز تمہارے لیے"

"میرے لیے؟؟؟" اس نے استفسار کیا مناہل نے سر اثبات میں ہلایا معیز نے گفٹ کھولا اس

میں گھڑی تھی "تھینک یو یہ بہت پیاری ہے" مناہل نے گھڑی پکڑ کر اس کی کلائی تھامی

"مجھے تمہاری کلائی میں گھڑی بہت اچھی لگتی ہے" اس نے گھڑی پہناتے ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر

کہا معیز نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا

"تھینک یو سوچ" مناہل اس سے الگ ہوئی اور پلٹ کر اپنا کلچ اٹھایا

"میں چھوڑ دوں؟؟؟"

"میٹنگ سے دیر ہو جائے گی"

"ابھی آدھا گھنٹہ ہے آ جاؤ"

گاڑی ہاسپٹل کے سامنے جو نہیں رکی مناہل اسے الوداع کہتی دروازہ کھولنے لگی جب معیز نے

اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"اپنا خیال رکھنا" مناہل مسکرائی

"اتنا خیال کرو گے تو میرے لیے ہضم کرنا مشکل ہو جائے گا میں پہلے ہی بہت خوش ہوں اتنا

زیادہ خوش ہوں کہ دل کر رہا ہے چلاؤں بھاگوں تمہاری گالیں کھینچ کر کہوں معیز کیا تم سچ میں

میرے بن گئے ہو" وہ اس کی گال کھینچتے ہوئے بولی معیز ہنستا چلا گیا وہ کتنی پیاری تھی مناہل

آج پھر سے پہلے والی مناہل بن چکی تھی زندگی سے بھرپور مناہل وہ جی اٹھی تھی معیز جو اس کا

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہو گیا تھا۔۔۔

"میں لینے آ جاؤں گا کال کر دینا"

"میں چلی جاؤں گی آفس سے بہت دور پڑتا ہے ہاسپٹل اور ویسے بھی میں جلدی جاؤں گی پری

کو تیار بھی تو کرنا ہے یاد ہے نہ

punishment "

"جی جی میڈم یاد ہے"

"اللہ حافظ" معیز کی نظروں نے دور تھا اس کا پیچھا کیا پھر مسکراتے ہوئے گاڑی آفس کی جانب موڑ لی

ڈوپٹہ کندھے پر ڈالے وہ دائیں ہاتھ میں کلچ پکڑے مسکراتی ہوئی چل رہی تھی ہلکی سی ہیل کی آواز کارپڈور میں گونج رہی تھی
"مناہل" وہ رک کر پلٹی

"کیسی ہو" ڈاکٹر نمرہ نے اس سے ہاتھ ملایا
"میں ٹھیک تم بتاؤ"

"میں بھی ٹھیک مناہل بہت حسین لگ رہی ہو" نمرہ نے مناہل کے کندھے تھامے وہ مسکرائی
قریب ہی پہنچ پر سر جھکائے بیٹھی لڑکی تک باآسانی ان کی آواز پہنچ رہی تھی اس نے سر جھٹکا
"دعا آگئی ہے؟" مناہل نے پوچھا

"ہاں وہ دس بجے تک آگئی تھی تم کیوں آج لیٹ ہو گی"

"آج پریشے کی چھٹی تھی تو بس اسی میں ٹائم کا پتا نہیں چلا" لڑکی نے زور سے آنکھیں میچی جیسے غصہ ضبط کیا ہو

"چلو بعد میں ملتے ہیں تم واڈ سے ہو آؤ" وہ مڑنے لگی جب مناہل نے اسے روکا
"نمرہ"

"ہاں" مناہل ہچکچائی

"کیا بات ہے؟"

"مجھے کچھ ٹیسٹ کروانے تھے" وہ آہستہ سے بولی لیکن ایشا کی توجہ انہی کی جانب تھی اس لیے اس نے مناہل کی بات سن لی

"ٹیسٹ کیوں طبیعت ٹھیک ہے؟ دو آئی کھا رہی ہو" نمرہ کو پریشانی ہوئی
"پریشانی کی بات نہیں ہے میں بس اپنی سیٹیسفیکیشن (satisfaction) چاہتی ہوں

ایک دفعہ رپورٹس دیکھ لوں گی تو تھوڑی تسلی ہو جائے گی"
"ٹھیک ہے کل میں فری ہوں" نمرہ نے کہا

"اور ہاں دعا کونہ بتانا وہ فضول میں پریشان ہو جائے گی"

"ٹھیک ہے نہیں پتا چلے گا دعا کو اب تم جاؤ" مناہل مسکرا کر سر ہلاتی مڑ گئی
ان کے جاتے ہی ایشا کھڑی ہوئی اس کے چہرے پر الجھن تھی
"مناہل نے کون سے ٹیسٹ کروانے ہیں"

"خیر پتا تو میں لگا لوں گی چلو مناہل پھر کسی دن بات کر لیں گے" وہ نخوت سے مسکراتی باہر کی جانب چل دی

تیری ذات سے آگے تو کوئی راستہ ہی نہیں

میرے سفر تو یہی پر تمام ہوتے ہیں

نیوی بلیورنگ کاسوٹ ساتھ میں ہم رنگ ہیل پہنے وہ تیار سی کھڑی فون پر بات کر رہی تھی
جب معیز دروازہ کھول کر کمرے میں آیا وہ پلٹی

"اسلام علیکم" معیز نے سلام کیا جس کا مناہل نے مسکرا کر سر ہلا کر جواب دیا اور دوبارہ فون کی جانب متوجہ ہو گی گوئی اہم مسئلہ تھا جسے وہ سنجیدگی سے سن رہی تھی معیز نے اشارے سے پوچھا "سب ٹھیک ہے" اس نے سر ہلادیا

"ڈیڈی" سکائے بلورنگ کافرک پہنے دوپونیاں بنائے پریشہ بھاگ کر معیز سے لپٹ گی معیز نے سامان میز پر رکھ کر اسے اٹھایا

"میری پرنس تو بہت پیاری لگ رہی ہے" معیز نے اس کی گال پر پیار کیا
"آپ اتنا دیر سے کیوں آئے ہیں اب جلدی سے تیار ہو جائیں"

"اوکے میری جان میں دو منٹ میں تیار ہوتا ہوں آپ دادی کے پاس جا کر بیٹھو"

"اوکے" وہ باہر بھاگ گی معیز مناہل کی جانب پلٹا جس نے موبائل بیڈ پر رکھا اور خود آسنے کے سامنے آکر سارے بال پکڑ کر باندھنے لگی جب معیز نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا مناہل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا معیز نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے بال ابشار کی طرح کمر پر گرے

"ایسے ہی رہنے دو پیاری لگ رہی ہو" مناہل مسکرائی

"جلدی سے تیار ہو جاؤ پہلے ہی دیر ہو گی ہے" معیز نے جھک کر میز سے ایک لفافہ اٹھایا

"یہ کیا ہے؟"

"اپنی آنکھیں بند کرو" مناہل نے اپنی آنکھیں پھیلائی

"ارے میں نے بند کرنے کا کہا ہے چلو بند کرو" معیز نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا

"اچھا اچھا" مناہل نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لی
 "اب کھولو" مناہل نے آہستہ سے آنکھیں کھولی معیز ایک ہاتھ کمر کے پیچھے کیے دوسرے ہاتھ
 میں لال گلاب مناہل کی طرف بڑھائے کھڑا تھا
 "یہ تمہارے لیے" مناہل نے آہستہ سے پھول پکڑ کر ناک سے لگا کر مہک محسوس کی
 "تھینک یو" معیز نے دوبارہ ہاتھ آگے کیا اب کی بار دو پھول تھے مناہل نے مسکرا کر وہ بھی پکڑ
 لیے
 "ایم سوری مناہل" معیز نے اب کی بار تین پھول اس کی جانب بڑھائے
 "معیز"

"نہیں مناہل تم کچھ نہیں بولو گی میں روز بھی اگر تم سے معافی مانگوں نہ تب بھی تمہیں دی
 تکلیف کا ازالہ نہیں کر سکتا" مناہل پھول پکڑ کر اس کے گلے لگ گئی
 "مناہل میں تمہارا شکریہ کیسے ادا کروں تم میری زندگی کا انمول تحفہ ہو" مناہل آنکھیں بند
 کیے کھڑی تھی یہ الفاظ نہیں تھے بلکہ اس کے لیے آب حیات تھے معیز نے اس کا چہرہ تھام کر
 لب اس کی پشانی پر رکھے مناہل نے آنکھیں کھولیں جو کہ نم تھیں
 "میرا پیٹ تو ایسے ہی بھر گیا ہے اب میں آئس کریم کیسے کھاؤ گی" معیز مسکرایا
 "آئس کریم کی دیوانی" معیز نے ہلکے سے اس کا ناک دبایا
 "ایسی ویسی۔۔۔ اچھا اب جلدی سے جاؤ کپڑے میں نے ہینگ کر دیے ہیں"

"بس یوں گیا اور یوں آیا" وہ چٹکی بجاتا تیار ہونے چلا گیا پیچھے مناہل نے مسکراتے ہوئے پھولوں پر اپنے لب رکھے "آئی لو یو معیز" پھر انہیں گلدان میں ڈال کر باہر چل دی

کھڑکی سے آتی ہو اور روشنی کمرے کے ماحول کو پر سوز بنا رہی تھی طاہر صاحب صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے معیز کے ساتھ بیٹھے تھے گھر میں ہل چل مچی ہوئی تھی ان کے سامنے والے صوفے پر آیان، ایمان اور اس کی پھپھو بیٹھیں تھی آیان نے سر اٹھا کر طاہر صاحب کو دیکھا

"انکل ابھی ہوٹل مینیجر ہوں باقی کچھ کمپنیز میں سی وی جمع کروائی ہے"

"اچھا"

مناہل باہر لاؤنج میں آتے ہی ہنستی چلی گی دعا فوراً اس کے سامنے آئی
"کیا ہوا ہے"

"اف خالو تو آیان کا ایسے انٹرویو لے رہے ہیں جیسے آرمی میں سلیکشن کرنی ہو اور آیان کی تو سیٹی گم ہے" دعا نے معصوم شکل بنائی

"ایسا کیوں کر رہے ہیں بابا علی کی دفعہ تو ایسا نہیں کیا تھا"

"علی تو پھر علی ہے" ابیہا مزے سے بولتی صوفے پر بیٹھی

"اچھا جیسی"

"مناہل تم جاؤ بابا کو دیکھو آیان تو ویسے ہی گھبرا جاتا ہے" اس نے مناہل کو تقریباً دھکا دیتے ہوئے ڈانگ روم میں بھیجا ایمان نے روہانسی شکل بناتے مناہل کو دیکھا

"آپ پلیز میرے خالو کے روپ میں آجائیں کچھ دیر تک آپ اگر ایسے ہی رہے تو مجھے یقین ہے آیان نے رونے لگ جانا ہے" مناہل کی بات پر طاہر صاحب اور نوشین بیگم ہنسے آیان نے انہیں دیکھا وہ اٹھے اور آیان کو گلے لگایا

"بیٹا میں مذاق کر رہا تھا تمہارے بارے میں معیز اور مناہل پہلے ہی مجھے بتا چکے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تم ہی میری دعا کے لیے بیسٹ ہو" انہوں نے اس کا کندھا تھپکا

"ہمیں یہ رشتہ منظور ہے" آیان کی پھپھو نوشین بیگم اور صبا بیگم سے گلے ملی

"اور بیٹا آج سے ہم تمہارے والدین ہیں ٹھیک ہے ایمان بیٹا" طاہر صاحب نے ایمان کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ مسکرا دی باقی سب باتوں میں لگ گئے تو مناہل نے ایمان کو باہر چلنے کا اشارہ کیا

"دعا قسم سے زہر لگ رہی ہو روندو چہرہ بنا کے" شہریار نے چیخ بھر کر نمپکو منہ میں ڈالی دعانے گود میں رکھا کشن اس کی طرف پھینکا

"میں کوئی نہیں روندو"

"شہریار تمہیں کب شرم آنی ہے سب کی شادیاں ہو رہی ہے ممانی کو اور کتنا ترسانا ہے" بیا بولی

"بس بہت جلد تم لوگوں کو خوشخبری ملنے والی ہے" وہ ایک ادا سے بولا

"اوہ کون ہے وہ بیچاری میں وہی کہوں کوئی تو لا راضو ر لگایا ہوگا اس نے ممانی کو تبھی وہ اب کوئی رشتہ نہیں ڈھونڈ رہی" مناہل ایمان کے ساتھ چلتی لاؤنج میں آئی وہ دونوں شہریار کے صوفے کے پشت پر رک گئیں

"کیا بنا مناہل" بیانے اسے دیکھتے ہی پوچھا

"بنا کیا ہے ہماری دعا کو جھیلنے کے لیے آیاں تیار ہے"

"مبارک" شہریار نے کشن جو دعانے اسے مارا تھا اٹھا کر اس کی طرف پھینکا پھر گردن صوفے کی پشت پر رکھ کر پیچھے دیکھا مناہل کے ساتھ ایمان کو دیکھتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہوا دعا اور ایہا سمیت مناہل نے بھی اس کی تیزی دیکھی ایمان مسکراتی ہوئی دعا کی جانب بڑھ گی اور اسے گلے لگایا

"مبارک ہو"

"خیر مبارک آؤ بیٹھو" وہ دعا اور ایہا کے ساتھ بیٹھ گی مناہل شہریار کی طرف کھسکی

"پھر کب ملو رہے ہو مجھے اس سے" شہریار نے سر کھجایا

"پائٹنر سب سے پہلے تم سے ہی بات کروں گا"

"جلدی بتاؤ نہ مجھ سے صبر نہیں ہو رہا"

"کچھ دن صبر کر جاؤ"

"شہریار رر" اس نے آواز دی لیکن وہ گاڑی کی چابی انگلی میں گھماتا باہر چلا گیا

"مناہل" معیز کی آواز پر وہ پلٹی

"جی" وہ ایک طرف آگئے

"چلیں گھر پیکنگ بھی کرنی ہے ابھی"

"جانا ہے؟"

"جی بیگم جانا ہے کوئی بہانا نہیں چلے گا" اس کے بیگم کہنے پر مناہل ہنسی

"معیز پری کے بغیر میرادل نہیں کر رہا"

"مناہل کچھ دنوں کی بات ہے اور وہ بھی تو خوش ہے تم بھی بے فکر ہو جاؤ ماما اور سبیل اسے سنبھال لے گیں" دونوں کی آج شام دہی کی فلائٹ تھی معیز کی دہی میں میٹنگ تھی وہ مناہل کو بھی ساتھ لے جا رہا تھا کیونکہ وہ کچھ دن مناہل کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا سلمہ بیگم کی بھی یہ خواہش تھی کہ وہ دونوں ایک ساتھ کچھ وقت گزاریں

دل دھڑکتا ہے تو دھڑکن میں وہی شامل ہے

وہ میری روح میں شامل، میری زندگی ٹھہرا

کالی جینز ٹخنوں سے اوپر تک موڑے معیز نے سر پر ہاتھ پھیرا لیکن بال پھر ہوا سے بکھر کر پیشانی پر آگئے اس نے مناہل کا ہاتھ پکڑا جس نے ڈپٹہ مفلر کی طرح گلے میں لپیٹ رکھا تھا کالے لمبے بال جو کہ کھول رکھے تھے ہوا سے اڑاڑ کر چہرے پر آ رہے تھے دونوں ہم قدم ساحل سمندر پر چل رہے تھے دور دور تک ان کے علاوہ وہاں کوئی نہیں تھا چاند کی چاندنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی ٹھنڈی ہوانے انہیں لپیٹ میں لے رکھا تھا سمندر کی موجیں ہچکولے کھاتے

ہوئے ان کے پاؤں کو چھو کر گزر جاتی۔۔۔ معیز نے ترچھی نظروں سے مناہل کو دیکھا جو خاموشی سے اس کے بازو پر سر ٹکا کر چل رہی تھی معیز نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھوتے بالوں کو پیچھے کیا

"اداس ہو" معیز نے اس کے اداس چہرے کو دیکھتے پوچھا

"ہوں" اس نے سر ہلایا

"کیوں"

"پتا تو ہے" وہ منہ بنا کر بولی

"کل جا تو رہے ہیں واپس اب اپنا موڈ ٹھیک کرو" معیز نے اس کے گرد بازو پھیلا یا نہیں دہی آئے چار دن ہو گئے تھے اور ان چار دنوں میں مناہل کو پریشے کی ہی فکر لگی ہوئی تھی آج ان کی دہی میں آخری رات تھی

"چلو اب مسکرا دو" معیز اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تو وہ مسکرا دی

"جانتی ہو مناہل تمہاری مسکراہٹ دنیا کی سب سے حسین مسکراہٹ ہے تمہارے ساتھ

ساتھ میں نے تمہاری مسکراہٹ کو بھی بہت یاد کیا ہے" وہ دونوں رک کر ایک دوسرے کی

آنکھوں میں دیکھ رہے تھے معیز کے دل میں پچھتاوا ہونے لگا

"میں کبھی اپنے آپ کو معاف نہیں کر سکتا جو بھی کچھ۔۔" مناہل نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ

رکھا

"کتنا فضول بولتے ہو ایسی باتیں کرو گے تو میں ناراض ہو کر ابھی ہی واپس چلی جاؤں گی" معیز
مسکرایا پھر اگلے ہی لمحے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا وہ جھٹکے سے اس کے
سینے سے جا لگی

"معیز زز" اس نے خفا نظروں سے دیکھا

"ناراض ہونا ہے ہو جاؤ میں منالوں گا لیکن مجھ سے دور جانے کی بات کبھی مت کرنا" مناہل
نے اس کی گال پر ہاتھ رکھا

"تم سے دور جا کر اپنا بھی کہاں گزارا ہے یہ کم بخت دل کہاں اجازت دیتا ہے تم سے دور رہنے
کی" مناہل نے ایک ادا سے کہا تو معیز کو اس پر جی بھر کر پیار آیا۔

معیز نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کے بال کان کے پیچھے کیے

"میرے زکوٹا جن" مناہل نے اس کی گال کھینچی

"کیا۔۔۔ کیا ہوں میں" معیز کا منہ کھل گیا

"باہا ہا یہ لقب میں نے نہیں بلکہ دعائے تمہیں دیا ہے"

"دعا۔۔۔ اور تم نے اسے کچھ نہیں کہا" وہ بیچارہ صدمے میں چلا گیا

"میں کیوں کہتی کچھ وہ صحیح تو کہتی ہے" ہنس کر کہتے ہوئے وہ بھاگ پڑی

"ٹھہر وزرا" وہ بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگا ستاروں کے درمیان چمکتا چاند مسکراتا ہوا نہیں دیکھ

رہا تھا ہوا بھی مسکراتے ہوئے جھومی تو لہریں بھی کہاں پیچھے رکنے والی تھی وہ بھی ہچکولے

کھانے لگی مناہل کی زندگی سے بھرپور ہنسی چارو سو گونج رہی تھی

"بس معیز اور نہیں بھاگا جا رہا" اس نے ہارمانتے ہوئے اپنے قدم روک دیے سانس پھول رہا تھا دائیں جانب تکلیف بھی ہونے لگی تھی وہ وہیں ریت پر بیٹھ گیا

"چلیں واپس" معیز نے کلائی میں پہنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے استفسار کیا

"کچھ دیر بیٹھ جاؤ مجھ میں واپس گاڑی تک جانے کی بلکل ہمت نہیں ہے" معیز کی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر وہ رکی

"کیا" سوالیہ نظروں سے دیکھا معیز نے ایک لمحے کی دیر کیے بغیر جھٹکے سے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا

"معیز ززیہ کیا حرکت ہے کوئی دیکھ لے گا" اس کی گالیں لال ہو گئیں

"مخترمہ دور دور تک کوئی ذی روح کا نام و نشان تک نہیں ہے" وہ گاڑی کی جانب قدم بڑھانے لگا مناہل نے مزے سے اس کے گلے میں اپنی بانہیں ڈال دی اور اسے دیکھنے لگی

"میرے لیے چلنا مشکل ہو رہا ہے مناہل" وہ سمجھ گیا تھی وہ نظریں ہٹانے کا بول رہا ہے لیکن اسے تنگ کرتے ہوئے بولی

"میرا تناؤ تو نہیں ہے پھول کی طرح ہلکی پھلکی ہوں"

"بلکل گو بھی کے پھول کے طرح"

"ہاااا!!! نیچے اتارو مجھے" وہ منہ پھلا کر بولی معیز ہنسنے لگا

"معیز دو منٹ سے پہلے مجھے نیچے اتارو" وہ اس کی بازوؤں سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے

لگی

"کیا کر رہی ہو دونوں گریں گے ارے یار مذاق کر رہا تھا سچ میں مذاق کر رہا تھا میری گلاب کا پھول" معیز نے پیار سے اپنا ناک اس کی ناک سے مس کیا تو اس نے شرماتے اپنا سر اس کے سینے پر رکھ دیا

دھڑکنوں میں محسوس ہوتا ہے وہ مجھے

جزبات میں میرے بہتا ہے ایسے

سمندر میں بہے پانی آزاد جیسے

بے پرواہ سی ہوا جیسا

بارش کی بوندوں جیسا

لگتا ہے کچھ خاص وہ مجھے

اپنا بہت کوئی دل کے پاس ہو جیسے

صبح کی پہلی کرن جیسا

رات کی ٹھنڈی چاندنی جیسا

ساتھ ہے اس کا اور میرا ایسے

روح کا تعلق جسم سے جیسے

کھڑکی کے آگے پردے گرا رکھے تھے اے سی کی ٹھنڈک سے کمر پر سکون بنا ہوا تھا بیڈ پر سوتے وجود نے کروٹ لے کر دائیں جانب ہاتھ رکھا لیکن مناہل کی موجودگی محسوس نہ کر کے اس نے نیم خواب آنکھیں کھولی مناہل اپنی جگہ پر نہیں تھی اس نے ہلکی سی گردن اٹھا کر دیوار پر لگی گھڑی دیکھی جو صبح کے نو بج رہی تھی وہ دونوں رات کو واپس پاکستان پہنچے تھے باقی سب احمد صاحب کے گھر جا چکے تھے احمد صاحب نے سب کو ایک ساتھ رہنے کا بولا تھا معیز اور مناہل بھی کچھ دنوں تک احمد ویلاز میں شفٹ ہونے والے تھے

"مناہل" اس نے آواز دی

"اٹھ گئے" وہ تیار سی ڈریسنگ روم سے باہر آئی معیز نے ایک بازو موڑ کر سر کے نیچے رکھا

"یار تم تو تیار بھی ہو گی ہو ایک دن آرام کر لیتی"

"نہیں اب میں ایک بھی دن چھٹی نہیں کر سکتی بہت کام ہے اس ہفتے دوسرے جریز ہیں" وہ جلدی

جلدی اپنے بیگ میں سامان ڈال رہی تھی معیز اسے دیکھتے اٹھا

"اس کا مطلب مجھے بھی جانا پڑے گا" مناہل نے مسکراتے ہوئے مڑ کر اسے دیکھا

"ہاسپٹل آ جاؤ" اس نے آفر دی

"شکر یہ مادام میں اپنے آفس میں ہی ٹھیک ہوں" وہ اٹھ کر واش روم میں چلا گیا تو مناہل ملازمہ

کو ناشتے کا کہنے چلی گی

آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں تیار تھے مناہل آسنے کے سامنے رکھی اپنی رسٹ واچ اٹھا کر پہن رہی تھی تبھی بیڈ سے موبائل اٹھاتے معیز کی نظر اس کے پاؤں پر پڑی جہاں سلور پائل چمک رہی تھی معیز نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا وہ اب اپنا کلچ اٹھا رہی تھی

"مناہل"

"ہوں" وہ اس کی جانب پلٹی

"دومنٹ یہی رکومیں آتا ہوں" وہ ڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا الماری کھول کر دراز سے کچھ نکال کر مناہل کے پاس آیا

"کیا ہوا؟" معیز نے لفافہ کھول کر پائل اس کے سامنے کی یہ وہی پائل تھی جو اس نے کئی سالوں سے اپنے پاس سنبھال کر رکھی تھی مناہل نے حیرت اور محبت سے معیز کو دیکھا

"تم نے یہ سنبھال کر رکھی تھی؟" آواز بھیگ گئی

"کیسے ناسنبھالتا ایک یہی چیز تو تھی میرے پاس تمہیں یاد کرنے کے لیے" مناہل کی گال پر آنسو گرا جس کو بہت نرمی سے معیز نے اپنی پوروں پر چین لیا

"اجازت ہو تو پہنا دوں" مناہل نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا وہ ایک زانوزمین پر بیٹھا اور اس کا بایاں پاؤں اٹھا کر اپنے گھٹنے پر رکھا مناہل نے گرنے کے ڈر سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا پائل پہناتے ہی وہ سیدھا ہوا مناہل کے نازک پاؤں میں پائل بہت بچ رہی تھی

میں جھوم اٹھی جب وہ چھنکار سنی۔۔۔

لبوں پے مدہم سی مسکراہٹ کھلی۔۔۔

جب بنی وہ چھنکار میرے پیروں کی زینت۔۔

فضا میں مدہوشی کی لہر گھلی۔۔

میری کھلکھلاتی ہنسی میں جب چھنکار ملی۔۔

کسی کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھی۔۔

وارڈ کا چکر لگا کر وہ اپنے کیمین میں آکر بیٹھی ہی تھی کہ موبائل بج اٹھا اس نے سکرین دیکھی

جہاں ماما کالنگ لکھا آ رہا تھا اس نے مسکراتے ہوئے کال اٹھائی

"اسلام علیکم ماما"

"وعلیکم اسلام کیسی ہے میری جان"

"میں بالکل ٹھیک آپ کیسی ہیں"

"میں بھی بالکل ٹھیک ہاسپٹل ہو"

"جی"

"شام کو ملنے ہی آجاؤ نو شین بھی یاد کر رہی ہے"

"میں بھی بہت یاد کر رہی ہوں آؤں گی کچھ دنوں میں خالہ کی کل ہی کال آئی تھی نکاح کی

تاریخ پکی ہو گئی ہے"

"ہاں طاہر بھائی نے ایک ہی دن رکھا ہے دونوں کے نکاح کا اور شادی دو مہینے بعد تب تک

تیا ریاں بھی ہو جائیں گی"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے چلیں میں کل آؤں گی" اس نے فون بند کر کے میز پر رکھا اور آنکھوں میں نظر کی عینک لگا کر سیدھی ہوئی تبھی دعادروازہ کھول کر اندر آئی

"آئیے میڈم"

"مناہل یہ مسز زید کی رپورٹس" اس نے بیٹھتے فائل مناہل کی طرف برہائی

"یہ تو میں دیکھ لیتی ہوں آپ بتائیں ٹریٹ کب دے رہی ہیں"

"ٹریٹ کس چیز کی" وہ تھکی تھکی لگ رہی تھی

"کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے" مناہل فکر مند ہوئی

"ہاں ٹھیک ہوں"

"خوشی سے شاید یادداشت کھو گئی ہے اگلے ہفتے تمہارا نکاح ہے اس خوشی میں ٹریٹ تو بنتی ہے"

"اوہ ہاں جب تم کہو"

"ابھی چلیں بیا کو آفس سے پک کر لیں گے"

"ہاں چلو"

"تم شہریار کو اور بیا کو فون کر لو میں ایمان کو بھی کہتی ہوں اکیلی ہے انجوائے ہی کر لیں گی

ہمارے ساتھ"

"ہاں پھر شاپنگ پر چلیں گے"

"ٹھیک ہے"

مناہل نے ریستورنٹ کے سامنے بریک لگائی تو دعا چونکی جبکہ ایمان نے مسکراہٹ دہائی
"یہاں کیوں آگئی"

"کیوں یہاں نہیں آسکتے مجھے تو یہ ریستورنٹ بہت پسند ہے بہت اچھی سروس ہے کیوں ایمان
اور ایسا"

"ہاں" انہوں نے مناہل کی ہاں میں ہاں ملائی جبکہ دعا انہیں گھور کر رہ گئی شہریار کی گاڑی آکر
ساتھ پارک ہوئی تو وہ سب گاڑی سے باہر نکلے

"ٹریٹ کاسن کر کیسے بھاگتے ہوئے آتے ہو" ایسا نے شہریار کے کندھے پر مکار سید کیا جبکہ
شہریار کی نظریں تو ایک ہی ہستی پر اٹک گئی جو سرمی رنگ کے سوٹ میں نکھری نکھری کھڑی
تھی مناہل نے مسکرا کر شہریار کو دیکھا

"چلیں" وہ سب اندر کی جانب بڑھ گئے مناہل معیز کو کال ملانے لگی لیکن اس کا فون بڑی
جا رہا تھا اس نے بعد میں اسے کال کرنے کا سوچ کر سب کو فون کر کے پریشہ کا پوچھا اور پھر باقی
سب کی جانب بڑھ گئی جو آیان سے مل رہے تھے

معیز کی انگلیاں لیپ ٹاپ پر ٹھک ٹھک چل رہی تھی لیکن آنے والی کال نے اس کی ساری توجہ
کام پر سے ہٹادی اس نے نمبر دیکھے بغیر فون کان سے لگایا
"معیز" فون کی دوسری جانب کی آواز سن کر وہ چونکا یہ آواز وہ کیسے بھول سکتا تھا
"کیسے ہو"

"کیوں فون کیا ہے" وہ روکھے انداز میں بولا

"تم سے بات کرنے کا دل چاہ رہا تھا اور اس سے بھی ضروری تمہیں مبارک باد دینی تھی شادی کی۔۔۔۔ مجھے بہت خوشی ہوئی تم آگے بڑھ گئے"

"آج یہ غلطی کر لی ہے آئندہ مجھے کال مت کرنا"

"ارے ایسے کیسے نہ کروں رشتہ ہے میرا تم سے"

"کوئی رشتہ نہیں ہے تمہارا مجھ سے" وہ دھارا

"ایسے کیسے کوئی رشتہ نہیں ہے ماں ہوں میں تمہاری بیٹی کی ہم آج بھی ایک دوسرے سے جڑے ہوئیں ہیں" معیز نے پیپر ویٹ زور سے مٹھی میں جکڑا

"پریشے سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے تم اپنا ہر رشتہ ہر تعلق توڑ کر گئی تھی تم اس کی ماں نہیں ہو"

"تم نے کہا اور رشتہ ختم ہو گیا نہیں معیز احمد پریشے میری بیٹی ہے"

"تم کیا چاہتی ہو ایشا کیوں آئی ہو واپس پہلے ہی تم نے بہت زندگیاں برباد کی ہیں"

"میں نے نہیں تمہاری اس مناہل نے میری زندگی برباد کی ہے میں اسے۔۔۔۔" وہ چیخی

"شٹ اپ خبردار تم نے مناہل کو کچھ کہا تمہارے لیے یہی اچھا ہے کہ ہماری زندگیوں سے دور رہو اور آئندہ مجھے فون مت کرنا" اس نے ٹھک سے فون بند کر دیا

"تم سب کو دیکھ لوں گی۔۔۔۔۔ میں نے بھی مناہل کو تم سے دور نہ کر دیا تو میرا نام بھی ایشا نہیں"

ٹم ٹمٹے ستاروں کے درمیان جگ مگاتا چاند اٹکھیلیاں کر رہا تھا
 کھڑکی پر لگے پردے ہو اسے ہلکے ہلکے جھول رہے تھے معیز کپڑے تبدیل کر کے ڈریسنگ روم
 سے نکلا تبھی مناہل چائے کا کپ تھامے کمرے کے اندر داخل ہوئی
 "پری سوگی" معیز نے استفسار کیا

"جی" اس نے کپ سائنڈ میز پر رکھا اور خود بیڈ کے پاؤں کی طرف سامنے رکھے صوفے پر
 جا کر بیٹھ گئی

"معیز میں نے اتنی کالز کی تھی فون کیوں نہیں اٹھایا" معیز بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا
 تھا

"میٹنگ میں مصروف تھا" مناہل نے سراٹھا کر اسے دیکھا وہ سنجیدہ نظر آ رہا تھا وہ پوچھنا چاہتی
 تھی کہ اگر میٹنگ تھی تو لائن بزی کیوں جا رہی تھی اس نے سر جھٹک دیا اور اٹھ کر آئینے کے
 سامنے آ کر ہاتھوں میں لوشن لگانے لگی

"آج دعا اور ایسا نے ٹریٹ دی تھی نکاح کی تاریخ پکی ہو گئی ہے آیان نے بتایا ہی ہو گا میں سوچ
 رہی تھی کچھ دنوں کے لیے خالہ کی طرف چلی جاؤں ماما بھی ادھر ہی ہیں اور پری بھی ایگزیمینز
 سے فری ہے بتاؤ چلی جاؤ؟" دو منٹ تک معیز نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ اس کی جانب پلٹی
 معیز کسی گہری سوچ میں گم تھا وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور بیڈ پر بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھاما
 معیز سوچوں سے نکلا

"ہاں"

"کیا بات ہے معیز جب سے آئے ہو میں دیکھ رہی ہو خاموش ہو کوئی بات ہے"

"نہیں کوئی بات نہیں ہے"

"معیز مجھے بتاؤ" اس نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا معیز اسے دیکھنے لگا کیا میں مناہل کو بتادوں ایشا

کایوں پریشے کا نام لینا اس کا دوبارہ معیز سے رابطہ کرنا کسی انہونی کا اشارہ تھا۔۔۔ نہیں مناہل پریشان ہو جائے گی

"بتاؤ معیز سب ٹھیک ہے؟"

"ہاں سب ٹھیک ہے بس آج تھک گیا ہوں تم پریشان مت ہو" اس نے مناہل کے ہاتھ اپنے

ہاتھوں میں تھامے "کیا کہہ رہی تھی بتاؤ"

"میں کہہ رہی تھی کچھ دنوں کے لیے خالہ کی طرف رہنے چلی جاؤں"

"نہیں بلکل نہیں میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر دن گزار لو لیکن میرے آفس سے آنے سے

پہلے گھر آجانا" مناہل نے منہ بسورا

"معیز زرز"

"نہیں مناہل تمہیں دیکھے بغیر میں بلکل نہیں رہ سکتا"

"گھر میں سب تو ہیں دو دن کی بات ہے نکاح کے بعد آ جاؤ گی"

"مناہل"

"معیز"

"مناہل نو"

"آئی ہیٹ یو" وہ منہ بنا کر بیڈ سے اٹھنے لگی لیکن معیز نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا "بٹ آئی لو یو"

"چھوڑیں میرا ہاتھ مجھے اپنی بیٹی کے پاس جانا ہے"

"بیٹی کے ڈیڈی نہیں چاہتے کہ پری اسے چھوڑ کر کہی جائے" اس نے مناہل کو اپنے ساتھ لگایا

اور لیمپ بند کر کے لیٹ گیا مناہل نے دوسری جانب کروٹ لے لی

"اب ناراض تو نہ ہو۔۔۔" معیز نے اس کا سراپے سینے پر رکھا

"ایک دن بھی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا" مناہل نے مسکرا کر آنکھیں بند کر لیں کھڑکی سے

آتی مدہم روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا چھت کو گھورنے

لگادل میں ایک ڈر سا تھا چھڑنے کا ڈر۔۔۔ دور ہو جانے کا ڈر۔۔۔۔۔

ایک گھنٹے سے وہ دونوں مال میں گھوم رہے تھے لیکن آیان کو اپنے شایانِ شان کچھ پسند ہی نہیں

آ رہا تھا اب بھی وہ پانچویں دکان سے خالی ہاتھ باہر نکلے تھے معیز نے جھنجھلا کر آیان کو دیکھا

"یار حد ہو گی ہے مناہل بھی اتنی دیر نہیں لگاتی شاپنگ میں ایک تو ہے"

"مجھے نہیں پسند آ رہا کچھ کیا کر سکتا ہوں میں اب"

"چل میرے ساتھ اور اب جو میں پسند کروں گا تو وہی پہنے گا" معیز اس کو اپنے ساتھ گھیٹتا

ایک دکان میں گھس گیا اور دو منٹ بعد اوف وائٹ شلوار قمیض جس کے ساتھ کالی واسکٹ

تھی آیان کے ہاتھوں میں تھا کر اسے چھیجک روم میں بھیجا آیان جب باہر آیا تو معیز نے اسے
سرتاپا دیکھا

"کیسا لگ رہا ہوں؟" آیان اپنا کالر درست کرتے پوچھنے لگا معیز نے مسکراہٹ دبائی اور آگے
بڑھ کر اس کا کالر ٹھیک کرنے لگا

"بتانا کیسا لگ رہا ہوں؟" آیان کنفیوز سا پوچھنے لگا

"میرے دلبر آفت لگ رہا ہے" اس نے شرارت سے اس کی واسکٹ کا بٹن بند کیا آیان نے
اسے پیچھے دھکا دیا

"کمینے تو مجھے گندی فیلنگ کیوں دے رہا ہے" معیز کا زندگی سے بھرپور قہقہہ گونجا
"تو کب سے ایسی حرکتیں کرنے لگا"

"پیارا رہا تھا تجھ پے"

"یہ کون سا پیار ہے معاف کر مجھے۔۔۔۔ نکاح ہونے والا ہے میرا" آیان کی شکل دیکھتے معیز

کا ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا دس منٹ بعد وہ چند کپڑے لے کر دکان سے نکلے معیز اس کے

گلے کے گرد بازو پھیلائے چلنے لگا ویسے ہی جیسے وہ یونیورسٹی میں ساتھ چلتے تھے آیان جھٹکے

سے اس سے دور ہوا

"دور ہو کر چل مجھے تجھ سے خطرہ ہے" معیز نے ہنستے ہوئے دوبارہ اس کو پکڑ لیا

"برسو سے میرے ساتھ کرتا رہا ہے اس وقت کچھ نہیں ہوا آج میں نے کر دیا تو رونے والا

ہو گیا ہے"

"اب تو شریف ہو گیا ہوں"

"ہاں ایڈا تو شریف چل کچھ کھلا مجھے صبح سے گھن چکر بنایا ہوا ہے" ان دونوں کا رخ اب

ریسٹورنٹ کی جانب تھا

گاڑی سے اتر کر اس نے چابی گاڑ ڈکود دی تاکہ وہ پورچ میں گاڑی کھڑی کر دے اور خود کلچ اور

موبائل تھا مے گھر کے اندر آگئی پچن سے نکلتی سبج نے اسے دیکھتے ہی سلام کیا

"وعلیکم اسلام کیسی ہو؟"

"ٹھیک ہوں" ڈائنگ سے آتی آوازوں پر مناہل نے سبج کو دیکھا

"کوئی مہمان آئے ہوئے ہیں؟"

"جی ممائی کی کوئی رشتہ دار ہیں کچھ دیر پہلے ہی آئی ہیں میں بس چائے لے کر جا رہی تھی"

"اچھا چلو میں مل کر آتی ہوں تم زیادہ کام مت کرو پریشے کہاں ہے"

"سنان کے ساتھ باہر گئی ہے" سبج بتا کر ڈائنگ کی جناب بڑھ گئی جہاں سلمہ بیگم اور احمد کے

ساتھ دو پکی عمر کی خاتون موجود تھیں مناہل کلچ اور موبائل میز پر رکھ کر اندر آگئی

"باجی یہ میری چھوٹی بہو ہے سبج"۔ سبج کو دیکھ کر وہ دارے نیارے ہوئیں کہ اللہ نیک اور

صالح اولاد دے۔ اتنے میں مناہل نے آکر سلام کیا

"السلام علیکم آنٹی"

"وعلیکم السلام" انہوں نے سلمہ بیگم کی جانب دیکھا احمد صاحب فون سنتے اٹھ کر باہر چلے گئے

"باجی یہ میری بڑی بہو ہے۔"

"اچھا اچھا بہت پیاری بچی ہے اللہ تمہیں بھی اولاد کی نعمت سے نوازے اللہ بڑا غفور و رحیم ہے بیٹا علاج وغیرہ کرواؤ تم سے چھوٹی بہو سبقت لے جائے گی"

مناہل اور سبج نے ایک دوسرے کو دیکھا کچھ کہنا تو بنتا نہیں تھا سبج شرمندہ سی ہوگی اندر آتے معیز تک ان کی آواز باآسانی پہنچی تھی لیکن گھر آئے مہمان کو کوئی کیا کہہ سکتا ہے اس لیے وہ اپنے کمرے میں آکر فریش ہونے چلا گیا

"آنٹی میری بیٹی سے نہیں ملی آپ سنان کے ساتھ باہر گئی ہے آتی ہے تو ملواتی ہوں آپ کچھ لیں نا" اس نے چائے کی جانب اشارہ کیا سلمہ بیگم نے پیار سے مناہل کو دیکھا

"مناہل جاؤ بیٹا فریش ہو لو ابھی تھکی ہوئی آئی ہو ہسپتال سے جاؤ" وہ سر ہلا کر اٹھ گی مناہل کمرے میں آئی تو بجھی بجھی سی بیڈ کے کونے پر بیٹھ گئی وہ معیز کے آنے سے لاعلم تھی معیز جیسے ہی واش روم سے باہر نکلا اس کی نظر مناہل پر پڑی جو سوچوں میں گم تھی وہ اسکے قریب آیا اور اس کے چہرے کے سامنے ہاتھ ہلایا وہ چونک کر کھڑی ہوئی

"آپ کب آئے؟"

"آدھ گھنٹہ پہلے۔۔۔ اچھا یہ بتاؤ کیا سوچا جا رہا تھا مسز۔"

"کچھ نہیں" وہ مسکرائی لیکن دل میں ایک گلٹ سا اٹھ رہا تھا وہ اسے دیکھنے لگی کیا میں معیز کو بتا

دوں

"پھر کہاں کھو گئی" معیز نے اس کے کندھے تھامے "کہی نہیں میں فریش ہو کر آتی ہوں پھر چائے پیتے ہیں" وہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گی معیز نے ڈریسنگ روم کے بند دروازے کو دیکھا پھر کچھ سوچتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا ایک نئی سوچ نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا تھا

"اسلام علیکم"

"وعلیکم اسلام آج اچانک میری یاد کیسے آگئی" ابیہا نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر کرسی کی پشت سے سر ٹیکادیا

"آپ بھولتی ہی نہیں ہیں تو یاد کیسے کروں" ابیہا ٹھہر سی گئی

"آپ ڈاکٹر ہی ہیں نا"

"کوئی شک ہے آپ کو"

"شاعرانہ باتیں کہاں سے سیکھ لی"

"جب سے آپ اچھی لگنے لگی ہیں" ابیہا کی گالیں لال ہوئی

"ڈونٹ ٹیل می آپ بلش کر رہی ہیں" ابیہا جھینپ سی گئی

"نہیں بلکل نہیں میں کیوں بلش کروں گی"

"دو دن بعد ہمارا نکاح ہے آپ خوش ہیں"

"جی" ابیہا نے آہستہ سے کہا

"ایک دفعہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ میرے بارے میں کیا خیال ہے" ایہا نے سر پر ہاتھ

مارا

"تب تو نہایت فضول خیال تھا آپکا اب کیسا خیال ہے"

"ابھی بھی فضول خیال ہے"

"ابھی بھی؟؟؟"

"جی"

"اور یہ خیالات کب بد لیں گے"

"نکاح کے بعد سوچوں گی اس بارے میں اور علی میں آفس میں ہوں بعد میں بات کریں گے"

"او کے اپنا خیال رکھیے گا مسز ٹوبی اللہ حافظ" ایہا نے مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا

آنکھوں میں نظر کی عینک لگائے وہ میز پر پڑا پیرویت گھما رہی تھی اس کی نظریں سامنے رکھی

رپورٹس پر تھیں کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک اچھاتا شردے رہی تھی وہ اپنی سوچوں میں ہی

گم تھیں جب دعا اس کے کین میں آئی

"کیا ہو رہا ہے" وہ اس کے سامنے بیٹھی گی

"کچھ نہیں" مناہل سیدھی ہو کر بیٹھی

"یہ کس کی رپورٹس ہیں" دعا نے اس کے سامنے سے رپورٹس اٹھالی

"ارے دعا" مناہل نے اس سے فائل لینے چاہی

"بلکل کر لیتی کیونکہ اللہ ہی اسے میرے لیے چنتے اور جہاں تک رہی محبت تو پہلی محبت تو میری اللہ سے ہے اور محبت اطاعت مانگتی ہے میں اس کی رضا میں راضی ہو جاتی تم بیٹھو میں آتی ہوں "مناہل اٹھ کر کعبین سے باہر چلی گی اُسے ڈاکٹر آمنہ سے بات کرنی تھی پیچھے دعا اس کی خالی کرسی کو دیکھنے لگی مناہل کی اللہ سے محبت کا اندازہ دعا کبھی نہیں لگا سکی تھی وہ اکثر مناہل کو رات میں آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھتی تھی کہ تم کیا دیکھتی ہو اور وہ مسکرا کر کہتی تھی میں اللہ سے باتیں کرتی ہوں "آسمان تمہیں پسند ہے نامناہل"

"بہت زیادہ کیونکہ آسمانوں کے پیچھے ہی تو میرے اللہ ہیں پتا ہے دعا جب میں بہت اداس ہو جاتی ہوں نا تو ٹیسرس پر آکر آسمان کو دیکھتی ہوں ہاں معلوم ہے کہ اللہ تو ہر جگہ موجود ہیں لیکن آسمان کو دیکھتے ہی میرے دل کو اسرا سا ملتا ہے میں اسے نہیں دیکھ پا رہی ہوتی لیکن وہ مجھے دیکھ رہا ہوتا ہے آسمان کو دیکھتے ہی میرا دل ہلکا ہوتا جاتا ہے میں اپنا ہر راز ہر دکھ اسے بتاتی چلی جاتی ہوں اور وہ اس پردے کے پیچھے سے مجھے سن رہا ہوتا ہے آسمان تو نور ہے دعا --- دعا میں چاہتی ہوں ہم سب اللہ کو اپنا بیسٹ فرینڈ بنالیں اس سے ہر بات شیئر کریں پھر دیکھنا ہماری ہر اداسی ہمارا ہر دکھ خود بخود دور ہوتا چلا جائے گا"

اور آخر وہ دن آگیا جس کا برسوں سے انتظار تھا سورہ رحمان کی تلاوت کر کے اس نے قرآن بند کیا آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتا وہ اٹھا اور الماری سے کپڑے نکال کر واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

دوسری جانب طاہر صاحب کے گھر میں ہل چل مچی ہوئی تھی باہر لان سچ چکا تھا گھر کافی بڑا تھا اس لیے تقریب کا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا نو شین بیگم ساری تیاریاں دیکھ کر دعا اور ابیہا کے پاس آئی جو تیار ہو کر کمرے میں بیٹی تھی دعا اس وقت ٹی پنک کام والے سوٹ میں ملبوس تھی جبکہ ابیہا نے پستے رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا دعا ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کو چھیر رہی تھی جو آیان نے اسے دی تھی اور ابیہا مسلسل مناہل کو فون ملارہی تھی

"آیا مناہل کا فون"

"نہیں میں بتا رہی ہوں ماما میں مناہل سے نہیں بولوں گی" ابیہا غصے سے بیڈ پر بیٹھی

"بیٹا وہ مصروف ہوگی آجائے گی اور ابھی تو وقت ہے نا چلو میری جان موڈ ٹھیک کر پوریشے اور باقی سب تو آگئے ہیں معیز مناہل کو لے کر ہی آئے گا" وہ دونوں کو پیار کر کے باہر چلی گئیں

وہ جلدی سے اپنے کیمین کی جانب بڑھ رہی تھی قدموں کے ساتھ ہاتھ بھی چل رہے تھے اس نے اپنا ماسک اور گلووز اتارے

"میم" نرس نے روکا

"جی"

"آپ سے ملنے کوئی آیا ہے"

"عائشہ میرے پاس بالکل بھی ٹائم نہیں ہے"

"میم وہ کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہیں"

"اچھا تم بھججو" کیبن میں آکر اس نے فوراً موبائل اٹھایا اور سکرین دیکھتے ہی اس نے گھبرا کر

موبائل ٹیبل پر رکھ دیا، یہاں دعا کی بے تحاشا کالز تھیں

"دونوں مجھے نہیں چھوڑیں گی پلیز اللہ مجھے بچالینا" وہ ہاتھ دھو کر سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی

دل بھاری سا ہو رہا تھا صبح بھی طبیعت کے باعث اس نے صرف دو گھونٹ جو س پیا تھا

مناہل نے کنپٹی دباتے سر صوفے کی پشت سے لگا دیا اور آنکھیں موند لیں تبھی لاک گھومنے کی

آواز پر وہ سیدھی ہوئی لیکن اندر آتے وجود کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں پھیلی وہ حیرت سے کھڑی

ہوئی سامنے ایسا تھی باریک ہیل کے اوپر کالا اور مہرون سوٹ ڈوپٹہ برائے نام ہی کندھے پر

جھول رہا تھا ہائی لائٹس کرائے بال کمر پر گر رہے تھے

"لانگ ٹائم مناہل" مکرو مسکراہٹ لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی

"تم یہاں کیا کر رہی ہو"

"اوہو اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا"

"یہاں کیوں آئی ہو"

"تمہیں حیرت ہو رہی ہے"

"ہاں.... مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ اتنا برا کر کے بھی تم میرے سامنے کھڑی ہو"

"میں نے برا نہیں کیا تھا میں نے صرف اپنا پیار حاصل کیا تھا جو تم مجھ سے چھین رہی تھی تم معیز اور میرے درمیان میں آئی تھی مناہل "وہ غصے سے چیخی اس کی برعکس مناہل ریلیکس تھی ہاں البتہ طبیعت بے چین ہو رہی تھی

"اپنے مقصد میں تو تم کامیاب ہو گئی تھی پھر چھوڑا کیوں معیز کو"

"نہیں ہوئی تھی کامیاب وہ کبھی میرا ہوا ہی نہیں میں اس کو جیسا سمجھتی تھی وہ ویسا تھا ہی نہیں اور میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہرگز نہیں رہ سکتی تھی جو الجھا ہوا ہو"

"تم نے اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی ایشا تم نے اسے سلجھانے کی کوشش ہی نہیں کی میں تو چلی گی تھی تمہیں اپنی زندگی خوبصورت بنانی چاہیے تھی اللہ نے تمہیں اتنی پیاری بیٹی سے نوازہ جس کو تم چھوڑ گی"

"کہی نہیں گی تھی تم۔۔۔۔ معیز کے دل میں تم تھی اس کی محبت صرف تمہارے لیے تھی

"مناہل مسکرائی جان لیوا مسکراہٹ۔۔۔۔۔"

"خیر میں تم سے صرف اتنا کہنے آئی ہوں تم نے معیز سے شادی کر کے بہت غلط کیا ہے"

"کیوں اب کیا کرو گی تم"

"یہ مت بھولو میں آج بھی معیز سے جڑی ہوئی ہوں" مناہل مسکرا کر پلٹی اور بیگ میں سامان ڈالنے لگی

"تم یہاں سے جا سکتی ہو"

"پریشہ میری بیٹی ہے مناہل اور میں تمہیں کبھی اسے حاصل نہیں کرنے دوں گی" مناہل غصہ
ضبط کرتی اس کی طرف مڑی

"کون سی بیٹی؟؟ معلوم بھی ہے کیسی دکھتی ہے۔۔۔ کیا عمر ہے؟؟... کوئی تعلق نہیں ہے
تمہارا پریشہ سے"

"تو تمہارا کیا تعلق ہے۔۔۔ تم سو تیلی ماں ہو اور میں سگی ماں تمہارے کہہ دینے سے تعلق
ٹوٹ نہیں جائے گا وہ آج بھی میری اور معیز کی بیٹی ہے ہماری پریشہ جس کا تم سے کوئی تعلق
نہیں ہے"

"کر سکتی ہو مجھ سے دور تو کر لو" ضبط سے لال ہوتی نظریں اس کی آنکھوں میں گاڑھی
"میری محبت معیز کو کبھی تمہاری نہیں سننے دے گی ایشا"

"ہا ہا مناہل تمہیں مجھے ہلکا نہیں لینا چاہیے معیز نے پہلے بھی میری ہی سنی تھی تب بھی تو محبت
تھی اب بھی وہ میری ہی سنے گا محبت کمزور ہوتی ہے جب تک کہ وہ مضبوط نہ ہو جائے" مناہل
نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"میرا اور معیز کا بونڈ پریشہ کی وجہ سے مضبوط ہے جبکہ تمہارا اور معیز کا بونڈ کچا ہے جو کہ مجھے
نہیں لگتا مضبوط ہو سکے گا (مناہل نے زور سے مٹھیاں بھینچی) اور ایک اور بات لکھ کر رکھ لو
میں نہیں معیز خود پریشہ کو میرے حوالے کرے گا اور پھر بہت جلد میں تمہیں ان دونوں کی
زندگی سے نکال باہر پھینک۔۔۔۔" اس سے پہلے وہ اپنا جملہ مکمل کرتی مگرے میں زوردار تھپڑ
کی آواز گونجی ایشا نے گال پر ہاتھ رکھا

"بہت کر لی تم نے بکواس۔۔۔۔۔ یہ تھپڑ مجھے بہت پہلے تمہیں مارنا چاہیے تھا چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

"تم نے بہت بری غلطی کی ہے مناہل"

"آئی سیڈ گو" اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا

"دفعہ ہو جاؤ" وہ چیخنی ایشاغصے سے تلملاتی باہر نکل گئی

"تمہیں اس بے عزتی کا جواب ضرور ملے گا"

مناہل نے سر پر ہاتھ رکھا جو چکرار ہاتھ آنکھوں کے آگے اندھیرا سا آنے لگا وہ ڈوپٹہ کر سی پر پھینکتی منہ پر ہاتھ رکھ کر ہاتھ روم کی جانب بھاگی اسے دو منٹ آرہی تھی دو منٹ بعد اس نے سر اٹھا کر شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا جو لال سرخ ہو رہا تھا پورا وجود پسینے سے بھیک چکا تھا اس نے چہرے پر پانی پھینکا معیز جو کب سے ہاسپٹل کے باہر کھڑا اسے فون کر رہا تھا اس کے کیبن کی طرف آگیا دروازہ کھولتے ہی نظر کر سی پر پڑے مناہل کے ڈوپٹے کی جانب گئی اس نے ہاتھ روم کے کھلے دروازے کی طرف دیکھا

"مناہل" معیز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونکی معیز فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ

فوراً باہر آکر ٹاول سے اپنا منہ صاف کرنے لگی لیکن آنکھیں بار بار بھیک رہی تھی

"مناہل تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟ کیا ہوا ہے" معیز نے اسے اپنی طرف موڑا

"نہیں میں ٹھیک ہوں"

"نہیں تم ٹھیک نہیں ہو اتنی ٹھنڈی کیوں ہو رہی ہو" معیز نے اس کا چہرہ تھاما مناہل نے پلکیں اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جن میں فکر تھی بس اتنا دیکھنا تھا وہ سسکنے لگی اور اپنا سر اس کے سینے سے ٹکا دیا اب وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی

"مناہل کیا ہوا ہے پلیز مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے" وہ اس کی کمر سہلانے لگا پانچ منٹ بعد جب اس کی سسکیوں میں کمی آئی تو معیز نے اسے پیچھے کر کے اس کا چہرہ تھاما

"تم مجھے پریشان کر رہی ہو مناہل بتاؤ کیا ہوا ہے"

"کچھ نہیں بس طبیعت خراب ہے"

"کیا ہوا ہے طبیعت کو بیٹھو ادھر" اسے صوفے پر بیٹھا کر وہ خود اس کے ہاتھ تھام کر قدموں میں بیٹھا

"دوائی لی ہے؟ میں نے صبح بھی بولا تھا آج نا جاؤ" وہ پریشان دیکھ رہا تھا

"گھر جا کر لوں گی اب ٹھیک ہوں"

"بلکل بھی ٹھیک نہیں ہو آنکھیں کتنی اتر گئیں ہیں"

"میں ٹھیک ہوں معیز سب انتظار کر رہے ہوں گے ہمیں چلنا چاہیے" معیز نے اسے کھڑا کر کے اس کے بال کان کے پیچھے کیے اور اس کا ہاتھ تھامے چل پڑا

جس وقت دونوں نے طاہر صاحب کے گھر قدم رکھا اس وقت گھڑی پانچ بج رہی تھی وہ سب سے مل کر نو شین بیگم کے پاس آئی جو غصے سے اسے گھور رہی تھی گھور تو صبا بیگم بھی رہی تھی

"اب آپ دونوں تو ناراض نہ ہوئیں ابھی ان دونوں کو بھی منانا ہے"

"وہ بہت زیادہ ناراض ہیں"

"میں منالوں گی"

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے" صبا بیگم نے اس کی پیشانی چھوئی

"میں ٹھیک ہوں ماما"

"پری" پریشہ بھاگ کر اس سے لپٹ گئی

"کیسی ہے میری جان تیار ہونے میں چاچی کو تنگ تو نہیں کیا تھا"

"نہیں میں آرام سے تیار ہوئی تھی" منال نے اس کے بال صحیح کیے

"گڈ گرل"

"اچھا ماما میں دعا اور ابہا سے مل کر آتی ہوں" وہ اوپر کی جانب بڑھ گئی آہستہ سے دروازہ کھولا

دعا اور ابہا دونوں کی نظریں اٹھی

"اسلام علیکم" اندر آتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا

"ایک قدم بھی آگے مت آنا چلی جاؤ واپس" ابہا غصے سے بولی جبکہ دعا نے مکمل طور پر اسے

نظر انداز کیا

"میری بات تو سن لو سوری آئی نو میری غلطی ہے"

"ہمیں کچھ نہیں سننا مناہل پلینز جاؤ یہاں سے" ابہانے رخ موڑ لیا

"پلینز ایسے منہ ناموڑو میں مانتی ہوں میری غلطی ہے لیکن سر جری آج ہی کرنی ضروری تھی دعا پلینز تم تو سمجھو" پہلے ہی مناہل اداس تھی بات کرتے اس کی آواز بھیگ گئی ابہا اور دعا اس کی بھیگی آواز سن کر پلٹی وہ نم آنکھیں لیے انہیں دیکھ رہی تھی دعا آگے بڑھی

"تمہاری طبیعت خراب ہے"

"نہیں میں ٹھیک ہوں" دعا نے اس کی نبض دیکھنی چاہی لیکن مناہل نے فوراً ہاتھ پیچھے کر لیا "سوری پلینز مجھے معاف کر دو شادی پر میں تم دونوں کے ساتھ ہی رہوں گی پکا وعدہ" ابہانے دعا کو دیکھا پھر دونوں مسکرا دی

"یہ لاسٹ ٹائم ہے"

"پکا لاسٹ ٹائم" مناہل معصومیت سے بولی اور آگے بڑھ کر دونوں کو گلے لگایا

"ماشاء اللہ تم دونوں بہت پیاری لگ رہی ہو"

"تم نے جو ڈریس لیا تھا وہ کیوں نہیں پہنا" دعا نے پوچھا وہ تینوں ایک ساتھ شاپنگ پر گئی تھیں

"اتنی تھک گئی ہوں ساری سنبھالنے کی بلکل ہمت نہیں تھی"

"چلو بیٹا مولوی صاحب آگئے ہیں" نوشین بیگم نے آکر اطلاع دی

"او کے خالہ" مناہل نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا دونوں نے گھونگھٹ لے لیا کچھ دیر بعد طاہر صاحب مولوی صاحب کے ساتھ کمرے میں آئے دستخط کے بعد دعا اور ایہا طاہر صاحب کے سینے سے لگ کر سسک پڑی مناہل کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں معیز مناہل کے پاس آنے ہی لگا تھا "پارٹرنوٹیسرز" شہریار نے ساتھ رکھے ٹشو کے ڈبے سے ٹشوز نکال کر مناہل کی گال صاف کی مناہل نے اس کے ہاتھ سے ٹشو لے لیا معیز نے اپنے قدم پیچھے ہی روک دیے

"اب علی اور آیان کی اللہ ہی خیر کرے"

"کیوں"

"اب چڑیلیں ہی لگ رہی ہوں گی" شہریار نے دعا اور ایہا کی طرف اشارہ کیا مناہل نے اس کے کندھے پر تھپڑ لگایا

"شرم کرو آنے دو تمہاری بیگم کو اسی سے سیدھا کرواؤں گی تمہیں"

"آئی ہوئی ہے بہت معصوم ہے وہ" شہریار کی بات پر مناہل نے حیرت سے اسے دیکھا اس کا شک صحیح تھا شہریار باہر جانے لگا

"ٹھہر وزیرا بات سنو"

"پارٹرنوٹیسرز" مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے باقی فرصت میں بتاؤں گا" وہ باقی سب کے ساتھ باہر نکل گیا

"میںا ممانی کو بتاتی ہوں" اس نے نظریں اٹھائیں معیز اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ مسکرائی تو معیز بھی مسکرا کر اسے دیکھتا باہر چلا گیا

نکاح ہوتے ہی لڑکیوں کے ساتھ دعا اور ایسا کو سٹیج پر لایا گیا علی نے آگے بڑھ کر ایسا کا ہاتھ
تھامہ جبکہ آیان کے قدم تو دعا کو دیکھتے ہی تھم گئے اس کی جھکی لرزتی پلکیں اس کی دل کی
دھڑکن بڑھا گئیں۔۔۔ آیان کا دل خدا کا شکر ادا کرتے نہیں تھک رہا تھا
"بھیا جائیں اپنی دعا کا ہاتھ تھام لیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کی ہوگی ہیں" ایمان نے آہستہ
سے آیان کو کہا جس کی آنکھیں نم تھی محبت پالینے کی خوشی اس کی آنکھوں میں نظر آرہی تھی
منابہل کے ساتھ کھڑی دعا نے نظریں اٹھائیں آیان نے اپنا ہاتھ آگے کیا جس پر آہستہ سے دعا
نے اپنا ہاتھ رکھ دیا آیان نے آنکھیں بند کی جیسے بہت سے آنسو اندر اتارے ہوں ان دونوں
کپلز پر چاروں طرف سے پھولوں کی برسات ہونے لگی ہر طرف خوشی کا سماں سا بن گیا

کمرے میں نائٹ بلب کی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی فجر ہونے میں دس پندرہ منٹ رہتے تھے
آسمان پر بادلوں کا بسیرا تھا
"منابہل" وہ جھٹکے سے اٹھائے سی کی ٹھنڈک کے باوجود اس کا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا
منابہل سائڈ لیمپ اون کر کے اس کی طرف مڑی
"کیا ہوا معیز"

"منابہل تم کہیں نہیں جاؤ گی" معیز نے بے قراری سے اس کے ہاتھ تھامے
"میں کہیں نہیں جا رہی ریلیکس کوئی برا خواب دیکھا ہے؟"

"بہت برا" وہ مناہل کے گلے لگ گیا

"ریلیکس معیز میں یہی ہوں" وہ پیچھے ہوا

"وعدہ کرو مناہل تم مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گی تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی"

"میں وعدہ کرتی ہوں میں کبھی تمہیں نہیں چھوڑوں گی کبھی بھی نہیں" معیز اس کی آنکھوں

میں دیکھنے لگا جب سے ایشا واپس آئی تھی وہ ڈسٹرب تھا مناہل نے پانی اس کی طرف بڑھایا جس

کے چند گھونٹ لے کر ہی وہ اٹھ گیا فضا میں مؤذن کی آواز گونج رہی تھی مناہل نے ہاتھ روم

کے بند دروازے کو دیکھا پھر اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھ کر کلپ لگا یا معیز تیار

ہو کر مسجد چلا گیا تو وہ بھی نماز کے لیے اٹھ گی

نماز پڑھ کر وہ کھڑکی کے پاس

آکر آسمان کو دیکھنے لگی پرندوں کے چچھانے کی آواز بھلی محسوس ہو رہی تھی

"مناہل بیٹا گھبراتے تھوڑی ہیں حالات کا ڈٹ کر سامنا کرتے ہیں آپ کو معلوم ہے مجھے جب

بھی کوئی پریشانی ہوتی ہے میں بس اللہ سے مدد مانگتا ہوں آپ بھی یہی کہا کرو

حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

"میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کار ساز ہے۔ وہی ہمارا بہترین مالک اور بہترین

مددگار ہے"

"ٹھیک ہے میرا بیٹا اب ڈرنا نہیں ہے میرا بہادر بچہ" وہ احمد صاحب کی باتوں کو سوچ رہی تھی

جب معیز نے اس کے گرد بازو پھیلا کر چہرہ اس کے کندھے پر رکھا وہ چونکی

"کیا سوچا جا رہا ہے"

"کچھ نہیں چائے لاؤ؟"

"نہیں یہی کھڑی رہو" وہ مسکرائی اور اس کے سر سے اپنا سر جوڑ کر آنکھیں موند لیں

عشق کی گہرائیوں میں خوبصورت کیا ہے،

میں ہوں تم ہو اور کچھ کی ضرورت کیا ہے

"ایمان" وہ لاک کھول کر اندر آیا گھر میں خاموشی کا راج تھا عموماً ایمان اس وقت ٹی وی دیکھ

رہی ہوتی تھی

"ایمان سو گئی ہو کیا بھی تو صرف سات بجے ہیں" وہ کوٹ اتار کر سلیوز فولڈ کرتا اس کے کمرے

کی جانب بڑھا کمرے کا دروازہ بند تھا اس نے دستک دی

"ایمان"

"آ رہی ہوں بھائی آپ فریش ہو جائیں پھر کھانا کھاتے ہیں" وہ ڈانگ ٹیبل پر آیا جو مختلف

لوازمات سے سجا ہوا تھا آیان کی آنکھیں پھیلی اس نے ایک ڈش کا ڈھکن اٹھایا بریانی دیکھتے ہی

اس کی آنکھیں چمکی بریانی اس کو بہت پسند تھی

"ایمان اتنی اچھی کب سے ہو گی" وہ جلدی سے اپنے کمرے میں گیا جب ان دونوں کو یقین

ہو گیا کہ آیان کمرے میں جا چکا ہے تو وہ دونوں باہر آئیں

"ایمان تم کیک ٹیبل پر رکھو میں کمرے میں جاتی ہوں" صبح آیان کے جاتے ہی دعا آیان کے گھر آگئی تھی اور اس نے ایمان کے ساتھ مل کر آیان کی پسندیدہ چیزیں بنائی۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے کیک بنایا کیونکہ آج آیان کی سالگرہ تھی جو کہ ہمیشہ کی طرح وہ بھولا بیٹھا تھا وہ فریش ہو کر واش روم سے نکل کر ڈریسنگ کے سامنے آیا بال بنا کر وہ بیڈ سے اپنا موبائل اٹھانے لگا جب دو ہاتھوں نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے وہ رک گیا دعا اس کے کان کی طرف جھکی

"ہیپی برتھ ڈے ٹویو۔۔۔۔ ہیپی برتھ ڈے ٹویو۔۔۔۔ ہیپی برتھ ڈے مائے ڈیر ہسبنڈ، ہیپی برتھ ڈے ٹویو" اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہٹائے آیان بے یقینی سے پلٹا

"دعا"

"کیسے ہو میرے ہیرو"

"آپ کب آئی"

"میں تو صبح سے یہی ہوں"

"صبح سے"

"ہاں۔۔۔ اچھا یہ باتیں چھوڑو جلدی سے آ جاؤ کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا" وہ مڑنے لگی جب آیان نے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا پھر اس کا ہاتھ پکڑے ہی باہر کی جانب چل پڑا کیک کاٹتے ہی اس نے دعا اور ایمان کو کھلایا پھر کھانے کے بعد وہ تینوں لاؤنج میں آگئے

"بھائی کیسا لگا بھابھی کا سر پر ائرز"

"بہت اچھا تھینک یو سوچ" اس نے محبت بھری نظروں سے دعا کو دیکھا کچھ دیر بیٹھنے کے بعد دعا جانے کے لیے اٹھ گی

"میں چھوڑ دیتا ہوں"

"نہیں میں نے ڈرائیور کو کال کر دی ہے"

"تو دوبارہ کال کر کے منع کر دیں میں چھوڑ دیتا ہوں" وہ کمرے سے گاڑی کی چابی لینے چلا گیا اس کے آتے ہی دعا ایمان سے ملی

"تھینک یو سوچ بھابھی اب بس جلدی سے ادھر آجائیں" دعا مسکرا کر باہر نکل گی

گھر کے باہر گاڑی روکتے ہی آیان نے اس کا ہاتھ تھاما

"تھینک یو سوچ میری برتھ ڈے اتنی سپیشل بنانے کے لیے" دعا نے مسکرا کر اسے دیکھا

"آئی لو یو دعا" دعا آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گئی

"آئی نو۔۔۔ اگر اظہار نہیں بھی کرو گے تب بھی میں جانتی ہوں کہ میرا آیان مجھ سے کتنی

محبت کرتا ہے اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ" وہ گاڑی سے نکل کر کب کی جاچکی تھی لیکن آیان کچھ

دیر پہلے کہے گئے دعا کے الفاظ میں کھویا ہوا تھا "میرا آیان" لب مسکرا اٹھے "میری دعا"

"جی تو جناب جلدی سے بتائیں کون سی آفت آرہی تھی جو مجھے جلدی میں بلایا ہے" وہ اپنا کلچ

ٹیبیل پر رکھ کر اس کی سامنے والی کرسی پر بیٹھی ریسیٹورنٹ اس وقت لوگو سے بھرا ہوا تھا

"یاد ہے میں نے کہا تھا سب سے پہلے تمہیں بتاؤں گا"

"اب مجھے نہیں بھی بتاؤ گے تب بھی مجھے پتا ہے" مناہل کی بات پر اس نے منہ بسورا
 "چپ کرو سسپنس تو پھیلانے دو"
 "شہریار سدھر جاؤ حالانکہ میں جانتی ہوں پھر بھی بتاؤ کون ہے وہ لڑکی" شہریار مسکرایا
 "ایمان آیان کی بہن"
 "کیا" مناہل کے چہرے پر حیرت دیکھ کر شہریار کی مسکراہٹ غائب ہوئی
 "ہاں کیوں کیا ہوا"
 "شہریار میں تمہیں کیسے بتاؤں" مناہل نے سنجیدگی سے اسے دیکھا
 "کیا بات ہے بتاؤ"
 "وہ تو انگیجڈ ہے"
 "کیا"
 "ہاں۔۔۔۔۔ آیان نے مجھے بتایا تھا وہ اپنے فیانسے سے بہت محبت کرتی ہے"
 "میں بھی تو اس سے محبت کرتا ہوں" وہ منہ میں ہی بولا ساری خوشی جو کچھ دیر پہلے اس کے
 چہرے پر تھی اب غائب ہو چکی تھی اب وہاں صرف اداسی تھی مناہل نے ہنسی دبائی
 "اب تم کیا کرو گے"
 "کرنا کیا ہے اپنی محبت کی خوشی میں خوش ہو جاؤ گا" شہریار کی بات سنتے ہی مناہل کی ہنسی
 چھوٹ گئی

"مجنوں" مناہل ہنستے ہوئے بولی شہریار کو جو نہی ساری بات سمجھ آئی اس نے ٹیبل پر رکھے

سارے ٹشو مناہل کے اوپر پھینکے

"کتنی بد تمیز ہو تم"

"اففف شہریار تمہاری شکل دیکھنے لائق تھی۔۔۔ ہا ہا ہا ہا"

"اب میں تمہیں کوئی بات نہیں بتاؤں گا جا رہا ہوں میں" وہ اٹھنے لگا جب مناہل نے فوراً اس کا

ہاتھ پکڑ لیا

"اچھا سوری بیٹھو" وہ رک گیا

"بہت اچھی ہے ایمان میں آیاں سے بات کروں گی تم بھی ماموں اور ممانی سے بات کرو"

"تمہاری طرف سے اوکے ہے نا"

"ہاں میری طرف سے تو اوکے ہی اوکے ہے اتنی پیاری لڑکی کو بھلا کون اوکے نہیں کر سکتا"

شام میں جس وقت وہ گھر آئی پریشے لاؤنج میں قالین پر بیٹھی کلرنگ بک پر کلرز کر رہی تھی

"اسلام علیکم" مناہل نے جھک کر اسے پیار کیا

"وعلیکم اسلام"

"کیسا گزرا میری جان کا دن"

"بہت اچھا" ملازمہ نے اس کے سامنے پانی کا گلاس کیا تو اس نے شکر یہ کہتے گلاس پکڑ لیا

"آنٹی کہاں ہیں اور سبجل"

"سجلی بی بی کی طبیعت خراب ہے تو بیگم صاحبہ انہی کے پاس ہیں"

"کیا ہوا سجد کو" وہ گلاس اسے پکڑتی سجد کے کمرے کی جانب بڑھی

"اسلام علیکم کیا ہوا سجد" سلمہ بیگم بیڈ پر سجد کے پاس ہی بیٹھی تھی

"کچھ نہیں بھا بھی بس سر میں درد ہے"

"اوہ تو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کھانا کھایا ہے" وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کا پی پی چیک کرنے لگی

"نہیں صبح کا بس دو گھونٹ جو سہیا ہوا ہے دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا" سلمہ بیگم نے بتایا تو

اس نے سجد کو گھورا

"ان دنوں تو تمہیں بلکل بھی لاپرواہی نہیں کرنی چاہیے"

"میرا بلکل دل نہیں ہے بھا بھی"

"یہ دوائی میں یہاں رکھ رہی ہوں اور جو س کے ساتھ تم نے ابھی کھانی ہے"

"بھا بھی"

"میں کچھ نہیں سنوں گی سچ سچ بتاؤ سنی کی یاد تو نہیں آرہی" مناہل نے اسے تنگ کرنا چاہا

"بھا بھیبی"

"کوئی مجھے یاد کر رہا ہے" سنان کی چہکتی آواز پر سب نے دروازے کی طرف دیکھا

"شیطان کا نام لیا شیطان حاضر"

"شکر یہ بیگم" وہ سجد کو گورتا ہوا اندر آیا

"جلدی کیسے آگئے"

"میں نے فون کیا تھا" سلمہ بیگم نے بتایا تو مناہل مسکرا کر کھڑی ہو گئی

"اب تم ہی سنبھالو اپنی بیگم کو میں نے دوائی نکال دی ہے جو سبھی جواتی ہوں"

"اوکے بھابھی آپ کے مسٹر سرو بھی آچکے ہیں"

"موڈ خراب ہے کیا؟"

"ایسا ویسا میٹنگ میں ایسے چھکے لگائیں ہیں مزا آگیا" ملازمہ کو جو س کا کہہ کر مناہل کمرے کی جانب بڑھ گئی

"جی تو کیا ہوا ہے میری بیگم کو" دوائی کھلانے کے بعد سنان سبیل کے ساتھ بیٹھا

"کچھ نہیں ہوا" سبیل نے آنکھیں موند لی سنان آہستہ سے اس کا سر دبانے لگا تو اس نے آہستہ

سے آنکھیں واکی "تم تھکے ہوئے آئے ہو رہنے دو جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ"

"میں کون سا ہل چلا کر آیا ہوں چپ کر کے سو جاؤ" سبیل نے مسکرا کر آنکھیں بند کر دیں

"سنان بتا رہا ہے آج میرے ہیرو کا موڈ آف ہے" وہ جب کمرے میں آئی تو معیز بیڈ پر آنکھوں

کے اوپر بازو رکھے لیٹا تھا اس نے اس کا بازو ہٹایا

"نہیں تو" اس نے دوبارہ بازو رکھ دیا اس سے پہلے مناہل دوبارہ پوچھتی دروازے پر دستک ہوئی

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا

"بی بی جی یہ صبح آیا تھا" ملازمہ نے لیٹر اس کو پکڑایا

"شکریہ" مناہل پلٹ کر واپس آئی اسکے ہاتھ میں لفافہ دیکھ کر معیز کے دماغ میں جھماکا ہوا وہ
 ابھی پڑھ ہی رہی تھی جب معیز نے اس کے ہاتھ سے لفافہ لے لیا
 "ارے پڑھنے تو دیتے"
 "یہ میرے لیے ہے"
 "ہاں تو میں"
 "پلیز ایک کپ چائے بنا دو بہت دل کر رہا ہے"
 "اچھا بناتی ہوں لاؤنج میں ہی آجانا سب ایک ساتھ بیٹھ کر پیتے ہیں"
 "فریش ہو کر آتا ہوں" مناہل کے جاتے ہی اس نے لفافہ کھولا وہ کوٹ کا آرڈر تھا معیز نے غصے
 سے کاغذ کے ٹکڑے کر دیے اور فون اٹھا کر ایشا کا نمبر ملایا
 "ہیلو"
 "یہ کیا گھٹیا حرکت ہے ایشا میں تمہیں آخری دفعہ منع کر رہا ہوں دور رہو ہم سے"
 "دور ہی ہوں بس مجھے میری بیٹی چاہیے"
 "بند کرو اپنی بکواس نہیں ہے وہ تمہاری بیٹی اچھے سے یہ بات اپنے ذہن میں بٹھالو" اس نے
 فون بند کر کے بیڈ پر پھینکا اور خود کوریلکس کرنے لگا

"مناہل" معیز نے دوسری بار دستک دی

"میں تیار کر دوں گا تم آرام کرو اور کوئی ضرورت نہیں ہے آج ہاسپٹل جانے کی میں ماما کو بھی کہہ کر جاؤں گا تمہیں باہر نکلنے دیں" مناہل مسکرائی وہ اٹھنے لگا تو اس نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا معیز نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"تم نے مجھے بتایا نہیں اتنے دنوں سے کیوں پریشان ہو"

"نہیں ہوں پریشان بس تم اپنا خیال رکھو" وہ اس کا ہاتھ تھپک کر اٹھ گیا مناہل نے آہستہ سے

اپنا موبائل اٹھا کر دعا کا نمبر ملایا

"اسلام علیکم کیا حال ہے؟"

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک تم بتاؤ"

"میں بھی ٹھیک ہوں دعا آج ہاسپٹل جاؤ گی"

"نہیں آج پھپھو آرہی ہیں تو ماما نے روک لیا ہے آمنہ اور علی ڈیوٹی پر ہیں تم بتاؤ کیا ہوا"

"کچھ ٹیسٹ کروائے تھے ان کی رپورٹس شام تک ملنی تھی میں آج نہیں جا پاؤ گی"

"اوہ چلو اگر میں جاسکی تو لیب سے لے لوں گی"

"نہیں رہنے دو میں کل خود لے لوں گی" چند باتوں کے بعد اس نے فون بند کر دیا اور کروٹ

لے کر آنکھیں بند کر لیں کمزوری پورے جسم پر چھائی ہوئی تھی

عصر کی نماز پڑھ کر دونوں آفس میں آکر آمنے سامنے بیٹھے آیان نے معیز کے کہنے پر آفس جو اُن کر لیا تھا اور اب سنان آیان اور معیز مل کر احمد صاحب کا بزنس سنبھال رہے تھے وہ باتیں کر رہے تھے جب ہی ٹیلی فون بج اٹھا

"یس" معیز نے ریسیور کان سے لگایا چہرے پر سنجیدگی چھاگی

"بھیجے اندر" اس نے زور سے ریسیور پٹچا

"کیا ہوا کون آیا ہے" آیان نے استفسار کیا

"ایشا"

"واٹ!!! جان کیوں نہیں چھوڑ رہی خیر تم پریشان مت ہو چاہے جس مرضی کورٹ میں

چلی جائے پریشے کو نہیں لے سکتی"

"پریشے تو کسی حال میں ایشا کو نہیں ملے گی مجھے بس مناہل کی فکر ہے ایشا کسی بھی حد تک جاسکتی

ہے"

"کچھ نہیں ہوگا" دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں نے سر اٹھایا بلیک جینز پر گٹھنے تک آتا کرتا پہنے وہ

چہرے پر مسکراہٹ لیے اندر آئی

"شکر ہے آج تم نے مجھے بلا لیا ورنہ میں تو سمجھ رہی تھی ہماری ملاقات کورٹ میں ہی ہوگی اوہ

آیان کیسے ہو" آیان نے رخ موڑ لیا

"مسئلہ کیا ہے ایشا کیوں بار بار آفس آرہی ہو ایک دفعہ بات سمجھ نہیں آتی" وہ کھڑا ہوا

"میں تمہیں بتا چکی ہوں بات۔۔۔ مجھے پریشے"

"مناہل بھی ایک لڑکی ہے معیز اور جہاں اس کو اپنے بچے عزیز ہوں گے وہاں پریشے تو نہیں ہوگی اور ہاں ایک چیز دکھانی تھی" اس نے اپنے پرس سے موبائل نکالا اور گیلری کھول کر موبائل معیز کو دیا

"یہ دیکھو تمہاری مناہل" معیز تصویریں دیکھنے لگا ایک کے بعد دوسری تصویر۔۔۔۔۔ وہ شہریار کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی آگے کرتے اس کا ہاتھ رکا مناہل نے شہریار کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ایشا نے اپنا موبائل واپس لے لیا

"آخری دفعہ کہہ رہی ہوں میں اپنی بیٹی اس کے پاس نہیں چھوڑ سکتی"

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے میں تمہیں جان سے مار دوں گا ایشا چلی جاؤ یہاں سے" کہتے ہی اس نے ایشا کا بازو پکڑا اور اسے کمرے سے باہر نکالا

"شکل مت دیکھنا مجھے اب" وہ پاؤں پٹختی چلی گی آیان معیز کے پاس آیا

"معیز تو اس کی مت سن اس کا تو کام ہی شروع سے آگ لگانا ہے" معیز کوئی بھی جواب دیے بغیر گاڑی کی چابی اٹھا کر آفس سے باہر نکل گیا

وہ ابھی ہاتھ لے کر نکلی تھی اور اب آئینے کے سامنے کھڑی بالوں میں برش پھیر کر انہیں سیٹ کر رہی تھی صبح کی نسبت طبیعت اب کافی بہتر تھی آخری نظر خود پر ڈال کر وہ لاؤنج میں آگئی جہاں پریشے سلمہ بیگم اور سبیل کے ساتھ بیٹھی ٹی وی پر کارٹون دیکھ رہی تھی

"چلو پری ہوم ورک ٹائم" اس نے ٹی وی بند کیا

"کیسی طبیعت ہے بچے" سلمہ بیگم نے اسے پاس بلا کر پیار کیا
"ٹھیک ہوں"

"چلو شکر اللہ کا" پری بھاگ کر اپنا بیگ لے آئی

"سجّل اس کی ڈائری دیکھنا میں چائے بنا کر آتی ہوں"

"انکل کب تک آئیں گے" اس نے کچن میں جاتے گردن موڑ کر پوچھا

"آج وہ دیر سے آئیں گے" پندرہ منٹ بعد مناہل تین کپ گرما گرم چائے اور پریشے کے لیے

شیک لے کر لاؤنج میں آئی ٹرے میز پر رکھ کر وہ سجّل کے ساتھ بیٹھ کر پریشے کا کام دیکھنے لگی

"پری ہوم ورک نیٹ (neat) کریں"

"اوکے" پری نے سر ہلا کر دوبارہ نظریں کام کی جانب موڑ لی پھر کچھ یاد آنے پر سر اٹھایا تبھی

باہر ہارن کی آواز آئی

"معیز آگئے"

"سنان نے تو کہا تھا آج کوئی میٹنگ ہے اس لیے وہ لیٹ آئیں گے"

"ماما مجھے کچھ بتانا ہے آپ کو"

"جی" مناہل نے پریشے کو دیکھا

"آج سکول میں چھٹی ٹائم ایک آنٹی مجھ سے ملنے آئی تھی مجھے آئس کریم کھلائی اور باتیں بھی

کی" مناہل نے پریشے کا ہاتھ پکڑ کر اس اپنے سامنے کھڑا کیا باقی سب بھی پریشے کی جانب متوجہ

ہو گئے

"کون آنٹی تھی"

"وہ کہہ رہی تھی وہ میری ماما ہیں اور یہ بھی کہا تھا آپ اچھی نہیں ہو وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گی" مناہل کو حیرت کا جھٹکا لگا سلمہ بیگم اور سبیل نے مناہل کو دیکھا

"آپ ان سے کیوں ملی پری ایسے کسی بھی باہر والے سے نہیں ملتے" مناہل نے غصے سے اسے بولا اور خود کھڑی ہو گئی

"ایسے کیسے کوئی بھی سکول جا کر مل سکتا ہے" وہ موبائل پر پریشہ کی پرنسپل کا نمبر ملانے لگی

"پریشہ آپ کو منع کیا ہے نا کسی باہر والے سے بات نہیں کرنی پھر آپ نے کیوں اس سے بات کی اور آئس کریم کھائی تھی؟" مناہل غصے سے اسے گھور رہی تھی پریشہ نے ڈرتے ڈرتے سر اثبات میں ہلایا

"پری ابھی آپ کا گلا ٹھیک ہوا ہے میں نے منع کیا تھا آئس کریم نہیں کھانی آخری دفعہ آپ کو کہہ رہی ہوں آئندہ کسی بھی باہر والے لوگوں سے نہیں ملنا نہ ہی ان سے کوئی چیز لینا ہے انڈر سٹینڈ" معیز جو کہ اندر اپنے کمرے میں جا رہا تھا مناہل کی اونچی آواز سن کر لاؤنج میں آگیا مناہل کی بات پر پریشہ نے ہلکا سا سر ہلایا

"now go to your room"

پریشہ فوراً اپنے کمرے میں بھاگ گئی اور مناہل سر تھام کر صوفے پر ڈھے گئی

"بھابھی ریلکیس" سبیل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"یہ تم پریشے سے کیسے بات کر رہی تھی مناہل" مناہل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر آہستہ سے کھڑی ہوئی معیز کے انداز نے اسے چونکا دیا تھا

"معیز میں پری کو سمجھا رہی تھی۔"

معیز کا دماغ تو کبھی اور ہی تھا کانوں میں ایشا کی آواز گونج رہی تھی
"مناہل پری کو ڈانٹے گی۔"

مناہل پری کی ماں نہیں ہے وہ سو تیلی ماں ہے۔۔۔۔ اس سب میں دکھ ہماری بیٹی کو ہوگا)

"مناہل تم پری کو سمجھا نہیں رہی تھی تم اسے ڈانٹ رہی تھی۔"

"معیز جہاں وہ غلط ہوگی وہاں اسے ڈانٹنے کا حق رکھتی ہوں میں۔"

"کیا غلطی کی ہے اس نے۔" معیز کا لہجہ اسے تکلیف دے رہا تھا

"اسکول میں کسی بھی اسٹریجنجر سے بات کرنے کو منع کیا ہے میں نے لیکن۔۔۔۔"

"منع کیا ہے تو اسکول انتظامیہ کو جا کر کہو یہ ان کی ذمہ داری ہے میری بیٹی کو نہیں ڈانٹ سکتی تم

۔" میری بیٹی پر مناہل نے اسے دیکھا کیا پریشے اس کی بیٹی نہیں تھی

"معیز بچوں کو پیار کے ساتھ تھوڑا غصہ بھی کرنا چاہئے۔"

"جانتا ہوں لیکن جب بچہ غلطی کرے تب۔"

"لیکن معیز۔۔۔۔"

آج تک میں نے اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کی تم نے دیکھا وہ کیسے سہم گئی تھی۔"

"ہاں مانتی ہوں میں زیادہ روڈ ہوگی تھی میں اسے منالوں گی۔"

"نہیں میں منالوں گا اسے۔"

"معیز میں اس کی ماں۔۔" معیز اس کی بات سنے بغیر کمرے سے چلا گیا مناہل دکھ اور صدمے کی کیفیت میں صوفے پر بیٹھی سلمہ بیگم اور سبیل خاموش تھیں بات کیا تھی اور کیا ہو گئی تھی۔
 "کیا میں اسکی ماں نہیں ہوں میرا پیار میری ماما کچھ بھی نظر نہیں آیا آج میرا ڈانٹنا نظر آ گیا۔"
 "آواز بھیک گی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گی"
 "بھابھی" سبیل نے اسے گلے لگایا

"وہ غصے میں تھے اس لیے بول دیا آپ پریشان ناہوئیں"

"میں جانتی ہوں میں نے زیادہ ڈانٹ دیا لیکن میں ڈر گی تھی ایشا نے مجھے دھمکی دی ہے کہ وہ معیز اور پریشے کو مجھ سے چھین لے گی میں ڈر گی تھی" سلمہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگایا
 "کوئی تم سے کچھ نہیں چھینے گا" وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی معیز کے لہجے اور انداز نے اسے بہت تکلیف دی تھی اس نے کچھ سوچتے ہوئے بیگ اٹھایا اور اس میں اپنے کچھ کپڑے ڈالے
 ڈوپٹہ صحیح کر کے وہ باہر نکلنے ہی لگی تھی جب معیز کمرے میں آیا پہلے مناہل کو دیکھا پھر اس کے ہاتھ میں موجود بیگ کو اس نے جھٹکے سے نظریں اٹھا کر مناہل کو دیکھا جس کی لال آنکھیں یہ پتا دے رہی تھیں کہ وہ روتی رہی ہے اس نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا وہ اس سے معافی ہی مانگنے آ رہا تھا

"مناہل تم کہاں جا رہی ہو"

"ماما کافی دنوں سے رہنے کے لیے بلارہی ہیں انہی کے پاس جارہی ہوں" وہ باہر جانے لگی جب

معیز نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"پلیز معیز میرا ہاتھ چھوڑو"

"تم ناراض ہو کر جارہی ہونا میں جانتا ہوں میں غصے میں زیادہ بول گیا" مناہل نے جھٹکے سے سر

اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا

"زیادہ بولنے کی بات نہیں ہے بات غلط بولنے کی ہے میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی

میرا ہاتھ چھوڑو کچھ دن ماما کے پاس رہ کر آ جاؤ گی لیکن ابھی میں نہیں رک سکتی"

"مناہل میں وہ سب نہیں بولنا چاہتا تھا"

"معیز پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دو" وہ التجا کرتے ہوئے بولی معیز نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا وہ فوراً سے

باہر نکل گئی معیز پلٹا نظریں اس کے قدموں کی جانب ہی ٹھہر گئی جو اس سے دور جا رہے تھے

آج بھی پائل ویسے ہی چمک رہی تھی منظر دھندلا ہونے لگا اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں

آنکھوں کے پردے کچھ لمحے کے لیے صاف ہوئے وہ جاچکی تھی

رخصت یار کا منظر بھی، کیا منظر تھا

ہم نے خود سے ہی خود کو بچھڑتے دیکھا

"بتا دیتی آنے سے پہلے میں تمہاری پسند کا کھانا بنا لیتی" صبا بیگم اسے دیکھتے ہوئے بولی مناہل

نے بجھی بجھی سے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا دعا اور ابیہا بھی کمرے میں ہی بیٹھی تھیں

"بتا کر آتی تو آپ کے چہرے کے ایکسپریشنس کیسے دیکھتی جو کچھ دیر پہلے میں نے اپنے دل میں قید کیے ہیں" اس نے ان کے کندھے پر سر رکھ دیا

"پریشے کو بھی لے آتی"

"اکیلی یہاں بور ہو جاتی اور دوسرا میرے بغیر تو رہ سکتی ہے معجز کے بغیر نہیں رہ سکتی" دل میں ٹیس سی اٹھی لیکن چہرے پر مسکراہٹ ہنوز قائم تھی

"اچھا آپ اب سو جائیں صبح باتیں کریں گے" وہ ان کو پیار کر کے اٹھ گی دعا اور ابہا اس سے پہلے مناہل کے پیچھے باہر نکلتیں صبا بیگم نے انہیں روک لیا

"مجھے تو کبھی نہیں بتائے گی تم دونوں پوچھو کیا بات ہوئی ہے" دعا اور ابہا چونکی

"کیا مطلب خالہ" وہ مسکرائی

"دھوپ میں یہ بال سفید نہیں کیے اللہ نے ایک ہی بیٹی دی ہے جس کی آنکھوں سے، ہر انداز سے سب جان جاتی ہوں پوچھو جا کر کیا بات ہوئی ہے" وہ لیٹ گی تو دعا آہستہ سے نائٹ بلب جلا کر باہر آگئی

ابہا کچھ دیر بعد چائے لے کر کمرے میں آئی تو مناہل عشاء کی نماز پڑھ رہی تھی وہ ٹرے میز پر رکھ کر دعا کو بلانے چلی آئی جو فون پر بات کر رہی تھی چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی

"آیاں بھائی" ابہا نے آہستہ سے پوچھا تو اس نے سر ہلایا

"چائے بنائی ہے مناہل کے کمرے میں آ جاؤ"

"او کے آیان صبح بات ہوگی میں مناہل سے پوچھتی ہوں اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ" دوسری طرف معلوم نہیں کیا بولا گیا تھا دعا نے مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا اور اٹھ کر مناہل کے پاس آگئی

"اور سناؤ سب کیسے تھے"

"ٹھیک" وہ بیڈ پر ان دونوں کے پاس آ کر بیٹھی

"شادی کے بعد تم پہلی بار گھر رکنے آئی ہو کل شاپنگ پر چلیں"

"نہیں شاپنگ کا موڈ نہیں ہے گھر ہی رہوں گی ماما کے ساتھ" وہ ہاتھ میں تھامے کپ کو دیکھتے

ہوئے بولی

"مناہل"

"ہوں" اس نے سر اٹھایا

"کیا بات ہوئی ہے" دعا اور ابیہا اس کے قریب ہو کر بیٹھی

"کچھ بھی نہیں ہوا"

"تم ہم سے کچھ نہیں چھپا سکتی اس لیے بغیر چوں چراں کے جلدی سے بتاؤ کیا ہوا ہے اور سب

کچھ بتانا ہے جو اپنے اس چھوٹوں سے دل میں چھپایا ہوا ہے" ابیہا کی بات پر وہ ہنسی ان دونوں

سے کہاں وہ کچھ چھپا سکتی تھی وہ ایشا کی ملاقات سے لے کر آج معیز کی باتوں تک سب ان کو

بتاتی چلی گی ر کے ہوئے آنسو ایک بار پھر زور و شور سے بہنے لگے

"میں ڈر گی تھی بس اسی لیے پریشہ کو ڈانٹ دیا لیکن کیا میرا اتنا بھی حق نہیں ہے؟ معیز نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے مجھے اپنی محبت پر بھروسہ تھا لیکن اب ایسا لگ رہا ہے وہ مجھ سے میرا سب کچھ لے جائے گی وہ پریشہ کی سگی ماں ہے" دعا نے غصہ ضبط کیا دل تو کر رہا تھا معیز کا سر پھاڑ دے سارا غصہ وہ مناہل پر ہی کیوں نکالتا تھا

"ایشا آج معیز سے ملنے آفس گی تھی" دعا کی بات پر مناہل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"آیا نے بتایا ہے مجھے" اور پھر دعا ساری باتیں مناہل کو بتاتی چلی گی مناہل کی آنکھیں حیرت سے پھیلی

"معیز ایشا کی باتوں میں آگیا صحیح کہا تھا اس نے معیز میرا نہیں ہے وہ میرا ہو ہی نہیں سکتا" وہ رونے لگی دعا نے فوراً اسے گلے لگایا

"نہیں مناہل معیز بس غصے میں تھا"

"معیز مجھ پر شک کر رہا ہے میں اس کو دھوکا کیوں دوں گی۔۔۔ بتاؤ دعا کیا میں اس کے علاوہ کسی کو دیکھ سکتی ہوں میرا تو سب کچھ معیز ہے"

"مناہل وہ تم پر شک نہیں کر رہا"

مناہل اٹھ کر واش روم میں بھاگ گی دعا نے دکھ سے ابیہا کو دیکھا

"اب کیا کریں گے ہم" ابیہا افسردگی سے بولی

"معیز سے بات" دعا غصے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گی

رات آدھے سے زیادہ بیت چکی تھی لاؤنج میں اندھیرہ کیے وہ سر تھام کر بیٹھا تھا مناہل کے بغیر کمرہ کاٹ کھانے کو ڈور رہا تھا اس لیے وہ باہر آ گیا تھا دعا کی باتیں اسے ہتھوڑے کی طرح لگی تھی ایشا کی ملاقات مناہل سے ہو چکی تھی اور یہی وہ نہیں چاہتا تھا

"ایک بار مجھے بتاتی تو سہی" معیز نے صوفے کی پشت سے سر ٹیکادیا پھر جھٹکے سے اٹھ کر چکر کاٹیں لگا

"کیوں ہر بار میں اسے ہرٹ کر دیتا ہوں کیوں"!!!

"بھائی" سنان نے اوپر گرل سے لٹک کر اسے آواز دی وہ پریشان دکھ رہا تھا

"کیا ہوا"

"بھائی گاڑی نکالیں سبیل کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں اسے لے کر آتا ہوں" معیز فوراً باہر

بھاگاشور سے سلمہ بیگم اور احمد صاحب بھی باہر آ گئے

ناجانے کتنی دیر جاگنے کے بعد اس کی کچھ دیر پہلے ہی آنکھ لگی تھی کہ کمرے میں موبائل کی چنگھاڑتی ہوئی آواز گونجی اس نے آہستہ سے ہاتھ مار کر موبائل تلاش کرنا چاہا موبائل ملتے ہی

اس نے سکریں کو دیکھا وہاں سنان کا نام جگ مگا رہا تھا اس نے کال ریسیو کی

"بھابھی آپ پلیز ہاسپٹل آجائیں" مناہل کی نیند بھک سے اڑی وہ اٹھ کر بیٹھی

"سنی کیا ہوا ہے سبیل ٹھیک ہے"

"نہیں بھابھی آپ پلیز آجائیں" وہ جیسے رو دینے کو تھا

"اچھا تم پریشان مت ہو میں آتی ہوں" وہ فوراً سے اٹھ گی

کارڈوراس وقت روشنی سے جگ مگا رہا تھا سنان دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر ہونٹوں پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا جبکہ سلمہ بیگم تسبیح پڑھتے ہوئے بیچ پر بیٹھیں تھی معیز اٹھ کر سنان کے پاس آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"پریشان مت ہو سنی سب ٹھیک ہے"

"بھائی کیسے پریشان نہ ہوں وہ اپنی آنکھیں ہی نہیں کھول رہی تھی" وہ معیز کے گلے لگ گیا تبھی قدموں کی آواز آئی سب نے گردن موڑ کر دیکھا مناہل تیز قدموں سے چلتی ہوئی اسی جانب آرہی تھی ساتھ چلتی نرس اسے فائل دکھا رہی تھی اسے دیکھتے ہی معیز کے دل کو جیسے ٹھنڈک ملی کہاں رہ سکتا تھا وہ اس کے بغیر

"بھابھی" سنان فوراً اس کی جانب بڑھا

"کیا ہو گیا ہے سنی بہادر بنو کچھ نہیں ہوا سب کو" وہ اس کا کندھا تھپک کر کمرے میں چلی گی

جہاں باقی ڈاکٹر ز بھی موجود تھے

مؤذن کی آواز ہوا کو چیرتی ہوئی چاروسو پھیلی صبح صادق کا وقت رحمتوں کا وقت ہوتا ہے جب ہر طرف سکون ہی سکون پھیلا ہوتا ہے جب چرند پرند اللہ کی خوشنودی بیان کر رہے ہوتے ہیں اسی رحمتوں بھڑے وقت میں سب کو اللہ نے اپنی نعمت سے نوازا تھا سب کی ہارٹ بیٹ دیکھ کر

مناہل پلٹی ہی تھی جب نرس نے ننھا وجود مناہل کو پکڑا یا وہ اس وقت نیلے کمبل میں آنکھیں بند کیے سو رہا تھا مناہل نے جھک کر اس کی پیشانی پر پیار کیا اور اسے کی ٹوپی صحیح کرتی باہر آئی سلمہ بیگم نماز پڑھ کر آرہی تھی مناہل نے بچہ انکو پکڑا یا ان کی آنکھوں میں نمی آگئی

"ماشاء اللہ کتنا پیارا ہے" انہوں نے اس کی پیشانی پر پیار کیا

"سنی کہاں ہے"

"وہ دونوں نماز پڑھنے گئے ہیں آتے ہی ہوں گے سبیل کیسی ہے"

"شکر اللہ کا ٹھیک ہے ایک گھنٹے تک ہوش آجائے گا لو آگئے شہزادے آپ کے ابا حضور" سلمہ بیگم نے بچہ مناہل کو پکڑا یا سنان جو معیز کے ساتھ آ رہا تھا مناہل کے ہاتھ میں چھوٹا بچہ دیکھ کر رک گیا

"کیا ہو گیا چلو" معیز مسکراتے ہوئے بولا مناہل مسکراتے ہوئے اس کے پاس آئی

"یہ میرا ہے"

"تمہارا ہی ہے پکڑو" مناہل نے ہاتھ آگے کیا سنان نے آہستہ سے کمبل پیچھے کر کے اس کا چہرہ دیکھا

"ماشاء اللہ یہ کتنا پیارا ہے" اس کے چہرے سے ہی خوشی پھوٹ رہی تھی

"ہاں اپنی ماما پر چلا گیا ہے اب پکڑ بھی لو سنی"

"نہیں نہیں بھابھی میں نہیں اٹھا سکتا یہ بہت چھوٹا ہے" اس کی بات پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا سلمہ بیگم نے سر پکڑ لیا ایسی بیوقوفی کی ہی امید تھی سنان سے

"سنی بچے چھوٹے ہی ہوتے ہیں" معیز نے مناہل کے بڑھے ہوئے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے
دونوں کی نظریں ملیں مناہل نے آہستہ سے بچہ معیز کو پکڑا دیا معیز نے اسے پیار کر کے سنان کو
دیا

"بھائی بھائی اپنا ہاتھ نہ ہٹانا" سنان کا ڈرا ہوا چہرہ دیکھ کر سب کی ہنسی چھوٹ گئی

وہ اپنے کیمین میں نماز پڑھ رہی جب معیز سامنے صوفے پر آ کر بیٹھا اور اسے دیکھنے لگا مناہل نے
سلام پھیر کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے وہ اس کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی لیکن اپنا سر نہیں
اٹھایا چہرے پر ہاتھ پھیر کر وہ جائے نماز تہہ کر کے اپنی کرسی کے پاس آئی اور اپنا بیگ اور گاڑی
کی چابی اٹھا کر باہر جانے لگی معیز تیزی سے اس کے سامنے آیا
"سامنے سے ہٹو معیز"

"میری بات سنو"

"کیا سنوں میں کچھ سننے کے لیے بچا ہی نہیں ہے"

"ایشاتم سے ملنے آئی تھی" مناہل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"ہاں"

"مجھے کیوں نہیں بتایا" معیز نے اسے کندھوں سے تھامہ

"تو کیا تم نے مجھے بتایا کہ وہ تم سے بات کر رہی ہے مل رہی ہے میں نے تمہارے موبائل میں

ایشا کی کال آتی دیکھی تھی لیکن میں کچھ نہیں بولی کیوں کہ مجھے تم پر یقین تھا اپنی محبت پر یقین

تھا کیوں سنوں میں تمہاری بات کیا تم میری سنتے تھے اس نے کہا کہ مجھے پریشہ عزیز نہیں ہو گی اور تم نے مان لیا اس نے کہا میں اور شہریار "آواز لڑ کھڑا گی"

"نہیں نہیں مجھے اپنے آپ سے بھی زیادہ بھروسہ ہے تم پر اس وقت صرف ایشا کی باتوں سے مجھے غصہ آیا ہوا تھا میں وہ سب کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا تم پر تو مر کر بھی شک نہیں کر سکتا" معیز نے اس کا چہرہ تھاما

"تم سے دور نہیں رہ سکتی تم جانتے ہو لیکن مجھے کچھ وقت دو اور اپنے دماغ میں یہ بات اچھے سے ڈال لو پریشہ میری بیٹی ہے میں کبھی بھی اس کا برا نہیں چاہوں گی"

"مناہل ایک موقع دو مجھے میں سب ٹھیک کر دوں گا مجھے بس آخری دفعہ معاف کر دو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں بہت زیادہ میرے لفظوں سے تمہیں تکلیف ہوئی ہے اس کے لیے میں معافی مانگتا ہوں لیکن مجھ سے دور مت جاؤ" اس نے اپنی پیشانی اس کی پیشانی سے جوڑی آنسو ٹوٹ کر گال پر گرا

"معیز ایشا کو ہماری زندگیوں سے دور کر دو پریشہ اور معیز کے بغیر مناہل کچھ بھی نہیں ہے"

"مجھ پر بھروسہ کرو میں سب ٹھیک کر دوں گا" معیز نے آگے بڑھ کر محبت کی مہر لگائی

"میں نہیں چاہتا اب تمہیں کوئی بھی تکلیف ہو اس لیے جب تک ایشا کا چیپٹر ختم نہیں ہو جاتا

تب تک تم آنٹی کے پاس ریلیکس رہو میں تمہیں خود لینے آؤں گا" مناہل سر ہلا کر باہر نکل گی معیز نے غصے سے دیوار پر ہاتھ مارا

"ایشا میں تمہیں نہیں چھوڑو گا" مناہل کی آنکھوں میں آنسو اسے کہاں برداشت تھے۔۔۔

چہرے پر سنسناہٹ محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولیں تیز روشنی نے اس کا استقبال کیا
 جس سے اس کی آنکھیں چندھیائی
 "گڈ مارنگ مسز اور کتنا سونا ہے"
 "سونے کہاں دیتے ہو شروع سے میری نیند کے دشمن ہو" وہ آہستہ سے بولی ابھی ابھی وہ
 غنودگی میں تھی سنان نے گلاب کا پھول اس کے بالوں میں لگایا
 "تم نے مجھے بہت ڈرا دیا تھا"
 "ڈرنے والی چیز ہو۔۔۔ بیٹا یا بیٹی؟"
 "صارم" سبیل مسکرائی
 "اس وقت تم مجھے بہت پیاری لگ رہی ہو" سنان محبت سے بولا
 "اس وقت؟؟؟ کیا میں باقی ٹائم اچھی نہیں لگتی"
 "تب بھی اچھی لگتی ہو" سبیل نے گردن موڑ کر کچھ دیکھنا چاہا
 "وہ ہے شہزادہ" سنان نے کوٹ کی طرف اشارہ کیا سبیل کا چہرہ کھل اٹھا
 "سنی جلدی سے لے کر آؤ" وہ آہستہ سے اٹھنے لگی
 "دھیان سے" اس نے آگے بڑھ کر اسے بیٹھنے میں مدد دی
 "سنی جلدی لاؤ" اسے خاموش کھڑا دیکھ کر وہ دوبارہ بولی
 "میں نرس کو بلاتا ہوں"

"کیا مطلب نرس کو بلاتا ہوں"

"وہ تمہیں پکڑائے گی نا"

"تم کیوں نہیں پکڑا سکتے" سبیل کو حیرت ہوئی

"یار میں نہیں اٹھا سکتا مجھے ڈر لگتا ہے گر گیا تو" سبیل نے اپنا سر پکڑا

"سنان دو منٹ سے پہلے صارم مجھے پکڑاؤ" سنان منہ بسورتا آگے بڑھا اور جھک کر صارم کو اٹھانے لگا لیکن اچانک ہاتھ پیچھے کر کے سبیل کو دیکھا جو مسکراہٹ دبائے اسے گھور رہی تھی

"بہت گندی ہو تم"

"شکر یہ اب جلدی آؤ مجھ سے صبر نہیں ہو رہا" سنان نے آہستہ سے صارم کو اٹھایا اور بیڈ پر سبیل کے پاس آکر بیٹھا صارم کو گود میں اٹھاتے ہی سبیل کی آنکھیں نم ہو گئیں اس نے زور سے اسے اپنے ساتھ لگایا پھر اس کے ہاتھ اور پاؤں پر پیار کرنے لگی سنان نے آہستہ سے آگے ہو کر سبیل کی پیشانی پر محبت کی مہر لگائی

"شکر یہ جان اتنے پیارے تحفے کے لیے"

"آپ تو چھٹیوں پر تھیں" مناہل کو تیار دیکھ کر صبا بے بیگم بولیں

"جی میں چھٹیوں پر ہی ہوں لیب سے کچھ رپورٹس لینے ہیں اور سوچ رہی ہوں سنان اور سبیل کے لیے کچھ گفٹس لے لوں"

"مجھے گھر ساتھ لے کر جانا میں بھی سبیل سے مل کر مبارک باد دے دوں گی"

"ٹھیک ہے میں شام میں آ جاؤں گی پھر چلیں گے ویسے بھی پریشے صبح سے بار بار فون کر رہی ہے"

"مجھے بھی کر چکی ہے وہ تمہارے بغیر اداس ہو گی ہے مجھے بول رہی تھی نا نو میری پری کو فوراً میرے پاس بھیجیں" مناہل مسکرائی اس کا دل مطمئن تھا اب کوئی ڈر نہیں تھا

"ابہا آ جاؤ ہا سپٹل سے ہی شاپنگ پر چلیں گے"

"میں دو منٹ میں آئی" وہ جھٹ سے اٹھ کر کمرے کی طرف بھاگی

"انہیں حرکتوں کی وجہ سے نو شین اسے غصہ کرتی ہے انسانوں کی طرح نہیں اٹھتی بیٹھتی" مناہل نے مسکراتے ہوئے فون دیکھا جہاں پریشے کی کال تھی

"جی میری جان میں کچھ دیر بعد آ جاؤ گی۔۔۔۔۔ ارے پکا میں آپ سے ناراض نہیں ہوں اچھا بتاؤ ڈیڈی کہاں ہیں۔۔۔۔۔" وہ فون ہر بات کرتی باہر نکل گی

"تمہیں پریشے چاہیے نا تو آ جاؤ گھر" بول کر اس نے فون بیڈ پر پھینکا

"معیز" آواز پر وہ پلٹا

"ماما"

"یہ تم نے کیا کیا"

"ایشا کو اس کی اصلیت بتانی ہے ہماری زندگی میں پھیلا ایشاء نامی زہر آج مجھے ختم کرنا ہے پریشے کہاں ہے؟"

"میں دو منٹ میں آئی" ابیہا فون کان سے لگاتی باہر نکل گی دُعا نے مناہل کے ہاتھ پکڑے
 "خوش ہو" مناہل نے نم آنکھیں لیے اثبات میں سر ہلایا پھر رپورٹس کھولنے سے پہلے ڈاکٹر
 نمرہ کو دیکھا

"سب کچھ ٹھیک ہے تمہیں مکمل بیڈریسٹ کرنا ہے زرا سی بھی لا پرواہی نہیں کرنی باقی اللہ کی
 امان" نمرہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا مناہل نے رپورٹس کھول کر پڑھی رپورٹس نارمل
 نہیں تھی اسے پہلے گھبراہٹ ہوئی لیکن اسے اللہ پر بھروسہ تھا جس نے اسے یہ خوشی دی تھی
 وہ کبھی اسے مایوس نہیں کرے گا

"میں بہت خوش ہوں مناہل" مناہل نے اسے دیکھا وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی ہوتا ہے نا
 جب ہم بہت خوش یا ادا اس ہوتے ہیں تو الفاظ ہم سے ادا ہی نہیں ہوتے مناہل کی وہی حالت
 تھی

"معیز کے پاس جانا ہے" دُعا نے شرارت سے پوچھا مناہل نے سر ہلایا
 "تو جاؤ میری جان انتظار کس کا ہے" دُعا نے اس چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ بلش کر گئی
 "آپ سب کا بہت بہت شکریہ" سب کا شکریہ ادا کرتی وہ باہر کی جانب چل پڑی اسے باہر آتا
 دیکھ کر کوئی فوراً اس کی گاڑی کے پاس سے ہٹا مناہل نے گاڑی کے پاس آکر لاک کھولا اور گاڑی
 میں بیٹھ گئی اور فائل دیکھتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کیا آنکھوں میں خوشی کے آنسو صاف کرتے
 ہوئے موبائل پر مسلسل آتی کال کو اس نے آخر اٹھا ہی لیا

"کہا تھا نا مناہل تم سے پریشے واپس لے لوں گی معیز نے مجھے خود بلایا ہے کہ میں پریشے کو اپنے ساتھ لیجاؤ اس وقت میں اس کے گھر کے باہر کھڑی ہوں" ایشا نے اپنے مکروہ انداز میں اس سے کہا

"یہ کیا بکو اس کر رہی ہو" مناہل کو ایک دم غصہ آگیا
 "بکو اس نہیں سچ بتا رہی ہوں" کہتے ہی اس نے فون بند کر دیا
 "مجھ پر بھروسہ کرو مناہل میں سب ٹھیک کر دوں گا" معیز کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی
 "نہیں معیز ایسا نہیں کر سکتا مجھے معیز پر پورا بھروسہ ہے" اس نے چابی گھما کر گاڑی سٹارٹ کی
 جیسے ہی اسکی گاڑی آگے بڑھی ایک سڑک چھاپ غنڈے نے فون پر کسی کو کچھ کہا

ایشا نے مغرورانہ انداز میں ملازمہ کے ساتھ لاؤنج میں قدم رکھا جہاں معیز کی گود میں بیٹھی پریشے پر پیل فراک میں آئی پیڈ میں گیم کھیل رہی تھی اور سامنے والے صوفے پر سلمہ بیگم اور احمد صاحب بیٹھے تھے

"اسلام علیکم" اس نے بلند آواز میں سلام کیا سب نے سراٹھا کر اس کی جانب دیکھا
 "وعلیکم اسلام تمہارا ہی انتظار تھا" معیز نے پریشے کو گود سے ہٹا کر صوفے پر بٹھایا پریشے ایشا کو ہی دیکھ رہی تھی ایشا کی نظریں بھی اس پر ہی تھی ممتا نے جوش مارا وہ اس کی طرف بڑھنے لگی
 لیکن معیز بیچ میں آگیا

"آں آں کہاں چلی۔۔۔۔ ہمیں خدمت کا موقع تو دو" ایشا نے الجھن سے اس کی جانب دیکھا

"کیا مطلب ہے تمہارا" وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی
 "بات دراصل یہ ہے کہ یہاں میں نے تمہیں تمہارے حقیقت بتانے کے لیے بلایا ہے بولتے بولتے معیز نے نظر اٹھا کر دروازے کی چوکھٹ پر دیکھا ہارون صاحب کے ساتھ ان کی بیوی بھی آچکی تھی

"کیا کہا تھا تم نے مناہل ایک گری ہوئی لڑکی ہے اپنے بارے میں کیا خیال ہے ایشا کبھی اپنے آپ میں جھانک کر دیکھا ہے گری ہوئی وہ نہیں تم ہو" وہ دھاڑا

"مجھے اس کے خلاف کرنا چاہتا تھا نا میں مر کر بھی اس پے شک نہیں کر سکتا میں آنکھیں بند کر کے کہہ سکتا ہوں میری مناہل جیسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا" ایشا نے لال ہوتی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا کتنا مضبوط تھا اس کا لہجہ میری مناہل پر ایشا تمللا کر رہ گئی اور نخوت سے منہ موڑا
 "چھ سال پہلے تم نے مجھے اس کے خلاف کیا اندھا تھا میں اس کی آنکھوں میں نہیں جھانک سکا اس کی پاک اور شفاف آنکھوں میں جھانک لیتا تو تمہارا وجود مجھے ایک لمحے کے لیے بھی برداشت نہ کرنا پڑتا تمہارے ساتھ گزارے دو سالوں کو سوچ کر مجھے اپنے آپ سے گھن آرہی ہے کیسے میں ایک گری ہوئی لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔۔ (بولتے بولتے وہ چپ ہو گیا) ایشا نے زور سے ڈوپٹہ اپنی مٹھی میں بھینچا

"جاننا چاہتی ہو مناہل کیا ہے مناہل میرے لیے پھول ہے جس کی مہک پورے باغ کو مہکا دیتی ہے وہ بہار ہے جو خزاں کو مٹا دیتی ہے وہ برسات ہے جو رحمت کا پیغام دیتی ہے مناہل میری محبت ہے جو یہاں دھڑک رہی ہے۔ (اس نے سینے پر انگلی رکھی)

اس نے محبت کی لیکن اپنی حدود نہیں توڑی اس نے تب تک اظہار نہیں کیا جب تک جائز طریقے سے محبت کو حاصل نہیں کر لیا اور تم مجھے اس کے خلاف کر رہی تھی تم نے کیا کیا اپنی عزت لٹنے کا جھوٹا کھیل کھیلا فریب اور جھوٹ سے مجھ سے شادی کی اور اس کو بھی تم نے تماشہ بنا دیا آج تم پریشہ پر حق جتانے آگے وہ بیٹی جسے کبھی گود میں اٹھا کر پیار تک نہیں کیا اس کی دعوے دار بن کر آگے نہیں ایشائیں تمہیں پریشہ کبھی نہیں دوں گا تمہارا کوئی حق نہیں ہے اس پر پریشہ میری اور مناہل کی بیٹی ہے سگی سوتیلی جیسی بیچ باتیں صرف تم ہی کر سکتی ہو مناہل نے آج تک پریشہ کو سوتیلا نہیں سمجھا جان چھڑکتی ہے اس پر "ایشا کی گال پر آنسو گرا جسے بے دردی سے اس نے صاف کیا

"پریشہ" اس نے پریشہ کو بلایا جو فوراً معیز کی ٹانگ سے لپٹ گئی

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا"

"میں تمہاری ماما ہوں" وہ بمشکل بولی

"آپ میری ماما نہیں ہیں مناہل ماما میری ماما ہیں وہ میری پری ہیں چلی جائیں آپ" ایشا کی گال پر آنسو ٹوٹ کر گرے آج وہ آسمان سے زمین پر پٹنی گئی تھی اس سے افیت ناک کیا ہو گا کہ ایک

اولاد ماں کو پہچانے سے انکار کر دے خاموشی کو میز پر رکھے معیز کے موبائل کی وائبریشن نے توڑا

"اس نے جھک کر موبائل اٹھا کر کان سے لگایا"

"معیز کہاں تھے میں کب سے فون کر رہی ہوں" مناہل کی پریشان آواز سنائی دی

"موبائل سائیلنٹ پر تھا" معیز نے ایشا سے نظر ہٹا کر کہا

"پریشہ کہاں ہے ایشا نے مجھے کال کی تھی کہ" اس نے بولتے بولتے سپیڈ ہلکی کر کے بریک پر

پاؤں رکھا لیکن بریک لگی ہی نہیں اس نے فوراً سٹیئرنگ دائیں جانب موڑا

"ایشا کی باتوں میں مت آؤ پریشہ اور میں تمہارا انتظار کر رہے ہیں جلدی سے آ جاؤ"

"معیز" اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ معیز کی مسکراہٹ غائب ہوئی

"کیا ہوا ہے مناہل" مسلسل ہارن کی آواز پر معیز پریشان ہوا

"مناہل کیا ہوا ہے تم کہاں ہوں" معیز نے پریشانی سے کہا

"مناہل کی گاڑی کی بریکس فیل ہیں" ایشا کی آواز پر اس نے جھٹکے سے اسے دیکھا

"معیز بریک نہیں لگ رہی" مناہل کی بھیگی آواز پر معیز کا سانس رک سا گیا دوسری طرف

مناہل مسلسل ہارن بجاتی باقی گاڑیوں کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی

"میں تمہیں جان سے مار دو گا" معیز غصے سے ایشا کی جانب بڑھا سنان نے فوراً اسے کندھوں

سے پکڑا

"بھائی کیا کر رہے ہیں پہلے بھا بھی کو بچائیں ایشا سے بعد میں نبٹ لیں گے" سنان نے اسے سمجھایا

"مناہل میں آرہا ہوں تم پریشان مت ہو" اس نے فوراً باہر کی جانب دوڑ لگائی معیز کے جانے کے بعد

ایشا پریشے کی جانب بڑھی تو وہ سنان کے پیچھے ہو گئی
 "آپ یہاں سے چلی جائیں پلیز" ایشالال ہوتی آنکھوں کے ساتھ پلٹ گئی
 "دعا کرنا مناہل کو کچھ نہ ہو ورنہ معیز تمہیں چھوڑے گا نہیں"

دروازہ کھولتے ہی سامنے آیان گاڑی سے اتر رہا تھا
 "معیز میں کیا کروں" فون سپیکر پر ڈال کر مناہل کی پوری توجہ اب گاڑی چلانے میں تھی وہ گھبرائی ہوئی تھی اسے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا
 "کچھ نہیں ہو گا مناہل تم کہاں ہو" معیز نے آیان سے گاڑی کی چابی جھپٹی
 "کیا ہو گیا ہے" آیان نے پوچھا لیکن معیز اس کو کوئی بھی جواب دیے بغیر مناہل کی طرف متوجہ تھا آیان بھی فوراً دروازہ کھول کر اس کے ساتھ بیٹھا
 "مناہل تم بریک لگانے کی کوشش کرو switch اوف کرو" معیز کو خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا

"معیز اس سے کہو گاڑی کی اسپید نہ بڑھائے" آیان نے کہا

"مناہل اسپید کم ہی رکھنا"

"مین روڈ پر ہوں کیسے کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا" اس نے ہاتھ اٹھا کر چہرے پر پھیرا وہ

سینے سے بھیک گئی تھی

"ریلیکس کچھ نہیں ہوگا" معیز کی آواز سنتے ہی مناہل کی نظر فائل پر پڑی آنسوؤں میں روانی

آگئی ابھی تو خوشی کو محسوس بھی نہیں کر پائی تھی

"معیز میں تو محبت کے کٹھن سفر کو طے کر کے منزل تک پہنچی تھی" بولتے بولتے اس کا سانس

پھولنے لگا

"مناہل ہم قدم سے قدم ملا کر ہر سفر طے کریں گے ہم مل کر محبت کی منزل کو پائیں گے

"مناہل کو روتا سن وہ اسے دلا سے دینے لگا اس وقت وہ ریش ڈرائیو کر رہا تھا اسے بس مناہل کہ

فکر تھی وہ خود بھی رو رہا تھا

"معیز میں تمہیں کچھ بتانا چاہتی ہوں" مناہل نے روتے ہوئے بائیں جانب تیزی سے گاڑی

مورتے ہوئے کہا

"ہاں میں سن رہا ہوں" مناہل نے فائل کو دیکھا

"معیز میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں"

"میں جانتا ہوں مناہل"

"معیز میں ---!!" ابھی وہ یہی کہہ رہی تھی کہ سامنے ٹرک دیکھتے ہی اس نے زور سے

ہارن بجایا ٹریفک آگے بند تھی اس نے بائیں جانب گاڑی موڑتے ہی سوچا اوف کر دیا اس کے

اوسان خطا ہو گئے تھے۔ ٹھا کر کے زوردار آواز ماحول میں گونجی پرندوں نے زور زور سے چلانا شروع کیا جیسے مدد کے لئے پکار رہے ہوں ہوا بھی جیسے تھم سی گئی تھی درختوں کے پتے زور سے ہلے اور پھر سناٹا چھا گیا جیسے سانس رک گئی ہو دھڑکن تھم سی گئی ہو اسی اثناء میں معیز نے زور سے بریک لگائی ہر طرف خاموشی چھا گئی چند لوگوں کے قریب آنے کی آواز آرہی تھی

"بہت برا ایکسڈنٹ ہوا ہے" کسی کی آواز آئی
 "معیز" آیان اس کا کندھا ہلارہا تھا لیکن وہ بے سدھ فون کان سے لگائے جیسے تھم گیا تھا دماغ نے جیسے کام کرنا چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

اسکی چال میں لڑکھڑاہٹ تھی اسکی نظروں کے سامنے وہی منظر آرہا تھا جب پریشہ معیز کی ٹانگوں سے لپٹ کر کہہ رہی تھی کہ
 "آپ میری ممانہیں ہو" وہ ایک خود غرض عورت تھی لیکن آج وہ کسی اور سے نہیں اپنی ممتا سے مات کھا کر آئی تھی پورا راستہ وہ روتی ہوئی گاڑی چلاتی آئی تھی معیز کے الفاظ میری مناہل میری مناہل۔ ایشا کا پیر بریک پر گیا گاڑی ایک جھٹکے سے رکی وہ اپنے گھر کے پورچ میں تھی۔

ساری باتیں اسکے کانوں میں گونجنے لگی تو وہ چلائی

"بس بس س" - گاڑی سے نکل کر ایشا گھر میں داخل ہوئی سامنے پڑی کرسی کو ٹھوکر ماری تو وہ دیوار سے ٹکرائی اور زوردار آواز سے گری ایشا اپنے کمرے میں موجود ساری چیزوں کو تہس نہس کر رہی تھی اور روئے جا رہی تھی آخر تھک ہار کر وہ بیڈ کے پاس بیٹھی اور روتی چلی گئی۔ مسز ہارون اس کے پاس آئیں

"میں ہار گئی ماما ہار گئی۔۔۔۔۔ اپنے آپ کو بیسٹ کہلوانے کا شوق رکھتی تھی میں لیکن ماما وہ عورت ہی کیا جس کی اولاد اسکو ماں کہنے سے انکاری ہو"۔

"اب کیوں افسوس کر رہی ہو اس وقت جب اسے چھوڑا تھا تب دل نہیں کانپا تمہارا۔۔۔ تب کہاں گئی تھی یہ ممتا کہاں گئے تھے یہ آنسو جب اپنی چھوٹی سی بیٹی کو چھوڑ رہی تھی" وہ افسوس سے بولتی کمرے سے چلی گئی انکی بیٹی نے اپنا نقصان خود کیا تھا ماں کے کمرے سے جانے کے بعد وہ سر پر ہاتھ مار کر روتی رہی پچھتاتی رہی کہ اس نے کیا کر دیا ہے۔۔۔۔۔

میرے ہمسفر، تجھے کیا خبر

یہ جو وقت ہے کسی دھوپ چھاؤں سا

اسے دیکھتے، اسے جھیلتے

میری آنکھ گرد سے اٹ گی

میرے خواب ریت میں کھو گئے

میرے ہاتھ برف سے ہو گئے

میرے بخبر تیرے نام پر
وہ جو پھول کھلتے تھے ہونٹ پر

وہ جو ویپ جلتے تھے بام پر
وہ نہیں رہے

وہ نہیں رہے کہ جو اک ربط تھا درمیاں
وہ بکھر گیا

وہ ہوا چلی

وہ کسی شام ایسی ہوا چلی

وہ جو حرف درج تھے ریت پر، وہ اڑادیئے

وہ جو راستوں کے یقین تھے

وہ جو منزلوں کے امین تھے

وہ نشانے پا بھی مٹا دیئے

میرے ہمسفر، ہے وہی سفر

مگر ایک موڑ کے فرق سے

تیرے ہاتھ سے میرے ہاتھ تک

وہ ہاتھ بھر کا تھا فاصلہ

کی موسموں میں بدل گیا

اسے ناپتے، اسے کاٹتے

میرا سارا وقت نکل گیا

وہ نہیں جانتا وہ کیسے مناہل تک پہنچا کیسے آیان کے ساتھ اسے ایسبولینس میں ہاسپٹل لے جایا گیا اس کا دماغ بند تھا سب کچھ آیان ہی دیکھ رہا تھا اس کی آنکھیں کسی بھی تاثر سے بے جان تھی اسے بس مناہل کی آواز آرہی تھی معیز میں آپ سے بہت محبت کرتی ہو۔

سٹیجر آئی سی یو لیجاتے ہوئے دعا اور نمرہ بھاگ کر اس کی جانب آئی ابھی کچھ دیر پہلے وہ کتنی خوش تھی سارا اسٹاف بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا جس کے سر سے خون نکل رہا تھا جو معیز کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی دعا کے چیخنے پر معیز کا سکتہ ٹوٹا

"مناہل" آیان نے فوراً دعا کو پکڑا

"چھوڑو مجھے" سٹیجر تیزی سے آگے بڑھا دروازے پر پہنچتے ہی معیز کو روک دیا گیا

"سر آپ اندر نہیں آسکتے" معیز نے نظریں اٹھائی علی نے آگے بڑھ کر معیز کو پیچھے کرنا چاہا لیکن مناہل نے گرفت مضبوط کر دی بند ہوتی آنکھوں سے اس نے معیز سے کچھ کہنا چاہا وہ جھکا "میرادل جو تم پہ نثار ہے" وہ لمبا لمبا سانس لینے لگی

"یہ چاہتوں کا خمار ہے"

تجھ جھ سے خاموش سایہ اظہار ہے۔!!! "سانس اکھڑی

"مجھے دے سکے جو فقط سکوں وہ تیرا اک دیدار ہے"

وہ تیرا ایک دیدار ہے "سکتہ مکمل ٹوٹا دماغ کھل گیا اس نے آہستہ سے معیز کا ہاتھ چھوڑ دیا نرس
ڈاکٹر علی ڈاکٹر آمنہ اسے لیے اندر چلے گئے دروازہ بند ہو گیا معیز کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں
کی طرح بہنے لگے

"میں نے تمہارے لیے شاعری لکھی ہے معیز"

"واہ بھی میری بیوی تو شاعرہ نکلی سناو"

"ابھی نہیں پھر کبھی سناؤ گی "

"مجھے چھوڑو آیان مجھے جانے دو" دعا روتے ہوئے آیان کے بازوؤں سے نکلنے کی کوشش
کر رہی تھی اور معیز بس انہی لفظوں میں کھویا رہا میرادل جو تم پہ نثار ہے۔ اس کے آخری
فقرے معیز کے کانوں میں گونج رہے تھے

میرادل جو تم پہ نثار ہے

میرادل جو تم پہ نثار ہے "

معیز نے آنکھیں بند کر لیں مناہل کے ساتھ گزارے پل اسکی باتیں سب ایک فلم کی طرح
نظروں کے سامنے چلنے لگا اور آخر میں وہ دل دہلانے والی آواز معیز نے فوراً آنکھیں کھول دیں
اس نے مڑ کر آیان کو دیکھا جو دعا کو سنبھال رہا تھا وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی بولی
جا رہی تھی

"اس کا بہت خون نکل رہا ہے " آیان نے بے بسی سے معیز کو دیکھا جو ضبط کی انتہا پر تھا

آیان نے ڈاکٹر آمنہ کو دعا کو سنبھالنے کا کہا اور خود معیز کے پاس آکر اس کے گلے لگ گیا

"کچھ نہیں ہوگا مناہل کو۔۔۔ تو پریشان مت ہو خدا پر بھروسہ رکھ" آیان کو اپنے الفاظ بے
معنی لگ رہے تھے

"اسے کچھ ہونا بھی نہیں چاہیے" آیان کو پیچھے کر کے اس نے دیوار کے ساتھ کمر لگائی
"کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ کچھ نہیں ہونا چاہیے مناہل کو" وہ مسلسل یہی بولے جا رہا تھا
آنکھیں برس رہی تھیں دل ویران تھا کچھ دیر ہی گزری تھی جب سنان شہریار سلمہ بیگم اور احمد
صاحب ہاسپٹل آگئے مناہل کے گھر میں صرف شہریار کو بتایا تھا صبا بیگم ہارٹ پیشنٹ تھی اس
لیے انہیں کسی نے خبر نہیں دی تھی ابیہا اور دعا بیٹی چر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی شہریار آہستہ سے
ان کے ساتھ جا کر بیٹھا تو ابیہا بولی

"شہریار اپنے پار ٹنر کو کہو اتنی ظالم نابے" شہریار نے دکھ سے ابیہا کو دیکھا جو رو رو کر بے حال
ہو گئی تھی اس نے آہستہ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا
"کچھ نہیں ہوگا اسے" وہ دعا کی طرف بڑھا

"تم تو بہت بہادر ہو دعا ہم سب میں سب سے زیادہ بہادر تو ہو ہمت کرو یار" دعا نے منہ ہاتھوں
میں چھپالیا

"نہیں ہوں میں بہادر نہیں ہوں"

آئی سی یو کا دروازہ جو نہی کھلا آیان اور سنان فوراً نمرہ کی طرف بڑھے
"بھابھی کیسی ہیں" سنان نے پوچھا

"سرپرگہری چوٹ آئی ہے اور خون بھی بہت ضائع ہوا ہے خون کا انتظام تو ہم نے کر لیا ہے لیکن کچھ باتیں بتانی ہیں مسٹر معیز" اس نے معیز کو مخاطب کیا معیز آنکھیں موندے سردیوار کے ساتھ لگائے کھڑا تھا اور دل سے یہی دعا نکل رہی تھی مناہل کو کچھ نہ ہو۔

"Mnahil is expecting"

ڈاکٹر نمرہ کی بات سن کر معیز کی آنکھوں میں جنبش ہوئی لیکن آنکھیں ہنوز بند تھی دو آنسو بند آنکھوں کے پار سے ٹوٹ کر گال کو بھگو گئے

"ہم فوراً سے خون نہیں لگا سکتے کیونکہ مناہل کی ایک کڈنی ہے ایک ساتھ بلڈ لگانا ریگکشن کر سکتا ہے" معیز نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں باقی سب کو بھی جھٹکا لگا ابہا آگے بڑھی

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں نمرہ" ابہا نے حیرت سے پوچھا

"مناہل نے اپنی ایک کڈنی ڈونیٹ کر دی تھی" معیز نے دعا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ جھٹکے سے اس کی طرف بڑھا

"مجھے مناہل نے کڈنی دی تھی" دعا خاموش رہی

"بتاؤ دعا کیا مجھے مناہل نے کڈنی دی تھی" اب کی بار وہ چیخا

"ہاں مناہل نے ہی تمہیں کڈنی دی تھی اسی نے تمہارے لیے ساری حدیں پار کی ہیں" دعا نے روتے ہوئے کہا تو معیز لڑکھڑایا آیا ان نے فوراً آگے بڑھ کر اسے پکڑا سلمہ بیگم کر سی پر ڈھے

گی

"اس نے تمہارے لیے ہر حد پار کی معیاز اس نے اپنا آپ گنوا دیا۔ روتے روتے وہ چپ ہوئی
 پھر گویا ہوئی لیکن تم نے۔۔۔ تم نے اسے صرف تکلیف دی ہے وہ کبھی نہیں چاہتی تھی
 تمہیں یہ پتا چلے معیاز تمہارے لیے وہ ہر حد پار کرتی گی جانتے ہو اسے تمہیں پانے کی چاہ نہیں
 تھی اس نے تمہیں کبھی دعائیں نہیں مانگا اس نے کبھی منت کا دھاگا نہیں باندھا لیکن جس دن
 اسے تمہاری تکلیف کا پتا چلا وہ سجدے میں سسک سسک کر تمہاری صحت مانگتی رہی وہ منت کا
 دیا جلانے چلی گی گوئی ڈونر نہیں ملا تو اس نے اپنا آپ پیش کر دیا "معیاز نے زور سے دیوار پر ہاتھ
 مارا

"مناہل "وہ چیخا "کیوں سں"!!!

"کیوں کیا ایسا" وہ سسکنے لگا

"اتنی محبت کیوں۔۔۔ کیوں مناہل۔۔۔" وہ دیوانوں کی طرح چیخ رہا تھا اپنا سر دیوار سے ٹکا
 کر وہ ہاتھ کی مٹھی بنا کر دیوار پر مارنے لگا
 "معیاز سنبھال اپنے آپ کو"

"بھائی" سنان نے اس کا ہاتھ پکڑا جو زخمی ہو گیا تھا لیکن یہ تکلیف تو بہت معمولی تھی
 "مناہل" وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا پورا ہا اسپٹل اس کو دیکھتے آہ دیدا ہو گیا وہ اپنے
 ہوش میں نہیں تھا

تین گھنٹے ہو گئے تھے انہیں آئی سی یو کے سامنے بیٹھے ہوئے مناہل کی حالت کے بارے میں
کوئی پاڑیٹو جواب نہیں ملا تھا

احمد صاحب نے معیز کی طرف دیکھا جو گھٹنوں میں سر دیے وہی زمین پر بیٹھا تھا احمد صاحب کو
دکھ ہوا بیٹے کی حالت پر انہیں ترس آ رہا تھا

"مسٹر ہزبنڈ" ٹائے بانٹے اس نے زور سے معیز کو اپنے قریب کیا

"ایس مسز" معیز نے اس کی کمر کے گرد بازو پھیلائے

"اتنے پیارے کیوں ہو" مناہل کی بات پر وہ ہنسا

"آپ پر چلا گیا ہوں" اس نے اس کی ناک دبائی

"میں پیاری تھوڑی ہوں میں تو بہت تبت پیاری ہوں"

"کیا چیز ہو یا روز بروز تم پر فدا ہوتا جا رہا ہوں پہلے ہی کبخت دل تمہارا شیر ہے" مناہل نے

اس کے گلے کے گرد بازو پھیلائے

"محبت میں مثالی ہوں

انمول سی کہانی ہوں

تیرے در پر بیٹھ جاؤں گی

ایسے تیری دیوانی ہوں" اس کی گالوں پر پیار کرتی وہ فوراً بھاگ گئی پیچھے معیز نے حیرت سے

پہلے اپنی گال پر ہاتھ رکھا پھر دلفریب مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اس کے پیچھے چل پڑا

"معیز" احمد صاحب نے اس کا کندھا ہلایا تو وہ حال میں لوٹا اس نے سر اٹھا کر نظریں

گھمائی حال دردناک تھا جان لیوا تھا۔۔۔۔۔

"کب تک بیٹا ایسے بیٹھے رہو گے"

"میں نے کہا تھا بابا پیار کرنے لگا تھا تو دور ہوگی تھی اب تو اس سے عشق کرنے لگا تھا"

"کچھ نہیں ہوگا سے اللہ پر یقین رکھو اٹھو اس دو جہاں کے مالک سے دعا کرو جس کے قبضے میں

ہماری جانیں ہیں آؤ بیٹا اس کے آگے گڑ گڑاؤ اس سے مدد مانگو" معیز نے بھیگی آنکھوں سے احمد

صاحب کو دیکھا

"آؤ بیٹا" اسے ساتھ لیے وہ مسجد کی جانب بڑھ گئے باقی سب بھی دعاؤں میں مشغول تھے

آیان نماز پڑھ کر آیا تو اس نے چاروں طرف نظر گھما کر دعا کو تلاش کرنا چاہا لیکن وہ وہاں نہیں

تھی پھر نرس سے پوچھتا دعا کے کین کی جانب بڑھ گیا دروازہ کھولتے ہی وہ اسے سامنے جائے

نماز پر سجدے کی حالت میں نظر آئی آیان آہستہ سے دروازہ بند کر کے اس کے پاس آیا وہ

ہچکیوں سے رو رہی تھی آیان گلاس میں پانی ڈالتا اس کے پاس بیٹھا اور اسے سیدھا کر کے اس کا

چہرہ تھام کر آنسو صاف کرنے لگا

"بس دعا بس آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی" دعا نے اس کے سینے پر سر رکھ دیا

"آیان میں نہیں دیکھ سکتی اسے ایسے میرادل بند"

"ششش" آیان نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی

"ایسامت بولیں کچھ نہیں ہوگا مناہل کو اللہ پر یقین رکھیں اپنی دعاؤں پر یقین رکھیں سنبھالیں اپنے آپ کو۔۔۔۔۔ آپ ڈاکٹر ہیں ناجائے رونے کے آپ جائیں مناہل کے پاس آپ تو بہت ہمت والی ہیں بس رونا بند کریں "آیان نے اس کے گال صاف کیے اور آگے ہو کر اس کی پیشانی پر پیار کیا

"یہ پانی پیے "گلاس اس کے لبو سے لگایا

"اٹھیں "پھر اس کا ہاتھ تھامے وہ باہر آیا

"جائیں دعا "آئی سی یو کے باہر اس کا ہاتھ چھوڑ کر وہ بولا دعا نے ایک نظر اسے دیکھا پھر

دروازے کو

"جائیں دعا "دعا نے ہمت کرتے اندر قدم رکھا سائڈ سے ماسک پہن کر وہ مناہل کے پاس آئی گلے میں پھندا سا لگا کرے میں مختلف مشینوں کی آواز تھی اور وہ مشینیں مناہل کی دھڑکن بتا رہی تھی اس کے سر اور سیدھے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی قطرہ قطرہ خون اس کے جسم میں اتر رہا تھا

"ڈاکٹر دعا "علی کے بلانے پر اس نے پلکیں اٹھائیں

"آپ چاہیں تو باہر جا کر بیٹھ سکتی ہیں "علی نے اس کی طبیعت کی پیش نظر کہا

"کیا رپورٹ ہے علی "

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا اللہ سے اچھے کی امید ہے "دعا نے بہت سے آنسو اندر اتارے اور

آگے بڑھ کر مناہل کے چہرے کو دیکھا جو اوکسیجن ماسک کے نیچے بالکل مر جھایا ہوا تھا

"کچھ نہیں ہوگا مناہل کو دعا" نمرہ نے دعا کے کندھے پر ہاتھ رکھا
 "یہ اللہ کا معجزہ ہی ہے دعا کہ اتنی بلیڈنگ اور ایک کڈنی ناہونے کے باوجود اللہ نے مناہل اور
 اس کے بچے کی حفاظت کی ہے اور آگے بھی وہ کرے گا ورنہ تم جانتی ہو ہم کتنے ہی ایسے
 کیسیس ڈیل کر چکے ہیں۔۔۔ (وہ رک گی پھر گویا ہوئی) یقین رکھو اللہ پر وہ مناہل کو بالکل ٹھیک
 کر دے گا" دعا نے سر ہلایا

علی نے ابیہا کو اپنے کین میں بیٹھایا تھا تاکہ وہ کچھ دیر آرام کر لے وہ واپس آیا تو ابیہا موبائل
 سکریں کو دیکھ رہی تھی جہاں خالہ جان کالنگ لکھا آ رہا تھا
 "بیا فون اٹھاؤ"

"کیا کہوں گی خالہ کو" علی اس کے ساتھ بیٹھا

"وہ پریشان ہو رہی ہوں گی بات کرو ان سے" ابیہا نے لمبا سانس لے کر فون کان سے لگایا
 "اسلام علیکم خالہ جان کیسی ہیں"

"وعلیکم اسلام ابیہا کہاں ہو بیٹا دعا اور مناہل بھی فون نہیں اٹھا رہی مجھے بہت بے چینی ہو رہی
 ہے بیٹا"

"خالہ میں آفس سے بس نکلنے لگی ہوں دعا اور مناہل آج گھر نہیں آئیں گی کوئی ایمر جنسی ہے"
 "اچھا اللہ خیر کرے کچھ بھی ہو مناہل روز فون کرتی ہے کال کا وقت نہ بھی ملے تو وائس بھیج
 دیتی ہے اس نے مجھے بتایا ہی نہیں" ابیہا نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر سسکی روکی

"وہ خالہ جان اس کے موبائل کی بیٹری لو تھی اس نے مجھے کہا تھا کہ آپ کو بتادوں لیکن میرے ذہن سے نکل گیا تھا ایسا کریں آپ تیار ہو جائیں میں ڈرائیور بھیجتی ہوں آپ ماموں جان کی طرف چلی جائیں مناہل اور دعا پتا نہیں کب فارغ ہوں"

"اچھا چلو ٹھیک ہے تمہاری بات ہو تو اسے کہنا مجھے اپنی خیریت بتادے مجھے بہت بے چینی ہو رہی ہے تم بھی اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ" ایہا نے فوراً فون رکھا اور منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی علی نے اسے اپنے ساتھ لگایا

"میں کیسے بتاؤ خالہ کو ان کی مناہل ٹھیک نہیں ہے" وہ ہچکیوں سے رونے لگی

"سب ٹھیک ہو جائے گا"

"بیڈ پر لیٹے پریشے اپنی گڑیا کے ساتھ کھیل رہی تھی نیند سے آنکھیں بند ہو رہی تھی لیکن وہ زبردستی اپنی آنکھیں کھولے بیٹھی تھی پھر گڑیا بیڈ پر رکھ کر وہ اٹھی اور سبجل کے کمرے کی جانب بڑھ گی جو صارم کو چپ کر رہی تھی

"چاچی" پریشے کی آواز پر وہ پلٹی نیند سے لال ہوتی آنکھیں بال بھی پونی سے نکل رہے تھے سبجل کے دل کو کچھ ہوا اس نے صارم کو بیڈ پر لٹایا اور پریشے کو اپنے پاس بلایا

"جی چاچی کی جان کیا ہوا ہے آپ سوئی کیوں نہیں"

"ماما کب آئیں گی" سبجل نے اس کے سر پر پیار کیا

"ان کو آج ہاسپٹل میں کام ہے اس لیے دیر ہو جائے گی آپ سو جاؤ ادھر میرے پاس"

"ڈیڈی بھی نہیں آئے"

"وہ بس آنے والے ہیں" سبج نے اسے اپنے ساتھ لیٹا کر کنبل اس کے اوپر ڈالا پھر ایک نظر

صارم کو دیکھا جو سوچکا تھا

"چاچی" سبج نم آنکھیں لیے اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی جب کچھ دیر بعد پریشے نے اسے

دوبارہ بلایا

"جی"

"ماما کو بولیں مجھ سے فون پر بات کر لیں" سبج کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا

"چاچی کی جان ابھی آپ سو جاؤ ماما کے موبائل کی بیٹری لو ہے انہوں نے مجھے کہا تھا کہ پری کو

کہنا وہ سو جائے صبح وہ پری کے پاس آجائیں گی ابھی آپ سو جاؤ"

"وہ مجھ سے ناراض تھی چاچی"

"نہیں بلکل نہیں انہوں نے صبح آپ سے بات کی تھی ناما تو پری سے کبھی ناراض نہیں

ہو سکتیں" پریشے نے کروٹ لے کر آنکھیں بند کر لیں سبج کا دل بھاری ہو رہا تھا

"اللہ اس معصوم کے لیے ہی مناہل کو ٹھیک کر دیں پلیز اللہ" اس نے گال صاف کر کے پریشے

کی پیشانی پر پیار کیا

وقت گزر رہا تھا سینکڑوں منٹوں میں منٹ گھنٹوں میں اور گھنٹے دنوں میں آج ایک ہفتہ گزر گیا تھا
مناہل کو آئی سی یو میں لیکن اس نے آنکھیں نا کھولنے کی قسم کھا کر کی تھی صبا بیگم کو سب نے
بہت مشکلوں سے سنبھالا تھا وہ غم سے نڈھال ہر وقت دعا میں مصروف رہتی۔۔۔۔۔

پریشے دودفعہ ہی ہا سپٹل آئی تھی اور تب بھی دور سے مناہل کو دیکھتے ہی وہ رونے لگ گی تھی
ہر ایک آنکھ اشک بار تھی

مناہل موت کے منہ سے تو نکل آئی تھی مگر ہیوی بلیڈنگ کی وجہ سے وہ کوما میں جا چکی تھی وہ
کب تک نارمل ہوگی کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا

دوسری طرف معیز بری طرح ٹوٹ گیا تھا وہ جس نے اسے سنبھالا تھا وہ خود خاموش ہوگی
تھی آیان نے معیز کی حالت دیکھتے ہوئے اسے بہت دفعہ کہا کہ وہ مناہل کو ایک نظر دیکھ لے
شاید اس کی آواز سے اس کے پکارنے سے ہی وہ آنکھیں کھول لے لیکن وہ کیسے بتا سب کو کہ
وہ نظر کہاں سے لاؤں جو اسے اس حالت میں دیکھ سکے۔۔۔۔۔

کتنے ہی مدرسوں میں قرآن خانی کروائی مناہل کے نام کا صدقہ کیا اس کے لیے دعائیں کروائی
دیوانوں کی سی حالت ہوگی تھی اس کی۔۔۔ نہ کھانے کا ہوش ناسونے کا دل جیسے ویران سا
ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

مہر نوسیاہ گھنیرے بادلوں سے گھرا ہونے کے باوجود تاریکی پر غالب آ رہا تھا۔ جہاں گھونسلوں
سے ننھے پرندے رزق کی تلاش میں نکلنے کو تھے وہیں وہ پر شکن سیاہ شلوار قمیص پہنے مزار کے
ستون سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اس کی نگاہوں کا مرکز مزار کے احاطے میں موجود ٹوٹا فوارہ

تھا۔ جس کے گرد ننھے کبوتر دانہ چگ رہے تھے۔۔ لیکن ایک کبوتر سب سے الگ تھلگ مزار کے سنہرے گمبدر پر بیٹھا آسمان کو تک رہا تھا۔۔ معیز نے تعقب میں آسمان کی جانب دیکھا۔۔ آنکھوں میں مناہل کا عکس جھلملایا۔ باد صبا پورے منظر کو مہر کاتی روح کو تازگی فراہم کرتی اس کے آنکھوں سے درد چننے لگی۔۔۔ آنسو رنج و الم کا زیور پہنے مزار کے ٹوٹے فرش پر گرنے لگے

"میرے لیے اللہ کی محبت سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے" مناہل کی آواز سماعت سے ٹکرائی "یا اللہ تو جانتا ہے میں کس حال میں ہوں جانتا ہوں ایک گناہ گار بندہ ہوں لیکن اس گناہ گار بندے سے تیری ایک نیک دل لڑکی نے بے پناہ محبت کی ہے۔۔۔ اتنی محبت کہ شاید میں اس کے قابل بھی نہیں تھا لیکن تو نے اس کے دل میں میری محبت ڈالی اور مجھے اسکے عشق میں جوگی بنا دیا" وہ ہچکیوں سے رونے لگا

"میری زندگی ہے وہ میری سانسیں چلتی ہیں اس سے ابھی تو ہماری محبت نے معراج پانی تھی ابھی تو وہ کلی ہی نہیں کھلی جو ہماری زندگی کے چمن کو گلزار کرے آپ تو سب جانتے ہیں نہ اللہ مجھے نہیں پتہ میں نے ایسا کونسا نیک کام کیا تھا جو مجھے مناہل کی صورت میں ایک انمول تحفہ ملا اب اس کو مجھ سے مت چھینے مجھے میری متاع حیات واپس کر دیں میں آپ سے اپنی مناہل کی زندگی کی

بھیک مانگتا ہوں اگر زندگی میں مجھ سے کوئی نیکی ہوئی ہے تو مجھے اس نیکی کے صدقے میری
مناہل دے دیں "وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا آسمان بھی اس کی آہ وزاری کا حصہ بن گیا کائنات کا
زرہ زرہ اسکی دعا میں شامل ہو چکا تھا

بڑی طلب ہے تیرے دیدار کی میری بے چین نگاہوں کو

کسی شام چلے آواں آنکھوں میں رات کا خواب بن کر!!

ہسپتال کا کارڈورس سرد پڑتا جا رہا تھا آیان فجر کی نماز کے بعد سیدھا ادھر ہی آ گیا تھا تاکہ دعا کو گھر
چھوڑ دے وہ دو دن سے مسلسل جاگ رہی تھی آیان ہی اسے زبردستی کچھ دیر آرام کرنے کے
لیے گھر لے جاتا تھا آہٹ پر اس نے دائیں جانب دیکھا سیاہ شلوار قمیض پہنے سرخ ہوتی بھیگی
آنکھیں لیے معیز اسی جانب آ رہا تھا آیان فوراً کھڑا ہوا

"معیز" آیان آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گیا پہلے دن کے بعد وہ آج ہسپتال آیا تھا

"تو ٹھیک ہے" آیان نے پیچھے ہوتے ہوئے پوچھا معیز بند دروازے کو دیکھ رہا تھا

"مناہل سے ملنا ہے" آیان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر استفسار کیا تبھی دروازہ کھول کر

دعا حجاب کیے ہاتھ میں قرآن شریف پکڑے باہر آئی معیز کو دیکھتے ہی وہ رکی

"جامعہ" آیان نے اس کا کندھا تھپک کر کہا دعا ایک طرف ہوگی تو وہ ہمت کرتا اندر چلا گیا اندر

آتے اس نے آنکھیں بند کر لی دروازہ بند ہو چکا تھا کمرے میں ہارٹ مشین کی آواز کے علاوہ

خاموشی تھی اس نے تھوک نگلی

"یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

(ترجمہ: اے زندہ رہنے والے اے کائنات کو تھامنے والے میں تیری رحمت کے وسیلے سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں) "کہتے ہی اس نے آنکھیں کھولیں سامنے ہی اس کی زندگی آنکھیں بند کیے لیٹی تھی زرد چہرہ ماتھے پر بندھی پٹی ہاتھ پر لگا برنولا جس میں ڈرپ قطرہ قطرہ اس کے وجود میں اتر رہی تھی معیز کے گلے میں پھندا سا لگا وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا اور جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے نا جانے کتنے لمحے ایسے ہی گزر گئے آنسوؤں مناہل کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے وہ پاس رکھی کر سی پر بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ تھام لیا

"مناہل" درد بھری پکار

"اٹھو نا مناہل" ٹوٹا ہوا لہجہ

"اٹھو نا میں تھک گیا ہوں یار تمہارا معیز تھک گیا ہے"

"میں بہت برا ہوں بہت برا میں نے تمہیں بہت تکلیف دی ہے نا بہت درد دیا ہے لیکن مناہل میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اتنی کٹھن سزا نہ دو۔۔۔۔۔ میرے لیے اٹھ جاؤ مناہل نہیں دیکھ سکتا تمہیں ایسے۔۔۔۔۔ ایسا لگ رہا ہے برسو گزر گئے تمہیں سُنے تمہیں اپنے سینے سے لگائے (وہ اس کا ہاتھ تھامے بری طرح تڑپ رہا تھا) ایک ہفتہ ہو گیا ہے مناہل میں پل پل اذیت میں ہوں۔۔۔۔۔ میری دھڑکن جیسے تھم سی گی ہے سانس تو لے رہا ہوں لیکن لگ رہا ہے زندگی ختم ہو رہی ہے میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں بہت محبت۔۔۔۔۔ خدا رہ مناہل اٹھ جاؤ" آخر میں وہ چیخ پڑا اور اپنا سر اس کے ہاتھ پر گرا کر بری طرح رو دیا

بہت تیز روشنی تھی اتنی تیز کے آنکھیں چندھیانگی چاروں سونور کی بارش تھی وہ بہت دور
بہت دور پہنچ چکی تھی بر سو پہلے۔۔۔۔۔ بہت پہلے۔۔۔۔۔

"میرا بچہ اٹھ جاؤ اتنی کمزور تو بلکل نہیں ہے میری بیٹی آپ کی ماما نے آپ کو پرس پرس
کہہ کر نازک ہی بنا دیا ہے اتنی چھوٹی سی بیماری میری بیٹی کا کچھ نہیں بیگار سکتی ارے میں نے اللہ
سے دعا کی ہوئی ہے وہ میری بیٹی کی حفاظت کرے گا چلو اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ میری بیٹی کو آنس
کریم پسند ہے نائیں لے کر آیا ہوں شہابش میرا بچہ جلدی سے اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ میرا بہادر
بچہ "ہنسنے کی آواز گونجنے لگی روشنی مدہم پڑ رہی تھی بہت مدہم۔۔۔۔۔ بھاری ہوتا
ذہن۔۔۔۔۔ پلکوں پر پڑتا دباؤ لبوں نے جنبش کی
"بابا۔۔۔۔۔" ہاتھوں نے مضبوطی سے معیز کے ہاتھ کو جکڑ لیا معیز نے جھٹکے سے سراٹھایا
"بابا۔۔۔۔۔"

"مناہل "معیز فوراً کھڑا ہو کر باہر بھاگا

"ڈاکٹر۔۔۔۔۔" وہ چیخا آیا ان اور دعا جو باہر بیٹھے تھے فوراً کھڑے ہوئے
"دعا مناہل "ابھی وہ اتنا بھی بولا تھا دعا اندر کی جانب لپکی ڈاکٹر آمنہ بھی فوراً اندر آئی معیز کو باہر
بھیجنے کے بعد وہ دونوں مناہل کو دیکھنے لگی

"مناہل "دعا کی آواز بھیگ گئی مناہل نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں ابھی بھی وہ نیم بیہوشی میں
تھی

"کیسا محسوس کر رہی ہو" مناہل نے آنکھوں کے اشارے سے جواب دیا دعا نے جھک کر اس کے سر پر پیار کیا

"سر میں درد ہو رہا ہے" مناہل نے آنکھیں بند کر کے کھولیں

"انجیکشن لگا دیا ہے ابھی ٹھیک ہو جائے گا" دعا نے پیار سے کہا اور اپنی گال صاف کی

"تم آرام کرو میں خالہ کو بتاتی ہوں کہ آپ کی پرنس اٹھ گی ہے اچھے سے خبر لیں گی وہ

تمہاری بہت ستایا ہے تم نے۔۔۔۔۔ ایک دفعہ گھر چلو" ہلکی سی مسکراہٹ ہو نٹوں کو چھو کر مدہم ہوئی اور کچھ دیر میں ہی وہ دوبارہ ہوش کی دنیا سے بے خبر ہو گی

"دوبارہ اٹھے گی تو کافی بہتر محسوس کرے گی" دعا سر ہلا کر باہر آ گی جہاں معیز اور آیان کے ساتھ شہریار اور ایہا بھی موجود تھے

"دعا مناہل کیسی ہے" ایہا فوراً اس کی طرف آئی

"ہماری مناہل اٹھ گئی بیا" بیانے منہ پر ہاتھ رکھا آنسو آنکھوں سے نکلنے کو بے تاب تھے لیکن یہ خوشی کے آنسو تھے شکر کے آنسو تھے باقی سب کے لبوں سے بھی شکر ادا ہوا آیان نے ارد گرد دیکھا

"معیز" پھر اچانک نظر معیز پر پڑی جو واپس جا رہا تھا وہ جانتا تھا وہ کہاں جا رہا ہے۔۔۔۔۔

"میری جان تھوڑا سا اور پی لو پھر دوائی بھی لینی ہے"

"بس ماما دل نہیں کر رہا" اس نے منہ پیچھے کر لیا

"اچھا چلو کچھ دیر بعد دودھ بھیجتی ہوں اس کے ساتھ دوائی کھا لینا وہ اس کے ماتھے پر پیار کر کے باہر آگے"

"حد ہوتی ہے" پکن میں آتے ہی وہ غصے سے بولیں شیلف پر بیٹھی پریشے کے ساتھ چائے بناتی دعانے بھی چونک کر صبا بگم کو دیکھا

"کیا ہو گیا خالہ"

"معیز کو کوئی خیال ہے مناہل کا دو ہفتے ہو گئے ہیں اسے گھر آئے کب سے اس کی راہ تک رہی ہے لیکن وہ نا جانے کیوں پردہ کیے بیٹھا ہے آتا بھی ہے تو اسے ملے بنا چلا جاتا ہے اب آئے گا تو میں بالکل نہیں جانے دوں گی" وہ غصے سے بولتی فریج میں سامان رکھ رہی تھیں پھر پلٹیں تو نظر پریشے پر پڑی وہ انہیں ہی دیکھ رہی تھی

"آنے دو اپنے باپ کو خیر نہیں اس کی" پریشے نے معصومیت سے سر ہلایا تو صبا بگم کی ہنسی چھوٹ گی آگے بڑھ کر اسے پیار کیا "جاؤ مناہل انتظار کر رہی ہے"

"اوکے" وہ جلدی سے مناہل کے پاس بھاگ گئی

وہ آنکھیں موندیں بیڈ کراؤن سے سر ٹیکائے لیٹی تھی جب پریشے نے دروازہ کھولا آہٹ پر اس نے آنکھیں کھولی پریشے بیڈ کی دوسری طرف سے چڑھ کر اس کے ساتھ بیٹھی

"کیا کر رہی تھی میری جان" مناہل نے اس کا ہاتھ پکڑا

"دعا خالہ کے ساتھ تھی آپ کو پتا ہے خالہ میرے لیے پنک کلاپر کانس جیسا فراک لے کر آئی ہیں وہ میں ان کی شادی پر پہنوں گی" مناہل مسکرائی اور اسے اپنے ساتھ لٹایا ساٹڈ لیمپ کی

روشنی مدہم کرتے اس کی نظر گلاب کے پھولوں پر پڑی لیکن نظریں موڑ کر وہ پریشی کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی ساتھ ساتھ وہ اس کی باتوں کا جواب بھی دے رہی تھی

رات گزرتی جا رہی تھی ہر طرف گہرا سکوت تھا اسے گھر آئے دو ہفتے ہو گئے تھے وہ صبا بیگم کے پاس رہ رہی تھی احمد ویلاز کے افراد دو تین دن بعد آکر اس سے مل جاتے تھے پریشی اس کے پاس ہی تھی کوئی بھی اسے بیڈ سے نیچے پاؤں نہیں رکھنے دے رہا تھا

اس نے گردن موڑ کر پھول اٹھائے نظریں کب سے اس دشمن جاں کی راہ تک رہی تھیں جو ایک بار بھی اس سے ملنے نہیں آیا تھا اس نے بیہوشی میں اس کے لمس کو اپنے پاس محسوس کیا تھا تو وہ اب کیوں نہیں آ رہا تھا وہ جانتی تھی روز اس کے سر ہانے پھول وہی رکھتا ہے لیکن وہ سامنے کیوں نہیں آ رہا وہ آہستہ سے اٹھی ماتھے پر اب بھی پٹی بندھی ہوئی تھی بال شانوں سے ڈھلک رہے تھے ڈوپٹہ اپنے گرد لپیٹ کر وہ ٹیرس پر آئی اور بائیں جانب گردن موڑ کر دیکھا کہ شاید آج بھی وہ ٹیرس پر ہو اور نظریں مل جائیں ذہن میں جھماکا سا ہوا نکاح کی صبح جب دونوں کی نظریں ملی تھی اور وہ جھٹ سے اندر بھاگ گئی تھی ہونٹوں کو خوبصورت سی مسکراہٹ نے چھو مناہل نے آگے ہو کر لان میں دیکھنا چاہا جو سنسان پڑا تھا مایوسی نے اسے گھیر لیا وہ ادا سی واپس بیڈ پر آکر لیٹ گئی

وہ نماز پڑھ کر بیٹھی ہی تھی کہ دعا اس کے لیے جو س لے کر کمرے میں آئی

"طبیعت کیسی ہے"

"ٹھیک ہوں" دو گھونٹ لے کر اس نے گلاس میز پر رکھ دیا
 "تم نے مجھے شادی کے کپڑے نہیں دیکھائے"
 "کل جب دکھانے آئی تھی تب تم سو رہی تھی لہنگا تو مانا گھر لے گی ہیں تم جلدی سے ٹھیک
 ہو جاؤ پھر گھر چلنا ساری شاپنگ دیکھاؤ گی"
 "آیاں نے پسند کیا ہے لہنگا؟"
 "نہیں اس نے ولیمے کا اپنی پسند سے لیا ہے لہنگا بیا اور مانا نے پسند کیا ہے"
 "اچھا ممانی کا بتاؤ"

"بہت مزا آیا کل۔۔۔۔ ایمان ماشاء اللہ اتنی پیاری ہے ممانی کو تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کون سا
 سوٹ چھوڑیں ہر رنگ اس پر اٹھ رہا تھا" مناہل کے کہنے پر دعا نے آیاں سے ایمان کے لیے
 شہریار کی بات کی جس پر آیاں نے ایمان سے پوچھنے کے بعد رشتہ قبول کر لیا تھا شہریار ہر لحاظ
 سے ایمان کے لیے پرفیکٹ تھا دو دن میں ہی ایمان اور شہریار کا رشتہ پکا ہو گیا مناہل کے ماموں
 اور خالو نے دعا اور ابیہا کی شادی آگے کرنی چاہی لیکن مناہل نے منع کر دیا تھا اب دعا اور ابیہا کی
 مہندی سے ایک دن پہلے شہریار اور ایمان کا نکاح تھا ایمان کی رخصتی ایک سال بعد ہونی طے
 پائی تھی

"ہاں اس میں کوئی شک نہیں وہ بہت پیاری ہے" مناہل نے آہستہ سے سر پر ہاتھ رکھا
 "کیا ہو اور دہورہا ہے" دعا فکر مند ہوئی
 "ہاں ہلکا سا"

"تو سو جاؤنا"

"سوتی ہوں کچھ دیر تک"

"تم آرام کرو میں خالہ کے پاس ہوں کچھ چاہیے ہو تو آواز دے دینا" مناہل نے سر ہلایا دعا کے

جاتے ہی وہ کچھ سوچتی ہوئی ٹیس پر آئی آسمان ابھی مکمل طور پر روشن نہیں ہوا تھا اس نے

دائیں جانب دیکھا گاڑ گھر کے باہر کھڑا تھا معیز جب سے احمد صاحب کے گھر شفٹ ہوا تھا اس

نے گھر کی دیکھ بھال کے لیے گاڑ رکھ لیا تھا مناہل نے کمرے میں آکر اپنا ڈوپٹہ ٹھیک کیا

کمزوری کے باعث چال میں لڑکھڑاہٹ تھی آئینے کے سامنے آکر اس نے اپنا عکس دیکھا پھر

بال کان کے پیچھے کر کے باہر چل دی لاؤنج میں کوئی نہیں تھا اس لیے وہ خاموشی سے گھر سے

نکل آئی دروازہ بند کرتے اس کو چکر آئے اس نے فوراً دیوار کا سہارا لیا فضا میں ہر طرف بھینی

بھینی خوشبو مہک رہی تھی پرندے چہچہاتے ہوئے رزق کی تلاش میں اپنے گھروں سے نکلنے

کے لیے تیار تھے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ گھر کے سامنے آئی گاڑ اپنی کرسی سے اٹھا

"بی بی جی آپ؟؟؟ کیسی ہیں آپ"

"میں ٹھیک ہوں معیز ہے اندر"

"جی وہ ابھی مسجد سے لوٹے ہیں" اس نے فوراً دروازہ کھول دیا مناہل اندر آگئی لاؤنج کی

طرف جاتے اس کی نظر ڈائمنگ کی کھڑکی سے باہر لان میں پڑی معیز کی پشت اس کی جانب

تھی وہ کرسی کی ٹیک پر سر ٹکائے آسمان کو دیکھ رہا تھا دوسری کرسی پر گلاب کے پھول رکھے

ہوئے تھے مناہل مسکرائی اور دیوار کا سہارا لیے باہر کی جانب آگئی اور آہستہ سے اپنے ہاتھ اس کی آنکھوں پر رکھے معیز چونکا

"میرادل جو تم پہ نثار ہے

یہ چاہتوں کا خمار ہے

تجھ سے خاموش سایہ اظہار ہے

مجھے دے سکے جو فقط سکوں وہ تیرا ایک دیدار ہے "معیز ٹھہر گیا ٹھنڈی ہوا نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا روح تک اتر جانے والی اس کی خوشبو محسوس کرتے ہی اس نے اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور انہیں پکڑے کھڑا ہو کر پلٹا وہ سامنے کھڑی تھی ہاں وہ وہی تھی اس کی ڈھڑکن اس کی زندگی۔۔۔ مناہل۔۔۔ کتنا سکون ملا تھا اسے سامنے دیکھ کر کتنے خوبصورت لمحے ایسے ہی بیت گئے مناہل کو جیسے ہوش آیا

"اپنی بیوی کے ساتھ کون ایسا کرتا ہے میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی "وہ خفا خفا سی چلتی اس کے سامنے آگئی معیز خاموشی سے اسے دیکھنے لگا آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گال پر پھسلا وہ پھولوں کی مہک۔۔۔ صبح کا اجالا۔۔۔۔۔ چاند کا نور بنے اس کے سامنے کھڑی تھی معیز نے رخ پھیر لیا اسے سارے ستم یاد آئے جو اس نے مناہل پر کئے تھے

"چلی جاؤ مجھے بات نہیں کرنی "معیز نے کمزور لہجے میں کہتے سر جھکا لیا

"کیوں "مناہل کو حیرت کا جھٹکا لگا

"جاؤ یہاں سے مناہل تمہاری طبیعت خراب ہے جا کر آرام کرو "معیز آنسو ضبط کر کے گویا ہوا

"ٹھیک ہے نہیں کرنی بات نہ کروں نہیں آؤں گی اب میں۔۔۔۔۔ بات بھی نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ چلی جاؤں گی" وہ بھگے لہجے میں کہتی پلٹ گی معیز جھٹکے سے مرٹا اور آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر گلے لگالیا

"بہت بری ہو تم مناہل بہت بری۔۔۔ بہت تنگ کیا ہے تم نے مجھے" وہ اسے زور سے اپنے آپ میں بھینچے کھڑا بول رہا تھا مناہل نے بھی اپنے بازو اس کے گرد پھیلا لیے

"جیسی بھی ہوں تمہاری ہوں" معیز نے اس کا چہرہ تھاما

"آئندہ مجھے تنگ کیا نا تو بات نہیں کروں گا"

"اچھا یہ بتاؤ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئے" آخر گلہ آگیا زبان پر

"تمہارا سامنا کرنے کی ہمت ہی نہیں تھی تمہیں اتنے درد دیے۔۔۔۔۔" مناہل نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا

"بھول جاؤ سب کچھ" مناہل نے کہا تو معیز نے اس کے ہاتھ کو عقیدت سے چوما

"تم نے مجھے اپنی کڈنی کیوں دی" مناہل کی نظریں جھک گئیں معیز اسے بغور دیکھ رہا تھا معیز نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا

"آئی لو یو مناہل آئی لو یو سوچ" مناہل ہولے سے مسکرائی آنکھیں بھیگ گئی پھر الگ ہوتے ہوئے کہا

"پھول تو دو" اس کی بات پر معیز پیچھے ہوا اور جھک کر پھول اٹھائے اور ایک اس کے سامنے کیا

"آئی لو یو" پھر دوسرا آگے کیا

"آئی عشق یو" مناہل نے ہنستے ہوئے وہ بھی پکڑ لیا اب کی بار معیز نے پانچ پھول اس کی طرف

بڑھائے

"یہ پریشی کی بہن یا بھائی کے لیے" مناہل کے پھول پکڑتے ہاتھ ر کے معیز مسکرا کر اسے دیکھ

رہا تھا جس پر وہ بلش کر گئی

"عرض کیا ہے" مناہل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"میری جانِ جاں میرا یقیں تو کر

میری دھڑکنوں پر تیرا اختیار ہے

تجھے دیکھنا تجھے سوچنا

یہی سرمائے حیات ہے

تیرا ذکر ہو تیری بات ہو

وہیں زندگی تمام ہو

ذرا سننا تو مجھ کو غور سے

تو خدا کی طرف سے انعام ہے

تیری ہر معصوم ادا پر

میرادل تجھ پہ نثار ہے

"مناہل حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

"یہ---یہ تم نے لکھی ہے" فرط جذبات سے وہ اٹکتے ہوئے بولی
 "مسسز تو اور کون لکھ سکتا ہے" معیز نے اس کی کمر میں بازو ڈال کر اسے اپنے قریب کیا
 "اومانی گارڈ معیز احمد نے میرے لیے شاعری لکھی ہے" وہ چیخ کر بولی
 "معیز احمد تو گوڈے گوڈے آپ کے عشق میں ڈوب گیا ہے یہ شاعری کیا چیز ہے" مناہل
 ہنسی اور پھر ہنستی چلی گی معیز کھو گیا اس کی ہنسی میں وہ جھکا۔۔۔۔۔ وہاں الفاظ ختم ہو چکے
 تھے محبت بھرے جذبات نے انہیں گھیر لیا تھا صبح صادق کے خوبصورت وقت میں وہ دونوں
 ایک دوسرے میں گم تھے ہوئیں انکے سنگم پر رقصاں تھیں پھول شرمنا کر لہرا رہے تھے ایسا
 لگ رہا تھا کہ چاروں طرف محبت ہی محبت چھا گئی ہے

حسن و رنگ کی فضا چاروں سو چھائی ہوئی تھی مہرون اور سلور کام والی میکسی پہنے مناہل براہڈل
 روم کی جانب بڑھی آج دعا اور ایہا کی بارات تھی وہ ابھی آگے بڑھ ہی رہی تھی کہ اچانک کسی
 نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف کیا اس کی چیخ نکلتے نکلتے رکی
 "مسسز کیا ہو گیا ہے میں ہوں"
 "اف معیز ڈرا دیا مجھے"
 "بہت پیاری لگ رہی ہو" معیز نے محبت سے کہا
 "آپ بھی" معیز اس کی مہندی دیکھنے لگا
 "ویسے بہت ظالم ہو دو دن سے دور ہو مجھ سے" مناہل نے ہلکی سی چھپت اس کے گال پر لگائی

"اچھی بات ہے قدر کریں بیوی کی اب ہٹیں مجھے دعا اور ابیہا کو باہر لے کر آنا ہے آپ جائیں
 آیان کے پاس "منہاہل مسکرا کر کہتی آگے بڑھ گی ایمان اور شہریار کے نکاح کے دن سے منہاہل
 دعا اور ابیہا کے پاس تھی مہندی کی تقریب میں ہی اس کی معیز سے بس تھوڑی دیر بات ہو سکی
 تھی اور اب معیز کا دل اس کے لیے ادا ہونے لگا تھا
 کچھ دیر بعد ہی دعا اور ابیہا کو اپنے اپنے دو لہے کے پاس لا کر بیٹھایا گیا دونوں پر ٹوٹ کر روپ آیا
 تھا سب دیکھنے والوں کے منہ سے بے ساختہ "ماشاء اللہ" ادا ہوا کسی کے اشارے پر منہاہل
 ایمان کی جانب مڑی جو پیچ رنگ کے سوٹ میں بہت پیاری لگ رہی تھی
 "ایمان بات سننا"

"جی"

"میرا موبائل برائڈل روم میں رہ گیا ہے لے آؤ گی پلیز"
 "جی ابھی لے کر آتی ہوں" وہ آگے بڑھ گی
 کمرے میں آتے اس نے ارد گرد نظر دورائی لیکن اسے موبائل نہیں ملا وہ کندھے اچکا کر مڑی
 ہی تھی کہ شہریار سے اس کی ٹکڑے ہوتے ہوتے بچی
 "آ۔۔ آپ" وہ گھبراگی نکاح کے بعد ان کی اب ملاقات ہوئی تھی
 "جی میں اور کب تک مجھ سے بھاگنے کا ارادہ ہے" شہریار نے قدم اس کی طرف بڑھایا تو وہ دو
 قدم پیچھے ہوئی

"میں تو نہیں بھاگ رہی" شہریار جوں جوں آگے بڑھ رہا تھا وہ پیچھے جاتی جا رہی تھی ہیل کی وجہ سے ایمان کا قدم شہریار کے برابر تک آ رہا تھا ورنہ وہ اس کے کندھوں تک تھی پیچھے صوفہ تھا شہریار نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"گر جاؤ گی"

"مناہل میرا انتظار کر رہی ہوں گی مجھے جانا ہے" وہ سائڈ سے جانے لگی لیکن شہریار نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے

"ایمان میں بات کرنا چاہتا ہوں" ایمان رک گئی

"میری طرف دیکھو" ایمان نے پلکیں اٹھائیں شہریار کی دھڑکنیں تیز ہوئی

"اف ظالم اب بات کیسے کروں میں"

"ایسے کریں گے تو میں چلی جاؤں گی"

"اچھا اچھا مذاق کر رہا تھا دیکھو ادھر"

"نکاح سے خوش ہو" ایمان نے سر ہلایا

"میں ابھی کوئی وعدے نہیں کروں گا کہ میں تمہیں خوش رکھوں گا کوئی دکھ تمہیں نہیں چھوئے گا یہ سب تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا۔۔۔ تم ہمیشہ مجھے اپنے چاروں طرف پاؤں گی جب جب تمہیں میری ضرورت ہوگی میں تب تب بنا تمہارے کہے تمہارے پاس آ جاؤں گا" ایمان کی آنکھوں میں نمی آ گی شہریار اس کے دونوں ہاتھ تھامے کھڑا تھا

"کچھ کہنا ہے" ایمان نے سر ہلایا

"کہو میں سن رہا ہوں" ایمان نے بھیگی پلکیں اٹھائیں
 "شہریار" پہلی دفعہ ایمان نے اس کا نام لیا تھا شہریار تو خوشی سے جھوم اٹھا
 "جی"

"میں میٹرک میں تھی جب ماما بابا کی دیتھ ہوگی تھی ان کے بعد پھپھو نے ہمیں پالا ان کا بھی اپنا
 گھر تھا اس لیے ہم دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کے لیے سب کچھ تھے میں شادی کرنا ہی
 نہیں چاہتی تھی بھائی نے مجھے بہت پیار دیا ہے میری زندگی میں بھائی کے بعد آپ آئے ہیں میں
 نہیں جانتی میری آنے والی زندگی کیسی ہوگی میں آپ کو خوش رکھ سکوں گی یا نہیں آپ کی
 امیدوں پر پورا اتر سکوں گی یا نہیں" شہریار نے اسے بولنے دیا دلوں کی باتیں جان لینے میں ہی
 بہتری ہوتی ہے وہ اسے اب چپ کروادیتا تو وہ پتا نہیں ان باتوں کو لے کر کیا کیا سوچتی رہتی
 "اگر کبھی مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے یا میری کوئی بات بری لگ جائے تو مجھے معاف کر دیجئے گا
 لیکن پلیز مجھے کبھی چھوڑیے گا نہیں مجھے بہت ڈر لگتا ہے رشتوں کے بکھر جانے سے ان کے
 چھوٹ جانے سے" وہ سکنے لگی شہریار کو اندازہ تھا وہ بہت سینسیٹو ہے آیا ان بھی اسے یہ بات
 بتا چکا تھا کہ ان کے والدین کی وفات کے بعد ایمان بہت ڈرتی ہے وہ بہت نازک دل کی ہے
 شہریار نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا
 "کبھی بھی یہ بات اپنے ذہن میں مت آنے دینا ایمان کے میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں" پیچھے ہو
 کر اس نے ایمان کا چہرہ اٹھاما

"مجت کی ہے میں نے تم سے تم مجھے پہلی نظر میں اچھی لگی تھی یہ بات اپنے ذہن سے نکال دو کہ میں تم سے ناراض ہو سکتا ہوں تم میرے دل میں رہتی ہو سمجھی" شہریار نے آہستہ سے اس کے آنسو صاف کیے

"کوئی بھی بات ہو کوئی بھی مسئلہ ہو کچھ بھی کہنا ہو یہ بندہ حاضر ہے اب مسکرا کر دکھاؤ" ایمان مسکرائی تو اس نے اس کے سر پر پیار کیا

"گڈ گرل" شہریار نے میز پر پڑے باکس سے ٹشو نکالے اور اس کے آنسو صاف کرنے لگا "پر سو کا پورا دن میرے ساتھ گزارنا ہے" ایمان نے اسے دیکھا "لیکن"

"لیکن ویکن کچھ نہیں آیان سے پوچھ چکا ہوں" دروازے کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر پیچھے

ہوئی مناہل ہاتھ کمر پر رکھے دونوں کو گھور رہی تھی

"وہ مجھے آپ کا موبائل مل ہی نہیں رہا تھا"

"تو تم نے شہریار کو بلایا"

"نہیں میں نے نہیں"

"بس سب سمجھ آرہا ہے" مناہل اسے تنگ کرنے لگی

"نہیں سچی میں نے نہیں بلایا" وہ روہانسی ہوئی شہریار نے مناہل کو گھورتے ہوئے ایمان کو

کندھے سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا

"ایسے ہی تنگ کر رہی ہے" مناہل ہسنے لگی

"جلدی سے باہر آ جاؤ سب انتظار کر رہے ہیں" اس کے جاتے ہی ایمان نے شہریار کی طرف
رخ کیا

"میرا کا جل پھیل تو نہیں گیا"

"نہیں ٹھیک ہے آ جاؤ بہت پیاری لگ رہی ہو" وہ دونوں ساتھ چلتے باہر آ گئے اس طرح ہنستے
مسکراتے دعا اور ایسا اپنے پیا کے ساتھ ان کے دیس چلی گی ایک نئے سفر پر۔۔۔ نئے رشتوں
کے سنگ نئی بہاروں کی طرف۔۔۔ نئی منزل کی طرف

آیان کی کچھ کزنیں اور ایمان دعا کو آیان کے کمرے میں لے کر آئی اور اسے بیڈ پر بٹھا یا سب
کے جانے کے بعد ایمان دروازہ بند کر کے دعا کے پاس آئی

"آپ کو کچھ چاہیے بھابھی"

"نہیں تھینک یو" دعا نے مسکرا کر کہا

"آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں" ایمان نے سچے دل سے تعریف کی لال اور کو پر رنگ کے لہنگے
میں دعا واقع ہی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

"تھینک یو سوچ تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو شہریار نے بتایا ہوگا" دعا نے شرارت سے کہا تو
ایمان شرماگی

"آپ آرام کریں بھائی آتے ہی ہوں گے" کہتے ہی وہ کمرے سے چلی گی دعا پیچھے تکیے سے ٹیک
لگا کر آرام سے بیٹھ گی اور کمرے کا جائزہ لینے لگی.

کمرہ بہت نفیس سا ڈیکوریٹ کیا گیا تھا کمرے میں ایش وائٹ رنگ کیا گیا تھا الماری کے اوپر لائٹنگ لیٹر سے دعا اور آیان کے انگلش کے لفظ رکھے ہوئے تھے جو جگمگا رہے تھے بیڈ کے پاس ایک ٹیبل پر کینڈل سے ڈیکوریٹ کر کے گلاب کی پتیاں بچائیں گئیں تھیں اور بیڈ کے چاروں طرف گلاب اور چمبیلی کے چھوٹے چھوٹے بوکے لگائے گئے تھے۔ کچھ دیر ہی گزری تھی جب آیان کمرے میں آیا دعا سیدھی ہو کر بیٹھی آیان دروازہ بند کرتا قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا شیروانی اتار کر اس نے صوفے پر رکھی اب وہ اوف وائٹ شلوار قمیض میں موجود تھا دعا کے سامنے بیٹھتے اس نے سلام کیا جس کا آہستہ سے دعا نے جواب دیا دعا کی لرزتی پلکیں اس کی دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی جب دو منٹ تک آیان کچھ نہیں بولا تو دعا نے سر اٹھایا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"آیان آپ مجھے کنفیوز کر رہے ہیں میں کبھی اتنی کنفیوز نہیں ہوئی" دعا کی بات پر وہ ہنسا

"مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہا میں کیا بولوں"

"خوش ہیں"

"خوش خوش تو بہت چھوٹا لفظ ہے دعا میں کیسا محسوس کر رہا ہوں آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتی"

"دعا مسکرائی جانتی تھی وہ اس سے بہت محبت کرتا ہے آیان نے آہستہ سے اس کے حنائی ہاتھ تھامے چوڑیاں کھنکی

"جانتی ہیں دعا مجھے بلکل امید نہیں تھی کہ میں آپ کو اپنی زندگی میں شامل کر سکوں گا چھ سال پہلے جب آپ مجھ سے دور ہوئی تھی میری ساری ہمت ختم ہو گئی تھی پھر چھ سال بعد دوبارہ

آپ سے ملنا میرے لیے کسی معجزے سے کم نہیں تھا جانتی ہیں ہم انسان ہیں نا ہم جلدی ہر بات کا فیصلہ کر لیتے ہیں خود ہی سے اختتام سوچ لیتے ہیں لیکن جو ہمیں تخلیق کرنے والا ہے وہ ہم سے کتنی محبت کرتا ہے یہ بات ہم انسان سوچتے ہی نہیں ہیں "اس کی آواز بھینگ گئی" ہم کس مقصد کے لیے دنیا میں بھیجے گئے تھے اور ہم کیا کرتے پھر رہے ہیں دعا جب ہم اس ذات پر یقین کرنے لگ جائے گے نا اپنا آپ اس کے حوالے کر دیں گے اس کی رضا میں راضی رہنا سیکھ لیں گے تب ہی ہم خوش رہ سکتے ہیں میں نے آپ سے محبت کی لیکن دعا میں نے صرف پانے کی حد تک کو محبت سمجھا وہ تو میں بہت دیر بعد جا کر سمجھا کہ محبت پاہ لینا تھوڑی ہے جب میں نے اپنا آپ اللہ کے حوالے کیا اس ذات سے دل لگایا تو اس نے مجھے سمیٹ لیا اس نے میری بے چین روح کو سکون دیا اور پھر بڑی محبت سے میری دعا پر کن کہہ دیا "دعا بھیگیں آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"دعا آپ میرا انعام ہیں جو کہ مجھے میرے اللہ نے دیا ہے" آیان نے اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑا ایک آنسو ٹوٹ کر دعا کی گال پر گرا

"مجھے میری دعا ایسی بلکل اچھی نہیں لگتی مجھے غصے والی دعا اچھی لگتی ہے جو ایک گھوری سے سامنے والے کی بولتی بند کر دیتی ہے" دعا نے ہاتھ اٹھا کر آنسو صاف کیا

"اف ویسے یونیورسٹی میں تو بہت غصے والی تھی"

"ہر لڑکی کو ایسا ہی ہونا چاہیے روب اور دب دے سے ہی بات کرنی چاہیے میرا پیار سے بات کرنا صرف آپ کے لیے ہے"

"اسی بات نے مجھے آپ کا دیوانہ بنایا ہے" آیان نے سائڈ دراز سے ایک لال مٹھی ڈبہ نکا کر اسے
کھول کر دعا کے سامنے کیا

"یہ میری طرف سے چھوٹا سا تحفہ" دعا نے اپنی کلائی سامنے کی تو آیان نے مسکراتے ہوئے
اس کے ہاتھ میں بریسٹ پھنادی

"تھینک یو سو مچ یہ بہت پیاری ہے" آیان نے پیار سے اس کی پیشانی پر چمکتی بندیا ٹھیک کی
"بہت پیاری لگ رہی ہیں" دعا نے نظریں جھکا دیں آیان اس کی اس ادھر دل و جان سے فدا ہوا

مجھے تب بھی محبت تھی
مجھے اب بھی محبت ہے
تیرے قدموں کی آہٹ سے
تیری مسکراہٹ سے
تیری باتوں کی خوشبو سے
تیری آنکھوں کے جادو سے
تیری دلکش اداؤں سے
تیری قاتل جفاؤں سے
مجھے تب بھی محبت تھی
مجھے اب بھی محبت ہے
تیری پلکوں کے جھکنے سے

تیری ہر ایک عادت سے
مجھے تب بھی محبت تھی
مجھے اب بھی محبت ہے

شام کے سائے لہرائے تو پرندوں نے اپنے گھروں کا رخ کیا بارات کے اگلے دن علی اور ایما کا ولیمہ تھا اور آج آیان اور دعا کا۔۔۔۔۔ معیز آکسفورڈ بلیورنگ کا پینٹ کوٹ پہنے بالوں کو سلیقے سے بنائے بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا جبکہ مناہل نے بھی آکسفورڈ بلیورنگ کی ساڑھی پہن رکھی تھی ہلکے سے میک اپ نے اسکی باوقار شخصیت کو اور بھی نکھار دیا تھا پریشے نے رائل بلیو میکسی پہنی ہوئی تھی جو اس پر بہت بیچ رہی تھی۔

"کیا بات ہے مسز فل میچنگ" معیز نے اسے تیار دیکھا تو کہا
"جی بلکل ہماری فیملی ایک ہی کلر میں پہچانی جائے گی۔" مناہل نے مسکرا کر کہا یہ اس کا شوق تھا کہ معیز وہ اور پریشے ہم رنگ کپڑے پہنے

"بہت پیاری لگ رہی ہو"

"تھینک یو چلیں اب"۔ معیز نے ایک ہاتھ سے پریشے کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے سے مناہل کا اور کمرے سے باہر آگئے

"واہ جی کیا بات ہے تھیم بنائی ہے آپ نے" سبیل اور سنان نے خوشگواریت سے پوچھا۔

"جی جناب۔" مناہل سبیل کے ساتھ جا کر کھڑی ہوئی اور صارم کو اٹھایا

"میرا بے بی کیا کر رہا ہے" سبج نے قاسمی رنگ کا سوٹ پہنا تھا اور سنان نے بلیک پینٹ کوٹ
 - "بھائی ایک سیلفی تو بنتی ہے" سلمہ بیگم اور احمد صاحب مسکرا کر بچوں کو دیکھ رہے تھے
 سنان اور سبج نے صارم کے ساتھ تصویریں بنوائی پھر مناہل اور معیز نے پریشے کو گود میں
 لے کر تصویر بنائی۔ احمد صاحب اور سلمہ بیگم کے ساتھ تصویریں بنا کر سنان معیز اور مناہل کی
 جانب مڑا

"بھائی بھابھی اب آپ دونوں ذرا ادھر کھڑے ہو جائے" وہ دونوں مسکرا کر ایک ساتھ
 کھڑے ہو گئے

"بھائی آپ کی ہی ہیں" سنان کی بات پر مناہل نے اسے گھورا اور پھر معیز کو جو اس کی کمر کے
 گرد بازو پھیلا چکا تھا

"معیز شرم کرو انکل آنٹی کیا سوچیں گے اور پریشے کا تو خیال کرو"

"ماما بابا ہمیں دیکھ ہی نہیں رہے اور پریشے صارم کے ساتھ کھیل رہی ہے"

"واہ واہ کیا تصویر آئی ہے سائڈ پاز کی چلیں اب ادھر دیکھیں" مناہل نے سنان کو گھورا وہ

دونوں ساتھ ہی کھڑے تھے جب کسی کے جو توں کی آہٹ ہوئی سب نے سنان کے پیچھے دیکھا
 تو ایشا کھڑی تھی سب کھڑے ہو گئے

"تم" معیز آگے بڑھنے لگا تھا تبھی مناہل نے اس کا بازو پکڑ لیا

"میں آپ سب کو ڈسٹرب کرنے نہیں آئی میں سچے دل سے آپ سب سے معافی مانگنے آئی ہوں بہت غلط کیا میں نے۔۔۔۔۔ اتنا غلط کہ اب سوچوں تو خود سے نفرت محسوس ہوتی ہے" وہ مناہل کی طرف بڑھی

"مناہل خدار مجھے معاف کر دو غلطی میری تھی میں نے اپنا گھر بنانے کی کوشش ہی نہیں کی اور مواد الزام تمہیں ٹھہرا دیا میں نے دھوکے سے معیز کو حاصل کیا تم پر الزام لگایا تمہارے ساتھ میں نے بہت غلط کیا ہے آج اسکی سزا مجھے یہ ملی کہ میری خود کی بیٹی نے مجھے ماں ماننے سے انکار کر دیا" ایشا بولتے بولتے رونے لگی مناہل آگے بڑھی اور اسے گلے لگایا۔

"ایشا تمہیں پچھتاوا ہو رہا ہے اور یہی اس بات کی ضمانت ہے کہ تمہارا دل اب بدل چکا ہے اور اس نئی ایشا سے میں دوستی کرنا چاہوں گی بنو گی میری دوست؟" مناہل نے پیار سے کہا ایشا نے سراٹھا کر اس عظیم لڑکی کو دیکھا

"مجھے معاف کر دو مناہل پلیز مجھے معاف کر دو"

"بس اب رونا نہیں پریشے بیٹا یہاں آؤ" پریشے مناہل کے پاس آئی

"بیٹا یہ آپ کی ماما ہیں"

"میری ماما آپ ہیں" ایشا نے سسکی لے کر منہ پر ہاتھ رکھا

"جی بیٹا میں آپ کی مناہل ماما ہوں اور یہ آپ کی ایشا ماما ہیں اور ماما کی جان کون ہوتی ہے؟"

"انکی اولاد۔" پریشے نے کہا تو پیچھے کھڑے باقی سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی

"بلکل صحیح اب آپ جاؤ ان کے پاس۔"

پریشے ایشا کی جانب بڑھی اور اسکا ہاتھ پکڑا
 "ایشاماما۔" ایشا نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکو گلے لگالیا اور بے تحاشہ پیار کیا پھر اٹھ کر
 مناہل کے پاس آئی اور پریشے کا ہاتھ پکڑ کر مناہل کو دیا
 "یہ تمہاری اور معیز کی بیٹی ہے میری ایک گھنٹے بعد کی فلائٹ ہے میں ہمیشہ کے لیے جارہی
 ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا" آخر میں وہ معیز کو کہتی روتے ہوئے باہر نکل گئی
 "چلو بچوں آئیے ہمارا انتظار کر رہا ہوگا" احمد صاحب پریشے کے ساتھ باہر نکل گئے باقی سب بھی
 ان کے پیچھے باہر چلے گئے معیز نے آگے بڑھ کر مناہل کے کندھے پر ہاتھ رکھا
 "چلیں" معیز نے اپنا ہاتھ آگے کیا جس پر مناہل نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ رکھ دیا اور دونوں
 باہر کی جانب چل دیے

"ناابو پری مجھے نی دے ری" صارم اپنے تو تلی آواز میں معیز کو پریشے کی شکایت لگانے لگا
 "پریشے بیٹا صارم جو مانگ رہا ہے اسے دے دو" معیز بیڈ پر بیٹھالیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا صارم
 کے آنے پر بھی اس کی نظریں اپنے کام پر ہی تھی پریشے باہر لاؤنج میں بیٹھی تھی
 "ڈیڈی صارم کلرمنہ میں ڈالتا ہے" صارم بامشکل بیڈ پر چڑھا
 "صارم آپ چھوٹے ہو کلرا بھی نہیں لینے" معیز کا دھیان ابھی بھی لیپ ٹاپ پر تھا
 "میں چھوٹائی میں اتنا بڑا بے بی چھوٹا" صارم نے بولتے ہی بیڈ پر سوئے عاشر کا ہاتھ پکڑا اور
 جھک کر اس کے منہ پر پیار کرنے لگا صارم کا پیار بھی کسی پہلوان کی طرح ہوتا تھا عاشر جو ویسے

ہی نیند کا کچا تھا اس کے ہاتھ پکڑتے ہی فوراً اٹھ گیا معیز نے فوراً لپ ٹاپ سائڈ پر رکھ کر صارم کراٹھایا

"یہ کیا کر دیا اس نے تو سارا گھر سر پر اٹھا لینا ہے" صارم نے منہ بنا کر معیز کے بازو سے نکل کر عاشر کی طرف جانا چاہا جو ننھے ننھے ہاتھوں سے اپنی آنکھیں مل رہا تھا

"تا ابو میں بے بی پار"

"شش چپ کر جا صارم یہ رونے لگ گیا نا تو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا" معیز آہستہ سے عاشر کو تھپکنے لگا سبیل اور سلمہ بیگم سنان کے ساتھ بازار گی تھیں جبکہ مناہل ہاسپٹل کوئی ایمر جینسی کیس دیکھنے گی تھی ابھی ایک ہفتہ ہی ہوا تھا اس نے دوبارہ ہاسپٹل جو اُن کیا تھا عاشر کی پیدائش تک سب نے اسے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا تھا معیز تو ایک پل کے لیے بھی اس سے بے خبر نہیں ہوتا تھا عاشر کے بعد بھی سات ماہ سے وہ گھر ہی تھی

"میں بابی ماما کو بتاؤ گا تا ابو مجھے ڈانٹا" اصل میں صارم کہنا چاہ رہا تھا "میں بڑی ماما کو بتاؤ گا کہ تا یا ابو نے مجھے ڈانٹا ہے"

"نہیں میں نے ڈانٹا نہیں ہے میں تو پیار سے کہہ رہا ہوں جب بڑی ماما آئیں گی نا تب آپ بے بی کو پیار کرنا" وہ صارم کو سمجھا ہی رہا تھا کہ عاشر جو کب سے آنکھیں مسلتا انتظار کر رہا تھا کہ کوئی اسے اٹھائے گا گلا پھاڑ کر رونے لگا معیز نے فوراً صارم کو ایک طرف بٹھایا پریشے عاشر کی آواز سن کر اس کے پاس آگے معیز نے عاشر کو اٹھا کر اس کے سر کے نیچے ہاتھ رکھا اور اسے بلانے لگا

"عاشق میری جان ڈیڈی نے بے بی کو اٹھالیا" دو منٹ کے لیے عاشق چپ ہو کر اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا

"گڈ ایوننگ برادر کیسے ہو" پریشے معیز کے پیچھے کھڑی ہو کر عاشق کے سامنے جھکی عاشق نے مسکراتے ہوئے ہاتھ منہ میں ڈالا

"نو بے بی" معیز نے اس کا ہاتھ پکڑ کر منہ سے نکالا

"میں بے بی پی" اس کا مطلب تھا میں بے بی کو پی کروں گا صارم معیز کی گود میں چڑھنے لگا

"یار صبر کر میرے دوست اس کی ماں ابھی نہیں ہے یہ بگڑ گیا تو کسی کے ہاتھ نہیں آئے گا"

عاشق کی کھلکھلا کر ہنسنے پر معیز مسکرایا پریشے اس کے ساتھ کھیل رہی تھی معیز دونوں کو پیار

سے دیکھنے لگا عاشق کی آنکھیں مناہل پر تھی باقی وہ معیز کی کاپی تھا عاشق مناہل کا چچہ تھا دو منٹ

کے لیے بھی مناہل اس کی آنکھوں سے دور ہوتی تو وہ پورا گھر سر پر اٹھالیتا تھا اس لیے مناہل نے

صبح آٹھ سے بارہ بجے تک اپنی ڈیوٹی ٹائمنگ کر دی تھی کیونکہ یہ عاشق کے سونے کا وقت ہوتا تھا

لیکن آج اسے شام میں ہی ہاسپٹل جانا پڑا وہ عاشق کو سلا کر گئی تھی اور خاص معیز کو کہا تھا کہ

جب تک کوئی اسے چھیڑے گا نہیں یہ نہیں اٹھے گا لیکن صارم نے یہ کارنامہ انجام دے دیا تھا

اور اب براہوا عاشق جو ہنس کر پریشے کے ساتھ کھیل رہا تھا اچانک رونے لگا معیز جو مناہل کو ہی

کال ملا رہا تھا فوراً پریشے کے پاس آیا مناہل کا فون شاید سائلنٹ پر تھا

"ڈیڈی یہ چپ ہی نہیں کر رہا" پریشے روہانسی ہوئی

"بے بی نو کرائے ماما اینگریں" (بے بی نو کرائے ورنہ ماما اینگری ہو جائیں گی) صارم کی بات پر

پریشے اور معیز ہسنے لگے معیز عاشق کو اٹھائے کمرے میں چکر کاٹنے لگا

"چپ کر جاؤ" اس کی کمر سہلاتے معیز کمرے میں گھوم رہا تھا

"پری جاؤ کلثوم آنٹی (ملازمہ) کو بولو عاشق کا فیڈر بنا دیں اور داد اجان کو بولو صارم کو اٹھا

لیں" پریشے فوراً باہر بھاگ گئی پانچ منٹ بعد وہ فیڈر لے کر معیز کے پاس آئی معیز نے عاشق کو

گود میں بٹھایا اور فیڈر اس کے منہ سے لگایا لیکن ناجی عاشق نے تو ایک ہاتھ مار کر فیڈر پیچھے کیا

"میرے بیٹے نہیں ہو پی لو" معیز نے التجا کی لیکن سن کون رہا تھا وہ تو زور و شور سے رونے میں

مصروف تھا معیز نے ایک بار پھر کوشش کی اس بار بھی ناکام احمد صاحب نے کمرے کا دروازہ

کھولا

"اس کو کس نے اٹھایا ہے"

"یہ صاحب زادے" اس نے صارم کی طرف اشارہ کیا جو میز پر رکھے اخبار کو تہس نہس کر رہا

تھا احمد صاحب نے اسے گود میں اٹھایا

"منابل کے علاوہ اب یہ کسی سے چپ نہیں ہوگا" احمد صاحب صارم کو لے کر کمرے سے باہر

نکل گئے معیز نے ایک بار پھر فیڈر اس کے منہ کو لگایا لیکن اس نے جھٹکے سے روتے ہوئے رخ

موڑ لیا

"شرم کرو یا رباپ ہوں تمہارا مانا کہ ماں بہت حسین ہے اس کی گود میں تمہیں سکون ملتا ہے
لیکن یا رباپ کی بھی تھوڑی عزت کر لو" وہ خاموش ہو کر اسے سننے لگا جیسے اسے معیز کی باتیں
سمجھ آرہی ہوں

"سارا وقت میری مناہل سے چپکے رہتے ہو تھوڑا میرا بھی خیال کیا کرو" اور بس یہ بات عاشق کو
ناگوار گزری اور اس نے گلہ پھاڑ کر دوبارہ رونا شروع کر دیا
لیمن رنگ کے فراق کے نیچے وائٹ چوردی دار پاجامہ پہنے وائٹ ہی رنگ کا ڈوپٹہ پن اپ کیے
اس نے گھر کے اندر قدم رکھا اور گھر میں آتے ہی عاشق کی آواز نے اس کا استقبال کیا وہ لاؤنج
میں آئی احمد صاحب صارم کو گود میں اٹھائے بیٹھے تھے
"اسلام علیکم"

"وعلیکم اسلام شکر ہے مناہل بیٹا آپ آگے عاشق نے رو کر اپنا برا حال کیا ہوا ہے"
"اٹھ کیسے گیا"

"آپ کے لاڈلے کے کام ہیں" انہوں نے صارم کی طرف اشارہ کیا

"بڑی ماما" مناہل نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا

"آپ نے بے بی کو اٹھایا ہے"

"میں بے بی پیار کرا" مناہل نے اس کی گال پر پیار کیا

"آپ یہاں بیٹھو میں بے بی کو دیکھتی ہوں وہ جلدی سے اپنے کمرے میں آئی دروازہ کھولتے ہی اس کا سر چکڑایا سارے کھلونے کمرے میں بکھڑے ہوئے تھے معیز عاشر کو اٹھائے کھڑکی سے باہر لان کے منظر دکھانے کی کوشش کر رہا تھا

"یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے" معیز اور پریشہ مناہل کی طرف پلٹے مناہل نے فوراً آگے بڑھ کر عاشر کو معیز سے لیا

"کیا ہو گیا میرے بے بی کو" وہ اسے اٹھا کر بیڈ پر بیٹھی

"پری جاؤ آنٹی کو کہو یہ دودھ نیم گرم کر دیں"

"کیا ہو گیا میرے بیٹے کو کیوں روئی جا رہا تھا ایسے بھی کوئی روتا ہے" وہ اسے اپنے سامنے بیڈ پر

لٹا کر اس کے کپڑے صحیح کرنے لگی اب وہ بالکل چپ تھا

"مم!!!--مم!!!--" عاشر اپنے لفظوں میں مناہل سے باتیں کرنے لگا معیز دھڑم سے

مناہل کے ساتھ لیٹ گیا

"بہت مشکل ہے یار بچے چپ کرانا" معیز کی بات پر مناہل ہنسی

"نووووو۔۔۔مم۔۔۔مم"

"ڈیڈی نے تنگ کیا تھا میرے بیٹے کو" پریشہ سے فیڈر لے کر اس نے عاشر کو اپنی گود میں لٹایا

اور بسم اللہ پڑھ کر اسے پلانے لگی

"بہت تیز ہے یار یہ" معیز نے اس کا چھوٹوں سا پاؤں چوما

"تیز نہیں ہے بس اپنی ماما کے بغیر رہتا نہیں ہے میرا شہزادہ" مناہل نے جھک کر اس کی گال چومی۔۔۔ معیز نے مسکراتے ہوئے مناہل کے کندھے پر سر رکھ دیا

اس وقت وہ لوگ فرانس کے دار الحکومت پیرس میں موجود تھے۔ رات اپنے پر پھیلا چکی تھی پیرس میں اس وقت روشنیاں ہی روشنیاں نظر آرہی تھیں آسمان بھی ان روشنیوں میں ڈوب چکا تھا چاند اپنی روشنی بکھیرتا ہوا ان روشنیوں کو دیکھ رہا تھا ستارے ٹمٹما رہے تھے ایسے ہی ایفل ٹاور بھی برقی قمتوں سے جگمگا رہا تھا ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ستارے ایفل ٹاور پر آکر جگمگا رہے ہیں۔ ٹاور کی نیچے دریائے سین بھی چگمگا رہا تھا مختلف کشتیاں وہاں سے گذر رہی تھیں جس میں موجود لوگ ہستے مسکراتے سفر کر رہے تھے دریا کے ساتھ بہت سارے ہوٹلز موجود تھے ٹاور کے ایک طرف لڑکا چہرہ ماسک سے چھپائے آگ کی سلاخوں سے کرتب دکھا رہا تھا اور اسکے چاروں طرف موجود تما شبین اس کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے لوگ رک رک کر ٹاور کے سامنے تصویریں بنا رہے تھے

کالی جینز پیروائٹ شرٹ کے اوپر کوٹ پہنے ایک ہاتھ میں مناہل کا ہاتھ تھامے اور دوسرے میں عاشر کو اٹھائے وہ آگے چل رہا تھا براؤن کوٹ پر دوپونیاں بنائیں پریشے چہک کر ان دونوں سے آگے چل رہی تھی وہ دریائے سین کے پاس ٹہل رہے تھے

لوگ ہستے مسکراتے ان کے ساتھ سے گزر رہے تھے مناہل نے عاشر کی گال کو ہاتھ لگایا

"ٹھنڈ تو نہیں لگ رہی" اس کے سر کی ٹوپی ٹھیک کرتے مناہل نے کہا عاشر کو بات تو سمجھ میں نہیں آئی لیکن وہ مناہل کے دیکھنے پر ہی کھلکھلانے لگا وہ چلتے چلتے ٹاور کے سامنے آگئے تھے

"معیز یہاں کھڑے ہو میں تصویر بناتی ہوں"

"پریشہ جانی ڈیڈی کے ساتھ کھڑی ہو" مناہل ان کی تصویریں بنانے لگی معیز نے پاس سے جاتے ایک لڑکے کو روک کر تصویر کا کہا لڑکے نے مسکرا کر سر ہلاتے معیز کے ہاتھ سے موبائل پکڑ لیا اور ان کی مکمل فیملی پیکیجری مناہل کی نظر آئس کریم سٹال پر پڑی

"معیز آئس کریم"

"رکومیں لے کر آتا ہوں" عاشر مناہل کو پکڑائے وہ اس جانب بڑھ گیا مناہل نے عاشر کو نیچے کھڑا کیا "عاشر ادھر آؤ" پریشہ اپنے ہاتھ آگے کر کے اس کو بلانے لگی "نو۔۔ مم مم" وہ مناہل کی طرف لپکنے لگا

آئس کریم پکڑتے معیز کی نظر سامنے کھڑے دو لڑکوں پر پڑی جن میں سے ایک گٹار بجا رہا تھا اور ایک گانا گارہا تھا اسے گاتا دیکھ کر معیز کو یونیورسٹی کا وقت یاد آیا جب اس نے مناہل کو گٹار بجا کر دیکھا یا تھا وہ فوراً ان کے پاس آیا اور گٹار لے کر گانے کی فرمائش کی

"This is for you..... my beautiful wife"

معیز کی آواز پر مناہل چونک کر پلٹی ارد گرد کے لوگ رک کر اسے دیکھنے لگے ان کے چہروں پر مسکراہٹ تھی بادلوں کے اوٹ میں چھپے چاند کی چمک بڑھ گئی۔۔۔۔۔ گٹار کی تار چھیڑتے ہی سب نے تالیاں بجائی

You leave me breathless

You're everything good in my life

You leave me breathless

I still can't believe that you're mine

You just walked out of one of my dreams

So beautiful, you're leaving me breathless

پیار کا پہلا شہر مسکراتا ہوا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ معیز آئس کریم پکڑ کر مناہل کی طرف
بڑھا وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی
لڑکا گٹار پکڑے گا نا گارہا تھا

And if our love was a story book

We would meet on the very first page

The last chapter would be about

How I'm thankful for the life we have made

معیز ایک گٹھنے کے بل اس کے سامنے بیٹھا اور آئس کریم مناہل کے سامنے کی ان کے ارد گرد
لوگ سیٹیاں اور تالیاں بجا رہے تھے انوکھے انداز پر تارے بھی ان کے ارد گرد پھیلنے لگے مناہل
ہنستی چلی گی

You don't even know how very special you are

You leave me breathless

ہو اان دونوں کی کہانی کو تھامے ان کے ارد گرد گھومنے لگی

"آپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے۔۔۔"

مجھے معیز سے محبت ہوگی ہے۔۔۔

یہ پائل انہیں قدموں کے لیے تھی۔۔۔ ہو میں تیزی آگی۔۔۔

محبت کو مجھ سے محبت ہوگی ہے۔۔۔۔۔

معیز کھڑا ہوا چاند مکمل بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا مناہل کے سر پر بوسہ دے کر اپنی پیشانی اس

کے ماتھے سے ٹکادی ہوا جھوم رہی تھی دائیں بائیں چاروں طرف محبت کی داستان مکمل

ہوئی۔۔۔ وہ دونوں آنکھیں بند کیے ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے

میری جانِ جاں میرا یقیں تو کر

میری دھڑکنوں پر تیرا اختیار ہے

تجھے دیکھنا تجھے سوچنا

یہی سرمائے حیات ہے

تیرا ذکر ہو تیری بات ہو

وہیں زندگی تمام ہو

ذرا سن نا تو مجھ کو غور سے
تو خدا کی طرف سے انعام ہے
تیری ہر معصوم ادا پر
میرادل تجھ پر نثار ہے

---*****-----*****---

ختم شد۔۔۔

اسلام علیکم امید ہے آپ سب کو ناول پسند آیا ہو گا اور جو باتیں بتانے کی کوشش کی ہیں وہ سب
آپ سب سمجھ گئے ہوں گے۔۔۔ دعاؤں میں یاد رکھیے گا آخر میں بس اتنا کہوں گی
صبر کا دامن کبھی نہ چھوڑیں اپنا اللہ پر یقین پختہ کریں اس کی رضا میں راضی رہنا سیکھے اپنا آپ
اس کو سونپ کر دیکھیں یقین مانیں آپ کی زندگی بن جائے گی اللہ کو اپنا دوست بنائیں وہ بنا کسی
غرض کہ ہم سے محبت کرتا ہے منابل اور آیان ان دو کرداروں سے میں نے آپ سب کو یہی
سیکھانا چاہا ہے آیان اور مولوی صاحب کی باتوں کو سمجھیں یہ آج کل ہم سب کا دکھ ہے ہمارا
ایمان کمزور ہو رہا ہے ہم صبر نہیں کرتے ہم جلد مایوس ہو جاتے ہیں پھر کہوں گی اللہ کو دوست
بنالیں۔۔۔۔۔ دعا کر دیجیے گا مجھے میری محنت کا پھل مل جائے گا

جزاک اللہ۔۔۔۔۔ رافعہ عزیز

نوٹ

میرادل جو تم پہ نثار ہے ازرافعہ عزیز پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔
 نظر ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی
 غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایر میگزین)

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے
 ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین